تمام دفاتر مین زبان اُردو جاری ہوئی - اپنی علحدگی کے بعد آپ نے دوبارہ یورپ کا سفر کیا اور ۱۲ ہ شعبان سنہ مذکور کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوئے - قاہرہ مین خدیو مصر سے ملاقات فرمائی - اور یورپ کی سیاحت مین وہان کے بادشاہون - شہزادون اور امیرون سے ملے - انگلستان اور فرانس مین عرصہ تک مقیم رہے - اس طویل سفر کے بعد ۵ ہ صفر ۱۳۰۵ھ کو داخل بمبئی ہوئے اور ۲۳ ہ ماہ مذکور کو حیدر آباد پہونچے -

جن لوگون نے نواب صاحب کو دیکھا ہے وہ اُن کی فراست اور دانائی کے قایل ہین فی الحقیقت یہ اُسی کوشش کا نتیجہ ہے جو اُن کے والد ماجد نواب سر سالار جنگ اعظم نے تعلیم فرمائی تھی - نواب عماد السلطنتہ کی فراست کے متعلق مشہور ہے کہ اپنی سیاحت کے دوران مین جب وہ ٹرکی پہونچے اور سلطان المعظم سے شرف ملازمت حاصل کیا تو صرف ایک ہفتہ مین قسطنطنیہ کی اقامت مین ڈنر پر زبان ترکی مین تقریر کی -

آپ نہ صرف سفر رہی تھے بلکہ فیاض قدرت نے آپ کو تحریر کا مادہ بھی دیا تھا - وہ دنیا کے نامور ترین رسالون مین مضامین لکھا کرتے تھے - چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے لندن کے مشہور رسالہ نائینٹینتھ سنچری مین ایک نہایت دلچسپ مضمون لکھا تھا - عام طور پر لوگون نے اسے پسند کیا اور مسٹر گلاڈسٹن تو اتنے خوش ہوئے کہ ایک تعریفی خط لکھ بھیجا -

سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد چند روز علیل رہ کر ۷ ہ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ روز یکشنبہ کو دن کے ۳ بجے انتقال فرمایا - اور اُسی روز شب کے ساڑھے سات بجے میر کے دایرہ مین جو اُن کا خاندانی قبرستان ہے دفن کیے گئے - آپ نے نواب سر سالار جنگ ثالث میر یوسف علیخان بہادر کو اپنی یادگار چھوڑا -

نواب میر سعادت علیخان منیر الملک

آپ ۳ ہ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ کو حیدر آباد مین پیدا ہوئے اور ابتدائی خانگی تعلیم کے بعد مدرسہ عالیہ مین شریک کیے گئے - اس کے بعد اپنے بڑے بھائی نواب عماد السلطنتہ کے ہمراہ یکم فروری ۱۸۸۰ھ کو بغرض تکمیل تعلیم انگلستان بھیجے گئے -

انگلستان مین آپ نے اُنہین اُمرا اور شرفا سے ملاقات فرمائی جن سے اُن کے بڑے بہائی ملے تھے۔ اس کے سوا نواب وقارالامرا بہادر اور نواب عماد السلطنت بہادر کے ہمراہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ متوفیہ سے بھی شرف ملازمت حاصل کیا اور اپنے معزز بہائی کے ساتھ ہندوستان واپس آگئے۔

۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ کو بتقریب سالگرہ مبارک خطاب خانی و بہادری مرحمت ہوا۔ اور ۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۰ کو جب اعلیحضرت بندگانعالی نے نواب سالارجنگ اول کا پرسہ دینے کے لیے طلب فرمایا تو غیور جنگ شجاع الدولہ کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔

۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو جب نواب لائق علیخان عماد السلطنت مدار المہامی پر فایز ہوئے تو نواب سعادت علیخان معین المہام فوج بنائے گئے۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو دربار نوروز کی تقریب مین بارگاہ خسروی سے منیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ اور سرپیچ طرہ۔ ہار۔ بجبند۔ دست بند وغیرہ سے سرفراز فرمائے گئے۔

۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ کو سرکار عالی کی جانب سے وکیل ہو کر راولپنڈی کے اُس دربار مین بہیجے گئے جو امیر عبدالرحمن خان فردوس آرامگاہ کے اعزاز مین منعقد ہوا تھا۔ اور بیجز پرسی گارڈ نواب افسر الملک بہادر۔ مسٹر فریدون جنگ پرایوٹ سکرٹری۔ ڈاکٹر یوسف علی ہمراہ تھے۔ آپنے ۲ مرتبہ مدار المہامی کی خدمت کا منصرمانہ انصرام فرمایا۔ ۶ رجب سنہ الیہ کو معین المہام مال مقرر ہوئے۔

آپ اپنے فرائض کو اس تندہی اور سلیقہ شعاری سے انجام دیتے تھے کہ سب لوگ آپ سے خوش تھے یہانتک کہ بڑے بڑے انگریز بھی آپ کی اعلی قابلیت کے معترف پائے گئے ہین نواب صاحب کو ایک تو اپنے والد ماجد کے انتقال کا صدمہ تھا۔ دوسرے موت نے اُن کے لایق فایق ذہین۔ فرلیں اور یکتائے دہر بہائی کو اُن سے چھوڑا لیا۔ بہائی کی جوانمرگی کا جو صدمہ اُنہین پہونچا۔ اُسے وہ زیادہ نہ برداشت کر سکے اور اُن کی طبیعت بھی جادہ اعتدال سے

منحرف ہوگئی۔ اور آخر ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ کو بمقام سیف آباد جہاں وہ تبدیل آب و ہوا کیلیے نواب ناظم الملک کے بنگلہ مین فروکش تھے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ گویا اس طرح سے ایک مستعد۔ ہوشیار۔ اور لائق امیر اور قابل عہدہ دار ہمیشہ کے لیے اہل حیدرآباد کے سر سے اٹھہ گیا۔ آپ کی صرف ایک صاحبزادی کریم النساء بیگم صاحبہ تھین جنہین نہایت اعلی درجہ کی تعلیم دلائی گئی تھی۔ اور انگریزی ٹمڈل کا امتحان بھی پاس کیا تھا انہون نے بھی عنفوان شباب مین وفات پائی۔

نواب میر یوسف علیخان بہادر سالارجنگ ثالث

نواب صاحب نواب عماد السلطنۃ کے اکلوتے فرزند اور سر سالار جنگ اعظم کی تنہا یادگار ہین۔ آپ ۱۴ شوال سنہ ۱۳۰۶ھ کو پونہ مین پیدا ہوئے۔ آپ کے پدر بزرگوار کی وفات کے باعث اندیشہ تھا کہ آپ کی تعلیم مین کچھہ کمی واقع ہو مگر ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آپ خود اپنی تعلیم کی جانب متوجہ ہین جس سے امید ہے کہ کسی دن اسکا نتیجہ اچھا نکلیگا۔

خانگی تعلیم کے بعد مدرسۂ عالیہ مین داخل ہوئے اور سنہ ۱۹۰۲ء کے امتحان ٹمڈل مین کامیابی حاصل کی۔ آپ کے عادات و اطوار تعلیم و تربیت سے یقین ہے کہ آپ اپنے یگانہ روزگار دادا۔ اور نامور باپ کے ہونہار اور قابل فخر یادگار ثابت ہونگے۔ اور حیدرآباد آپ کی ذات سے بہت کچھہ مستفید ہوگا۔

بتقریب دربار سالگرہ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو پیشگاہ خسروی سے نواب صاحب کو خطاب خانی و بہادری اور سالار جنگ مرحمت ہوا۔

۲۴ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ م ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء کو جب ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند بلدہ مین تشریف لائے تو آپ کو بھی۔ پیشوائی۔ مزاج پرسی۔ دربار اور ڈنر وغیرہ مین شرکت کا سرکاری طور پر اعزاز حاصل ہوا۔ ہنوز آپ کے اسٹیٹ کا انتظام کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے۔ اور اس اسٹیٹ کے ناظم راجہ للتاپرشاد صاحب تعلقدار ہین جو ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ھ کو اس اسٹیٹ مین آئے۔ اور انکی آمدنی کا مفصل تختہ اور شجرہ حسب ذیل ہے۔

شجرۂ خاندان سالار جنگ

- شیخ اویس ثانی
- شیخ محمد علی
- شیخ محمد باقر مستوفی الممالک
- شیخ محمد تقی ۱۱۴۵ھ وفات
- شمس الدین محمد حیدر شیر جنگ منیر الملک
- میر یوسف علیخان بہادر سالار جنگ ثالث
- میر لائق علیخان عماد السلطنت سالار جنگ ثانی
- میر تراب علیخان مختار الملک سالار جنگ اول
- شجاع الدولہ میر محمد علی خان
- علی زمان خان غیور جنگ منیر الدولہ منیر الملک
- محمد صفدر زمان خان غیور جنگ اسفندیار الملک خان خانان

آپ کی جاگیرات مین چھہ تعلقات ہین جو خالصہ کے مختلف اضلاع مین واقع ہین اور انکا مجموعی رقبہ ۱۴۰۰ مربع میل ہے۔ آمدنی و اخراجات اور مردم شماری کے تختے ذیل مین درج ہین۔

آمدنی اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر بابتہ ۱۳۱۵ ف۔

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
مالگذاری -	[illegible]	عدالت ومحبس -	[illegible]	غیر سرکاری - لوکل فنڈ -	[illegible]
آبکاری -	[illegible]	کوتوالی -	[illegible]	وضعات ڈریس وغیرہ -	[illegible]
کاغذ ممهور -	[illegible]	تعلیمات -	[illegible]	امانت زر مبادلہ -	[illegible]
افیون وگانجہ -	[illegible]	طبابت -	[illegible]	میزان غیر سرکاری -	[illegible]
چوبینہ -	[illegible]	دفاتر جداگانہ - بت گشت جمعیت وغیرہ متفرقاً معہ بارز متعلقہ	[illegible]	میزان سرکاری وغیرہ	[illegible]
رجسٹریشن	[illegible]	تعمیرات آبپاشی کرایہ مکانات وغیرہ	[illegible]	قرضہ -	[illegible]
میزان	[illegible]				
سود حصص ریلوے وکارخانہ گلبرگہ	[illegible]	میزان -	[illegible]	کل میزان -	[illegible]

اخراجات اسٹیٹ نواب سالارجنگ بہادر بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم	نام الابواب	رقم
چوتھہ کیسل مع غیرہ داخل خالصہ	[illegible]	منتفرقات	[illegible]	مذہبی معمولات وغیرہ	[illegible]
اخراجات عملہ مالگزاری	[illegible]	آبپاشی وتعمیرات	[illegible]	۶۔ میزان انتظام مملکت	[illegible]
عملہ پیمائش	[illegible]	۴۔ میزان مع میزان نمبر ۳ ۔	[illegible]	۷۔ میزان سرکاری	[illegible]
رسوم داران دیہہ صاحب	[illegible]	انتظام مملکت		غیر سرکاری	
۱۔ میزان ۔	[illegible]	محکمہ نظامت اسٹیٹ	[illegible]	لوکل فنڈ	[illegible]
آبکاری	۔	عملہ متعلق منتظم مال ۔	[illegible]	وضعات ڈرلین جمعیت وغیرہ	[illegible]
کاغذ مہور	[illegible]	اخراجات اسٹیٹ		والیسی رقم امانت ومبادلہ وغیرہ	[illegible]
افیون وگانجہ ۔	۔	اخراجات ذات نواب سالارجنگ معہ آتالیق وغیرہ	[illegible]	مبادلہ تنخواہ ایام فوتی خیرالدین ۔	[illegible]
چوبینہ	۔	محلات وغیرہ	[illegible]	میزان غیر سرکاری ۔	[illegible]
رجسٹریشن	[illegible]	۵۔ میزان محلات وغیرہ	[illegible]	میزان سرکاری وغیر سرکاری	[illegible]
۲۔ میزان	[illegible]	لوازمہ اسٹیٹ	[illegible]	قرضہ	[illegible]
۳۔ میزان مالگزاری تا رجسٹریشن	[illegible]	کارخانہ جات	[illegible]	میزان کل سرکاری وغیر سرکاری ۔ بشمول قرضہ ۔	[illegible]
سود	۔	خانہ زادان	[illegible]	۱ اضافہ بابتہ ادائے بقایا سالگذشتہ بابتہ سنہ ۱۳۱۴ف	
عدالت ومجلس	[illegible]	جمعیت معہ پہرہ جات	[illegible]		
کوتوالی	[illegible]	منصب والیسی معاوضہ ووظیفہ ۔	[illegible]		
تعلیمات	۔	ماہوارات خاص معہ تخفیف یافتگان	[illegible]		
طبابت	[illegible]				
دفاتر جداگانہ	[illegible]				

گوشوارہ قرضہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر تا آخر سنہ ۱۳۱۵ ف

تفصیل سال	اصل	سود	تفصیل سال	اصل	سود
جملہ قرضہ لغایتہ آخر سنہ ۱۳۱۴ ف	[illegible]	[illegible]	جملہ قرضہ	[illegible]	[illegible]
جملہ ادائے قرضہ لغایتہ سنہ ۱۳۱۴ ف	[illegible]	[illegible]	ادائی در سنہ ۱۳۱۵ ف	[illegible]	[illegible]
باقی قرضہ تا آخر سنہ ۱۳۱۴ ف	[illegible]	[illegible]	تتمہ قرضہ تا آخر سنہ ۱۳۱۵ ف	[illegible]	[illegible]
حال شریک در سال سنہ ۱۳۱۵ ف	[illegible]	[illegible]	جملہ قرضہ واجب الادا	[illegible]	[illegible]

مردم شماری و خانہ شماری علاقہ اسٹیٹ سالار جنگ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ ف

نشان سلسلہ	نام موضع یا تعلقہ	تعداد مواضع		تعداد امکنہ	تعداد نفوس		
		آباد	بیچراغ		مرد	عورت	جملہ
۱	تعلقہ کیل	۱۵۳	۱۲	۱۷۱۵۱	۴۲۵۶۹	۴۲۴۶۴	۸۵۰۳۳
۲	تعلقہ یلبرگہ	۱۰۱	۳	۱۶۲۹۷	۳۳۳۲۳	۳۳۶۹۳	۶۷۰۱۶
۳	تعلقہ کوڑنگل	۱۱	۲	۳۳۵۹	۷۶۹۷	۷۶۴۷	۱۵۳۴۴
۴	تعلقہ کویل کنڈہ	۱۱	۰	۲۳۸۶	۳۹۷۹	۳۹۵۵	۷۹۳۴
۵	انجنشہ	۱۹	۰	۱۷۰۰	۲۶۹۱	۳۷۸۳	۶۴۷۴
۶	تفرقی موضعات	۳۸	۲	۵۷۴۵	۱۶۴۴۷	۱۴۳۸۳	۱۳۰۸۳۰
	جملہ صدر میزان	۳۳۳	۱۹	۴۶۶۴۸	۱۰۶۷۰۶	۱۰۵۹۲۵	۲۱۲۶۳۱

خاندان پیشکاری

خاندان پیشکاری حیدرآباد کے اُن ۳ معزز خاندانوں مین سے ہے جو دربار آصفیہ کے

رکن رکین خیال کیے جاتے ہین - اس معزز خاندان کے حالات اس کتاب مین مفصلاً لکھے گئے ہین جو ناظرین کی معلومات مین بہت کچھ اضافہ کرینگے اور اس حیثیت سے اور بھی زیادہ دلچسپی کی نگاہ سے دیکھے جائین گے کہ اسی خاندان کے ایک باا ثر رکن کو قلمدان وزارت سپرد ہے -

اس خاندان کا سلسلہ راجہ ٹوڈرمل سے ملتا ہے - وہ ذات کے کھتری اور لاہور کے باشندے تھے لیکن صحیح یہ ہے کہ ان کا وطن دیال پور ضلع منٹگمری احاطۂ پنجاب مین تھا - کیونکہ اُن کی بعض عمارتین وہان ابتک بطور یادگار موجود ہین - برخلاف اسکے لاہور مین ایک عمارت بھی نہین - بعض لوگ ان کو شاہجہانی ٹوڈرمل کہتے ہین مگر فی الحقیقت یہ اکبری ٹوڈرمل تھے اکبر آباد مین بھی اُن کے زمانہ کے آثار نظر آتے ہین -

انہین اکبری ٹوڈرمل کی اولاد سے رائے مولچند نامی ایک صاحب گذرے ہین جو محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین نواب آصف جاہ اول کے ہمراہ حیدر آباد وارد ہوئے تھے ہمین ان کے متعلق صرف اتنا معلوم ہے کہ نواب آصف جاہ اول نے انہین حیدر آباد مین خدمت کروڑگیری عطا فرمائی تھی - اُن کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند کچھی رام بھی اسی خدمت پر مامور ہوئے - اُن کے ۵ فرزند تھے -

۱ - رائے نارائن داس - اُن کے ۲ فرزند تھے الف راجہ چندو لعل جن کا ذکر آگے آئیگا - ب - راجہ گوبند بخش - ۲ - رائے بھوانیداس ۳ - نانک رام ۴ - رائے موہن لال - ۵ - رگھناتھ داس کچھی رام کے انتقال کے بعد نانک رام موروثی خدمت کو انجام دیتے رہے -

راجہ چندو لعل

آپ رائے نارائن داس کے بیٹے تھے ۱۱۷۵ھ مین پیدا ہوئے ابھی آپ مشکل دس سال کے ہوئے ہونگے کہ آپ کے والد نے وفات پائی اور آپ کے چچا نانک رام نے اپنے فرزند لکھپت رام کے ساتھ آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کیا - اور نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ آپ کو اپنے پاس رکھا - اچھی تربیت اور عمدہ تعلیم کا اثر بھی اچھا ہی ہوتا ہے - صغیر سنی مین ہی

وہ اقبال مند اور ہونہار پائے جاتے تھے ۔ اور آپکی سخاوت گویا سونے مین سُہاگہ تھی ۔ آپ کی ہوشیاری اور کار پردازی دیکھہ کر نواب شمشیر جنگ نے انھین اپنے تعلقہ کا کارپرداز مقرر کر دیا ۔ آپ نے اپنے فرائض کو کچھہ اس خوبی کے ساتھہ انجام دیا کہ نواب ارسطوجاہ مدار المہام دولت آصفیہ نے بھی آپ کی انتظامی لیاقت تسلیم کر لی ۔

اس زمانہ مین ملک کو ایک سخت قحط کا سامنا ہوا ۔ اسمین آپ نے دور بینی سے کام لیکر غلہ فراہم کیا اور ملک کے غریب حاجتمندونکی مدد فرمائی نواب ارسطوجاہ مدار المہام آپکی اس کارگذاری سے بہت خوش ہوئے اور انہون نے حضور نظام کی منظوری سے علاقہ مکھنل ۔ کوئل کنڈہ ۔ اور امر آباد وغیرہ کے انتظامات اور کامل اختیارات کی سند عنایت فرمائی ۔ رفتہ رفتہ نواب صاحب کو معلوم ہوا کہ راجہ چندو لعل مین علاوہ ملکی انتظام کی قابلیت کے جنگی خدمات کی صلاحیت بھی ہے ۔ انہون نے راجہ صاحب کو سنہ ۱۲۱۲ھ مین عماری ۔ خطاب راجگی اور بہادری پیشگاہ حضوری سے دلوا کر ہم ہزار سوار اور چار ہزار پیادے ماتحتی مین دئے ۔ اور گنجی کوٹہ اور نبر گڑیہ کے انتظام کے لیے روانہ کیا جہان سے وہ کامیاب واپس ہوئے ۔ اسکے بعد آپ سے حساب فہمی ہوئی جسمین بالکل بے لوث ثابت ہوئے ۔ اور نواب شمس الامرا بہادر کی جمعیت کی پیشکاری عطا ہوئی ۔ اس عرصہ مین ان کے چچازاد بھائی رائے لکھپت رام کا انتقال ہوا تو اُن کی خدمت کروڑگیری بھی آپ کو ملی ۔ نواب سکندر جاہ کے عہد مین جب میر عالم مدار المہام ہوئے تو رگھوتم راؤ راجہ راجندر سے خدمت پیشکاری لیکر راجہ چندو لعل کو ۸ صفر سنہ ۱۲۲۱ھ کو اُس خدمت پر مقرر کیا ۔ جب راجہ چندو لعل پیشکاری کی خدمت پر مامور ہو گئے تو انہون نے اپنے چچازاد بھائی راجہ بالکشن کو نواب شمس الامرا کے یہان نیابتاً اپنی جگہہ مقرر کیا ۔ جسوقت نواب منیر الملک مدار المہام تھے تو اُن کے بجائے مالی اور ملکی خدمات راجہ صاحب ہی بجا لاتے تھے ۔ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۷ھ کو آپ نے اپنے بیٹے راجہ بالا پرشاد کی شادی نہایت دہوم دہام سے کی جو یہان بطور یادگار کے سمجھی جاتی ہے ۔ سنہ ۱۲۳۵ھ مین نواب سکندر جاہ بہادر

نے خطاب مہاراجگی۔ جھالردار پالکی۔ اور نوبت سے سرفراز فرمایا۔ اور ایک کروڑ روپیہ بطور قرض مرحمت کیا۔ ۱۲۳۷ھ میں راجہ صاحب کی سعی بلیغ سے صاحبزادہ مبارز الدولہ بہادر جو قلعہ گولکنڈہ میں نظر بند تھے بلدہ میں داخل ہوئے۔ اسکے صلہ میں انہیں بیش بہا جواہر۔ علم۔ نقارہ۔ ہفت ہزاری منصب اور ۶ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی۔ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر جب نواب ناصر الدولہ بہادر مسند نشین ہوئے تو انہوں نے راجہ صاحب کو وہ روپیہ بالکل معاف کر دیا جو نواب سکندر جاہ بہادر نے بطور قرض مرحمت فرمایا تھا۔ اور ۱۲۴۶ھ میں راجایان راجہ مہاراجہ راجہ چندو لعل بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ کئی مرتبہ آپ کے مکان پر نواب ناصر الدولہ بہادر دعوت میں تشریف لے گئے۔ ۷ شعبان ۱۲۴۸ھ کو جب نواب منیر الملک مدار المہام نے انتقال فرمایا تو امورات دیوانی معطل رہے لیکن اپنے بڑھے ہوئے رسوخ کے باعث راجہ صاحب تمام ملکی اور مالی انتظامات کرتے رہے۔ آپ کی فیاضی اور خیرات کا یہ انجام ہوا کہ ملک کے مخارج مداخل سے زیادہ ہو گئے۔ جمعیت افواج اور اعزائے حضور پرنور کی تنخواہیں چڑھ گئیں اور لوگوں کو تنگی کی وجہ سے تکلیف ہونے لگی۔ آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ حضور نظام نے مسٹر فریزر رزیڈنٹ حیدرآباد کے مشورہ سے ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ھ کو آپ کو معزول کر کے ۳۰ ہزار روپے ماہانہ مقرر فرمایا۔

راجہ چندو لعل بہادر میں علاوہ فیاضی کے جوہر شناسی کا مادہ بھی تھا۔ وہ خود صاحب علم تھے اور اہل علم کی قدردانی بھی فرماتے تھے۔ علما۔ فضلا۔ اور اہل کمال سے ملنے کا آپ نے ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔ راجہ صاحب غریب الوطن لوگوں پر خاص طور سے عنایتیں فرمایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حیدرآباد کو ہندوستان کے اکثر حصص میں چندو لال کا حیدرآباد کہتے ہیں۔

راجہ چندو لعل کو شاعری کا شوق بھی تھا۔ شادان تخلص کرتے تھے۔ ایک دیوان فارسی اور ایک دیوان اردو اُن کے خاندان میں بطور یادگار موجود ہے۔ اردو دیوان

محبوب پریس مین چھپ گیا ہے۔ آپ نے اپنے خاندانی حالات کے متعلق عشر تکملۂ آفاق کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی جو آپ کے خاندان مین اب بھی موجود ہے یقین ہے کہ فارسی دیوان کے ساتھ شائع ہو۔

معزولی سے چند روز بعد آپ کی تنخواہ ۱۰ ہزار ماہوار رہ گئی جو آپ کی فیاضی اور علو ہمتی کے مقابلہ مین بالکل مکتفی نہ تھی لیکن اس سے آپ کا ہاتھ نہ رکتا تھا۔ چنانچہ انہین دنون مین آپ کی فیاضی کے باعث گورنمنٹ نظام نے مناسب سمجھا کہ اُن کا بقیہ سامان اور کارخانہ جات بغرض تحفظ ضبط کر لیے جائین۔ اور ایسا ہی ہوا۔ مگر ان کی بے وقت موت نے ہمیشہ کے لیے اس غم کو ان کے دل سے دور کر دیا۔ راجہ صاحب نے ۸ ربیع الثانی ۱۲۶۱ھ کو ۸۶ سال کی عمر مین اسہال کے عارضہ سے قضا کی۔ آپ کے ۲ فرزند تھے۔ ۱۔ راجہ بالا پرشاد المخاطب بہ راجہ دھیراج ۲۸ رجب ۱۲۶۵ھ کو انہون نے انتقال کیا۔ اور ۲ بیٹے چھوڑے۔ الف راجہ نرندر بہادر۔ ب بہبود علیخان۔ ۲۔ راجہ نانک بخش۔ نواب افضل الدولہ بہادر نے ۶ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ کو سر پیٹی وغیرہ سے سرفراز فرمایا۔ ۲۴ شوال ۱۲۸۶ھ کو انتقال ہوا۔ ان کی بیوی نے جلل گوڑہ مین دیول تعمیر کرایا تھا۔ راجہ نانک بخش نے راجہ گنگا پرشاد کو اپنی یادگار چھوڑا۔ ۱۰ رمضان ۱۲۶۹ھ کو انہین کروڑگیری کی خدمت بھی سپرد ہوئی تھی۔ راجہ گنگا پرشاد نے ۲۴ شعبان ۱۳۰۲ھ کو وفات پائی۔ اُن کے صاحبزادہ کا نام نانک پرشاد تھا جنہون نے ۸ رجب ۱۳۱۷ھ کو انتقال کیا۔

راجہ چندو لعل نے جو عمارتین تعمیر کرائین وہ یہ ہین۔ ۱۔ دیول الوال۔ ۲۔ بارہ دری جسے باغ ارم۔ رام باغ یا راجباغ کہتے ہین اور ریلہ چندو لعل اُنہین کے نام سے مشہور ہے جہان وہ خیرات تقسیم کیا کرتے تھے۔

راجہ رام بخش

آپ راجہ چندو لعل کے بھتیجے اور راجہ گوبند بخش کے بیٹے تھے۔ کسی زمانہ مین الٰہ گوبند بخش کا ایسا زور تھا کہ حیدرآباد مین ان کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ اور ۱۲۲۷ھ سے

سنہ ۱۲۳۵ تک دیکھا گیا ہے۔ اس کو سکہ گوبند بخشی کہتے ہین انہون نے ۱۵ رمضان سنہ ۱۲۵۰ روز پنجشنبہ کو انتقال کیا اور ۲ بیٹے چھوڑے ۱۔ راجہ رام بخش۔ ۲۔ راجہ گر بخش سنہ ۱۲۷۱ھ مین آپ کا انتقال ہوا۔ بعد معزولی راجہ چندو لعل راجہ رام بخش ۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ کو خدمت پیشکاری سے سرفراز ہوئے۔ لیکن بوجوہات چند ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ روز شنبہ کو معزول کیے گئے۔ جب سنہ ۱۲۶۵ مین نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر نے دیوانی سے انکار کر دیا تو حضور نظام نے راجہ رام بخش کو یاد فرمایا گو بحالت موجودہ راجہ صاحب معزول تھے لیکن پیشکاری کی حالت مین مدار المہامی کا کام بھی انجام دے چکے تھے۔ اسی لحاظ سے ۲۶ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ کو دوبارہ خدمت پیشکاری سے سرفراز کیا۔ اور اہل دفاتر کو حکم دیا کہ اُن کی جانب رجوع کریں اسی ضمن مین وہ وکالت سرکار عظمت مدار سے بھی ممتاز ہوئے۔ راجہ صاحب نے بعض انتظامی امور سند بھی تغیر و تبدل کر دیا اور لوگون کو بڑی بڑی تنخواہون پر مقرر کیا۔ بعض لوگون کی تنخواہون مین پنج گنا اضافہ ہوا۔ اور انہون نے دوسرے اغراض بھی حاصل کیے۔ کہتے ہین کہ اس کی وجہ سے راجہ صاحب کے متوسلین کو زیادہ فائدہ ہوا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ ۲ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۶ کو دوبارہ معزول کیے گئے۔ آپ بھی نہایت ہی سخی دل تھے آپ نے لوگون کے ساتھ ہزارون و لاکھون کا سلوک کیا۔ ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ راجہ بال گوبند سنہ ۱۲۹۹ھ مین انہون نے انتقال کیا۔ ۲۔ راجہ جوالا پرشاد۔

مہاراجہ نریندر پرشاد بہادر

آپ راجہ بالا پرشاد کے بیٹے اور راجہ چندو لعل کے پوتے تھے۔ ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۴ کو پیدا ہوئے اور ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۰ روز سہ شنبہ کو زنار بندی ہوئی۔ اس تقریب مین حضور نواب ناصر الدولہ بہادر بھی تشریف لائے تھے۔ ۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ کو جب سر سالار جنگ اعظم مدار المہام مقرر ہوئے اُس وقت آپ خدمت پیشکاری پر سرفراز کیے گئے۔ اور نواب ناصر الدولہ بہادر نے ایک عدد سر پٹی عطا فرمائی۔ ۱۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۷

کو دربار عید مین انہین راجایان راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ اور جواہر سے سرفرازی ہوئی۔ ۷ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ کو تقسیم تنخواہ محلات و اقربایان حضور کی خدمت پر مامور ہوئے اور ۲ ربیع الثانی ۱۲۸۲ھ کو اس خدمت سے مستعفی ہوئے۔ ۲۲ شعبان ۱۲۷۶ھ کو نواب افضل الدولہ بہادر آپ کے یہان رونق افروز ہوئے اور ۴ روز تک فروکش رہے ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ کو جب سر سالار جنگ اول اورنگ آباد تشریف لے گئے اُس وقت آپ منصرمانہ طور پر مدار المہامی کا کام انجام دیتے رہے۔ اور جب ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو نواب سالار جنگ اعظم نے انتقال فرمایا تو حسب ایمار گورنر جنرل اسوقت سے اعلیحضرت بندگانعالی کی حکمرانی تک مدار المہامی کا منصرمانہ کام انجام دیا۔

۱۶ صفر ۱۳۰۱ھ کو اعلیحضرت بندگانعالی کے ہمراہ آپ بھی کلکتہ تشریف لے گئے۔ اور وہان سے واپسی کے بعد دربار حیدرآباد کی جانب سے گورنر جنرل کے استقبال کے لیے رائچور روانہ کیے گئے۔ اعلیحضرت کی حکمرانی کے دربار مین گورنر جنرل نے انہین بھی ایک گلوبند (پٹی) اور ایک کرچ عطا فرمائی تھی۔ اور اسی روز دربار عظمی مین مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا اسی سنہ مین کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد ہوا تو اُس کی رکنیت کا بھی اعزاز بخشا گیا اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز سرپٹی طرہ۔ کنٹھی۔ دست بند۔ بجبند۔ اور بازو بند۔ سے سرفراز کیے گئے۔

راجہ نرندر بہادر خود بھی علم دوست تھے اور اہل علم کی قدر بھی فرمایا کرتے تھے۔ عربی فارسی مین انہین اچھی تعلیم دی گئی تھی۔ اس کے سوا تربیت بھی انھون نے لایق اتالیقون سے پائی تھی۔ اعلی تعلیم اور اچھی تربیت ہی کا یہ اثر تھا کہ وہ اخلاق۔ مروت اور فیاضی مین اپنے اسلاف کے مکمل نمونہ تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے آقائے ولی نعمت کے وفادار رہے اور حضور پرنور بھی اُن سے اپنی محبت کا اظہار فرماتے رہے۔ آپ نے ۶۲ سال کی عمر مین ۱۳ رمضان ۱۳۰۶ھ روز چہارشنبہ کو انتقال کیا۔ اُن کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف ایک صاحبزادی

تھین جن کی شادی مہاراجہ ہرکشن بہادر سے ہوئی جن کے بطن سے مہاراجہ سر یمین السلطنت بہادر ہین۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و مدار المہام

مہاراجہ بہادر مہاراجہ ہرکشن پرشاد بہادر کے فرزند اور مہاراجہ نرندر بہادر کے نواسہ ہین ۱۰ جمادی الثانی ۱۲۷۹ھ روز پنجشنبہ کو پیدا ہوئے۔ جب کچھ بڑے ہوئے تو آپ کے نانا مہاراجہ نرندر بہادر نے اپنی نگہداشت مین آپ کو عربی۔ فارسی۔ وغیرہ کی تعلیم دلانی شروع کی۔ آپ نے تھوڑے عرصہ مین اپنی ذہانت اور طباعی سے کئی زبانون مین کافی مہارت پیدا کر لی۔ اور ان زبانون مین تحریر و تقریر کرنے لگے۔ مدرسہ عالیہ مین نواب سالار جنگ ثانی اور نواب منیر الملک بہادر آپ کے ہمدرس تھے۔

۲۲ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب ملا۔ جب راجہ نرندر بہادر کا انتقال ہوا تو حضور پر نور کی جانب سے نواب عسکر جنگ پرسے کے لیے آپ کے یہان آئے۔ چونکہ راجہ صاحب سرگباشی کے آپ ہی جائز وارث تھے۔ اسیوجہ سے ان کی تمام املاک و جاگیرات (جن کی آمدنی قریب سوا پانچ لاکھ روپیہ ہے) اور دیوانی و فوجداری کے کل اختیارات اور حقوق پائے۔ ۲ رجب ۱۳۰۱ھ کو بذریعہ جریدہ غیر معمولی خدمت پیشکاری پر سرفراز کیے گئے۔ اور نیز معین المہام فوج سے بھی آپ ممتاز فرمائے گئے۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ راجہ یان راجہ مہاراجہ کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ جب نواب سر وقار الامرا مدار المہام بہادر شملہ تشریف لے گئے تو آپ ہی ۲۵ صفر ۱۳۱۳ھ سے مدار المہامی کا کام منصرمانہ طور پر ادا کرتے رہے۔ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو جو محلہ مین جب مجلس امرار مقرر ہوئی تو آپ بھی اسکے رکن مقرر ہوئے ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو خدمت مدار المہامی پر منصرمانہ طور پر سرفراز کیے گئے اور خدمت وزیر افواج سے نواب شمس الملک ممتاز فرمائے گئے۔ مدار المہامی دکن کے جلیل القدر

منصب پر آپ کے سرفراز ہونے کی خوشی مین رعایا حیدرآباد نے ۲۴؍ شعبان سنہ الیہ آپ کو باغ عامہ مین اڈریس دیا۔

۴؍ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ھ کو جب محبوب پرشاد فرزند خرد کا انتقال ہوا تو آپ غم دور کرنے کے لیے اورنگ آباد تشریف لے گئے اور چند روز تک وہان مقیم رہے۔ ۱۶؍ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ روز دوشنبہ کو چومحلہ مین خلعتی دربار ہوا اور اُس مین آپ مستقل مدار المہام کیے گئے۔

۱۷؍ رمضان سنہ مذکور کو آپ بغرض شرکت دربار مع اسٹاف کے دہلی روانہ ہوئے اور وہان ۳؍ شوال سنہ الیہ روز شنبہ کو ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کے خطاب اعلیٰ اسی درجہ کے تمغہ سے سرفراز کیے گئے۔ اور ۲۴؍ شوال کو مع اسٹاف داخل بلدہ ہوئے۔

۱۱؍ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ روز دوشنبہ کو چومحلہ مین تبقریب دربار عید الضحیٰ آپ کو یمین السلطنۃ کا خطاب عطا ہوا۔ اعلیٰحضرت حضور پر نور نے ۲۰؍ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ روز دوشنبہ کو خدمت مدار المہامی کے ۱۰ ہزار روپیہ ماہانہ (دو ہزار آذر سے) جاری ہونیکا فرمان صادر فرمایا۔ آپ نے ۲۴؍ شوال سنہ ۱۳۲۲ھ کو اضلاع کا دورہ فرمایا۔ ۱۳؍ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ کو آپ کی ناکتخدا صاحبزادی نے ۱۳؍ سال کی عمر مین انتقال کیا۔

جب لارڈ کرزن وایسرائے و گورنر جنرل ہند حیدرآباد تشریف لائے اُسوقت آپ ہی کے ایوان مین تشریف فرما ہوکر لنگر شاہی دیکھا تھا۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی بھی ایام عشرہ مین آپ کے یہان تشریف لاکر اعزاز بخشتے ہین جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے موقع پر حضور پر نور کئی بار آپ کے ہان تشریف فرما ہوئے تھے، ۱۷؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ کو آپ صوبہ اورنگ آباد کے دورہ کو بذریعہ اسپیشل ٹرین تشریف لے گئے۔ اور اضلاع اورنگ آباد۔ پربہنی اور ناندیڑ اور نیز جالنہ کو بھی قدوم میمنت لزوم سے افتخار بخش کر بتاریخ ۸؍ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۲۲؍ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ روز یکشنبہ کو صبح کی ٹرین مین آپ معہ زنانہ بغرض تبدیل آب و ہوا

والٹر ۳ ہفتہ کے لیے تشریف لے گئے اور سرکاری کام وہین انجام دیا - آپ کے اس روانگی کا غیر معمولی جریدہ بھی شایع ہوا - اور اجمیر - بمبئی - وغیرہ کی سیر فرماتے ہوے ۲۴ ربیع الاول سنہ الیہ کو بلدہ مین داخل ہوئے -

۴ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ کو جب نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو ویسرائے ہند بلدہ تشریف لائے ہین تو ۶ شوال سنہ الیہ کو پنج مین آپ کے یہان تشریف لائے اور اعلیحضرت نے بھی عزت بخشی -

۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ کو آپ بغرض دورہ گلبرگہ - رائچور وغیرہ تشریف لے گئے - تاریخ واپسی ۳ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ مقرر تھی مگر اعلیحضرت کی طبیعت کی ناسازی سنکر یکم محرم سنہ ۱۳۲۶ھ کو واپس بلدہ ہوئے - اور اس اثنا مین امورات سلطنت کے کاغذات دورہ ہی پر ملاحظہ فرماتے رہے -

راجہ نانک بخش اور راجہ رام بخش کی تمام جایداد منقولہ و غیر منقولہ آپ ہی کے قبضہ مین ہے آپ کے تدبر اور لیاقت کو گورنمنٹ انگلیشہ نے بھی مان لیا ہے اس کے سوا آپ صاحب تصانیف بھی ہین اور آپ کے تصنیف سے متعدد کتب مثل مطلع خورشید - ارمغان وزارت ہنچل نار - مخزن القوافی - ضلع جگت - رقعات شاد - وغیرہ بھی طبع ہو چکے ہین -

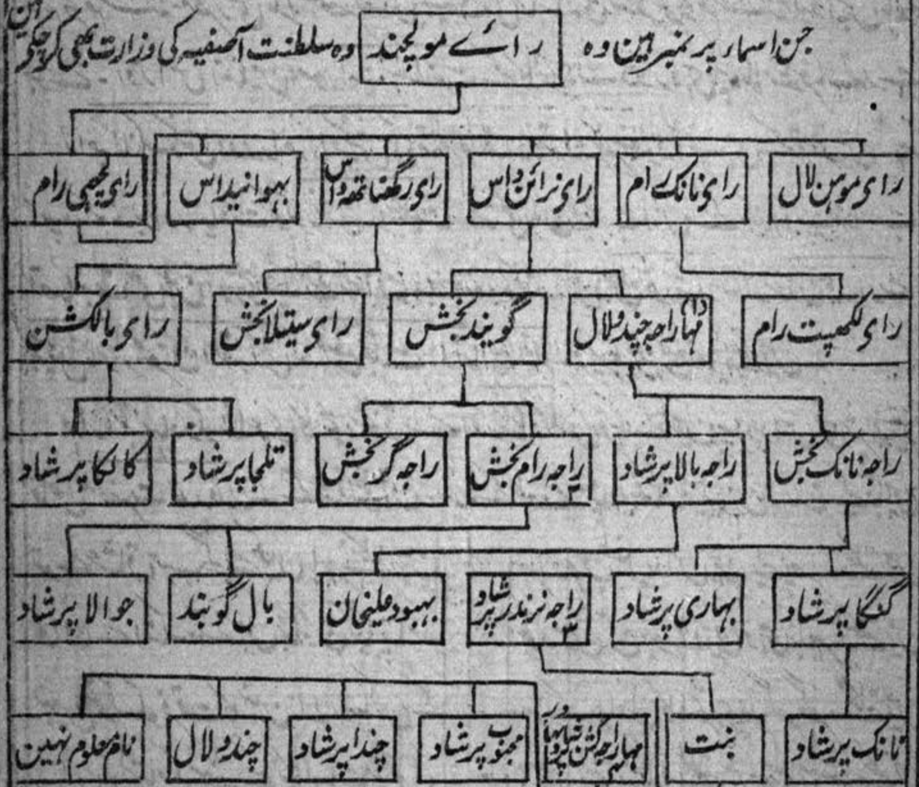
مہاراجہ بہادر کو شاعری کا بھی شوق ہے اور شاد تخلص فرماتے ہین - اور اس فن شریف مین خاص اعلیحضرت قدر قدرت کے شاگرد ہین - نمونہ کے طور پر چند اشعار ذیل مین درج کیے جاتے ہین

ترے عشاق جب گھر سے کہین باہر نکلتے ہین	ہزارون طفل دامن مین لیے پتھر نکلتے ہین
کہان سے اشک آتے ہین بتاؤن کیا پتا تمکو	جو دل مین جمع ہوتے ہین وہی باہر نکلتے ہین
نہین غم کسکو فرقت کا نہین نالے رسا کس کے	ہر ایک جا دل کا ماتم ہی علم گھر گھر نکلتے ہین
زبان کو تھام کر منھ سے نکالو بات ہو کوئی	اسی سے فتنے اٹھتے ہین اسی سے شر نکلتے ہین
حرم مین سنگ اسود شاد بت ہین زیب بتخانہ	جدھر دیکھو جہان کھودو وہین پتھر نکلتے ہین

اپنے بزرگون کی طرح مہاراجہ بہادر کو بھی علمی شوق ہے اور اہل کمال کی قدر بھی فرماتے ہین - بلدہ کے دو مشہور پرچے "دبدبۂ آصفی" "محبوب الکلام" آپ ہی کی قدر افزائی سے

جاری ہین - آپ نے اپنے عہد پیشکاری مین اپنی ڈیوڑہی کے جلو خانہ اور اس کے متعلق مکانات کو از سر نو تعمیر فرمایا - آپ کے ۴ فرزند تھے ۱ - راجہ چندا پرشاد - ۲۴ محرم ۱۳۰۱ھ کو پیدا ہوئے - اور ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ کو انتقال ہوا - ۲ - راجہ محبوب پرشاد - ۲۹ صفر ۱۳۱۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۴ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ کو انتقال ہوا - ۳ - چندو لعل - ۵ رمضان ۱۳۱۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ کو انتقال کیا ۴ - وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مین ایک لڑکا پیدا ہوا اور بعد چند روز کے انتقال ہوا

شجرۂ خاندان پیشکاری



تختہ آمدنی و اخراجات تعلقات و باغات وغیرہ علاقہ پیشکاری بابتہ ۱۳۱۴ ف

نام تعلقہ	رقم	نام تعلقہ	رقم	نام تعلقہ	رقم
تعلقہ پرتور	۹ر۶ر [illegible]	تعلقہ مدلور	۳ر۱۱ر [illegible]	تعلقہ سون پیٹھ	۸ر [illegible]

نام تعلقہ	رقم	نام تعلقہ	رقم	نام تعلقہ	رقم
تعلقہ فرخ نگر	[illegible]	میزان تعلقہ	[illegible]	متفرق	[illegible]
تعلقہ الوال	[illegible]	دیگر		صدر میزان آمدنی	[illegible]
قصبہ ایلمواتڑہ	[illegible]	باغات بلدہ و اورنگ آباد	[illegible]	اخراجات دیہہ وغیرہ	[illegible]
موضع رنجولی	[illegible]	بازارات	[illegible]	تتمہ ارسال	[illegible]

خدمت پیشکاری کی تنخواہ خزانہ عامرہ سے ماہانہ [illegible] ملا کرتی ہے مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار کے عہد مین تحریر پیشکاری ماہانہ [illegible] ملا کرتے تھے۔ اس کے بعد حسب دفعہ ۷، وہ حصۂ سوم قانونچہ مبارک عہد مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنۃ بہادر تحریر پیشکاری [illegible] روپیہ ماہانہ قرار پائی گویا [illegible] ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہین۔ اس مین سے [illegible] روپیہ کنٹربیوشن مین وضع ہوتے ہین۔ ذیل مین تختہ مردم شماری تفصیل واری درج کیا جاتا ہی۔ اکثر مواضعات مختلف اضلاع مین واقع ہین جن کی تفصیل صراحت کیساتھ نہ معلوم ہوسکی کہ وہان کی ترتیب کے لحاظ سے انکا شمار کن کن تعلقات مین ہی۔ لہذا اسوائے تعلقہ پڑتودر کے باقی مواضعات متفرق مواضعات مین شامل ہین۔

نشان مسلسل	نام تعلقہ یا موضع	تعداد مواضعات: آباد	تعداد مواضعات: بیچراغ	تعداد امکنہ	تعداد نفوس: مرد	تعداد نفوس: عورت	تعداد نفوس: جملہ
۱	تعلقہ پرلقد	۹۰	۵	۵۷۶۳	۱۴۰۳۹	۱۴۱۷۴	۲۸۲۱۳
۲	متفرق مواضعات	۱۱۴	۱	۱۳۸۳۲	۳۵۹۶۵	۳۵۲۷۶	۷۱۲۴۱
	جملہ صدر میزان	۲۰۴	۶	۱۹۵۹۵	۵۰۰۰۴	۴۹۴۵۰	۹۹۴۵۴

سمستان

[فصل ۹ پیشکش دہندہ] ممالک محروسہ سرکار عالی مین جو سمستان واقع ہین یہ دو قسم کے ہین ایک پیشکش دینیوالے دوسرے بلا پیشکش - ذیل مین پیشکش دینیوالون کا ذکر مفصلاً کیا جاتا ہے - بلا پیشکش کے حالات معلوم نہ ہو سکے اس لیے صرف اُن کے نام لکھے جاتے ہین - اور آخر مین مردم شماری کا تختہ بھی شامل کر دیا ہے -

[امر چنتہ] اس سمستان کے راجہ سوامی سیتارام بھوپال بلونت بہادر ہین - اور یہہ سمستان ضلع رائچور کے مشرق مین واقع ہے - اسکا رقبہ ۱۹۰ مربع میل ہی - سرکار عالی کو سالانہ [illegible] بطور پیشکش دیتے ہین - راجہ صاحب کا مستقر آتماکور ہے یہان کے سیلے اور ململ وغیرہ مشہور ہین -

[گدوال] راجہ سیتارام بھوپال بہادر اس سمستان کے مالک ہین - اور سالانہ [illegible] پیشکش دیتے ہین یہ سمستان بھی ضلع رائچور کے مشرق مین واقع ہی اسکا رقبہ ۸۶۴ مربع میل ہی ۳ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہی - اور یہ قدیم سمستان ہی - پہلے اس سمستان کے نام سے سکہ بھی تھا اور اب تک رائچور کے اضلاع مین پایا جاتا ہی اور گدوالی سکہ کہلاتا ہی - راجہ صاحب کا مستقر قلعہ ہے اور بوجہ صغر سنی کورٹ آف وارڈز کی نگرانی مین ہے - ریشمی ساڑیان رومال عمدہ بنائی جاتے ہین اور ان کی باہر بھی مانگ ہے

[ہٹپول] یہان کے راجہ کا نام سوامی راجہ بنکٹ لچھما راو بہادر ہے - [illegible] سالانہ پیشکش سرکار عالی مین داخل کرتے ہین - اور یہ سمستان محبوب نگر کے جنوب مین واقع ہے رقبہ ۱۹۱ مربع میل ہے

[پالونچہ] یہ سمستان ضلع ورنگل کے جنوب و مشرق مین واقع ہے اسکا رقبہ ۸۰۰ مربع میل ہی اسکی آمدنی [illegible] تک بتلائی جاتی ہے اور سالانہ [illegible] سرکار عالی کو بطور پیشکش وصول ہوتے ہین - اور سرکار عالی سے [illegible] سالانہ رسوم دیشمکھی ملتا ہے

اسکے علاوہ ضلع گوداوری علاقہ مدراس مین بھی تعلقات ہین - اور اس وقت راجہ
پارتھہ سارتھی سوامی راجہ آپا راؤ بہادر مالک و قابض ہین - اور مستقر ایشور راؤ پیٹھہ ہی

ونپرتی — یہہ سمستان بھی باجگذار ہے - اور سالانہ ۸۲۰۰۰ روپیہ سرکار عالی مین داخل ہوتا ہے -
ضلع محبوب نگر کے جنوب غرب مین واقع ہے - اسکا رقبہ ۴۰۳ مربع میل ہی - اور سوامی
راجہ رامیسر راؤ بجری بلونت بہادر قابض ہین -

اناگونڈی — یہہ سمستان ضلع رائچور مین واقع ہے - اور راجہ سری رنگ دیو راؤ بہادر مالک
قابض ہین ۔۔۔ روپیہ سالانہ پیشکش ادا کرتے ہین -

گرگنٹہ — رانی گور ماتیر زہ بہادر مالک ہین - اور ۔۔۔ روپیہ سالانہ پیشکش سرکار عالی کو
ملتا ہے - ضلع رائچور مین واقع ہے -

گوپال پیٹھہ — جگپال راؤ بہادر اس سمستان کے مالک و قابض ہین - اور یہ سمستان ضلع محبوب نگر
مین واقع ہے - ۔۔۔ روپیہ سالانہ پیشکش ادا کرتے ہین -

بلا پیشکش —

راجہ اماونت راؤ بہادر - جہانگیر نت	غلام غوث خان - نراین پور نلگنڈہ	سون کنور بائی کولاس - نظام آباد
دومکنڈہ - نظام آباد -	راجہ بشیر راؤ - راجہ پیٹھہ - "	بیلا ریڈی فرزند راجہ ہنمنت راؤ
شنکرماد ختر راجہ درگا ریڈی سیدک	بہسین راؤ - چنچولی - گلبرگہ	اڈلور - نظام آباد -
رانی جلم جانکا بائی - سرنا پلی نظام آباد		راجہ امارہ ریڈی - دوماک - کریم نگر

اس نقشہ مین کل سمستان پیشکش دہندہ کی مردم شماری اور تعداد مواضع و مکان بموجب
مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف لکھے گئے ہین -

نمبر شمار	نام سمستان	تعداد مواضعات		تعداد امکنہ	تعداد نفوس		
		آباد	بیچراغ		مرد	عورت	جملہ
۱	سمستان گدوال						

نمبر سمستان	نام سمستان	تعداد مواضعات: آباد	تعداد مواضعات: بیچراغ	تعداد امکنہ	تعداد نفوس: مرد	تعداد نفوس: عورت	تعداد نفوس: جملہ
	خاص علاقہ سمستان	۲۱۴	۲	۱۸۴۷۲	۴۹۵۱۰	۴۶۷۸۱	۹۶۲۹۱
	اگرہار	۱	۰	۵۲	۱۰۶	۹۴	۲۰۰
	میزان سمستان گدوال	۲۱۵	۲	۱۸۵۲۸	۵۹۶۱۶	۴۶۸۷۵	۹۶۴۹۱
۲	سمستان امرچنتہ						
	خاص علاقہ سمستان	۶۲	۰	۶۳۰۳	۱۵۶۸۲	۱۵۳۷۴	۳۱۰۵۵
	جاگیرات غیر مستثنیٰ علاقہ ایضاً	۶	۰	۵۹۲	۱۵۷۲	۱۵۲۰	۳۰۹۲
	میزان سمستان امرچنتہ	۶۸	۰	۶۸۹۴	۱۷۲۵۳	۱۶۸۹۴	۳۴۱۴۷
۳	سمستان گرگنٹہ	۳۸	۴	۳۳۰۴	۹۹۸۹	۹۹۴۸	۱۹۹۳۷
۴	سمستان اناگونڈی	۱۲	۶	۱۰۲۹	۲۱۸۹	۲۱۰۶	۴۲۹۵
۵	سمستان پالونچہ	۶۲	۴	۶۱۶۱	۲۰۸۱۶	۱۷۹۲۶	۳۸۷۴۲
۶	سمستان ونپرتی	۱۲۴	۰	۱۲۹۰۴	۳۱۵۷۹	۳۰۷۱۴	۶۲۲۹۳
۷	سمستان جٹپول	۸۹	۲۳	۷۵۲۱	۱۶۲۷۶	۱۵۳۳۷	۳۱۶۱۳
۸	سمستان گوپال پیٹھ	۳۵	۸	۳۶۰۹	۸۳۱۵	۷۹۸۶	۱۶۳۰۱
۸	میزان سمستان	۶۴۳	۴۷	۵۹۹۵	۱۵۶۰۳۳	۱۴۷۷۸۶	۳۰۳۸۱۹

باب ۲

حیدر آباد دکن کے مناظر اور عمارتین

فصل ۱ قلعہ

گو اس زمانہ مین بھی ہر ملک کو قلعون کی ضرورت ہے اور بیدار مغز حکمران اُن کا خاص لحاظ کرتے ہین مگر گورنمنٹ برطانیہ کی دور اندیش پالسی جہان تمام ہندوستان پر چھا گئی ہے وہین اس نے حیدر آباد کا احاطہ بھی کر لیا ہے ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ اب ہندوستان کے

والیان ریاست کو نہ تو فوج رکھنے کی ضرورت ہے اور نہ قلعے تعمیر کرانے کی حاجت۔ لیکن ہم دیکھتے ہین کہ انگریزی گورنمنٹ اپنے علاقہ کو دن بدن وسعت دینے کی جانب مائل ہے اور ہندوستان کے باہر اسکی عملداری دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی جاتی ہو تو ہمین اُس کی ترقی مین ہاتھ بٹانا اور اُسکے دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے خود کو ہر وقت تیار رکھنا پڑتا ہے۔ ہمارے ملک کی ہر ریاست مین اسوقت "امپیریل سروس ٹروپس" موجود ہے اور اکثر ریاستون مین قلعے بھی ہین۔ خدا کے فضل سے ہماری ریاست بھی قلعون سے خالی نہین۔ ہم مثال کی طور پر "قلعہ دولت آباد" کا نام لیتے ہین۔ یہ قلعہ ہندوستان کے ان قلعون مین ہے جو اب سے پہلے نہایت مستحکم سمجھے جاتے تھے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ "صنادید دکن" کے متعلق ایک مستقل کتاب لکھین اگر خدا نے ہمارے اس خیال کو پورا کیا تو ہم۔ انشاء اللہ قلعہ دولت آباد کا بھی مفصل ذکر کرینگے۔ فی الحال شہر حیدر آباد۔ کی عمارتون کے ساتھ "قلعہ گولکنڈہ" اور "قلعہ سرور نگر" کی مختصر کیفیت لکھتے ہین۔

قلعہ گولکنڈہ۔ ہندوستان مین قلعہ چتور مشہور ہے۔ لیکن اگر انصاف کیا جائے تو ہمارے ملک کا "قلعہ گولکنڈہ" بھی چتور گڑہ سے کسیطرح کم نہین ہے۔ اس قلعہ کی ابتدائی تاریخ بیان کرنے کے لیے۔ ہماری معلومات بالکل محدود ہین۔ اور ہمارے سوا اور مورخین کو بھی اس باب مین خاموشی اختیار کرنا پڑی ہی۔ اس قدر پتہ ضرور چلتا ہی کہ راجہ کشن داس نے اسے اینٹ اور مٹی سے بنایا تھا۔ اسکے بعد کا کچھ حال نہین کھُلا۔ نہ اسکے سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخ معلوم ہوتی ہے۔ سنہ ۷۶۵ھ مین راجہ ورنگل نے اس مشہور عالم قلعہ کو درست کر کے محمد شاہ[۱] بہمنی کے حوالہ کیا اُس نے اس قلعہ کے اوپر اپنی طرف سے ایک مسجد تعمیر کرائی غالبًا اسی زمانہ سے۔ اسے "قلعہ محمد نگر" بھی کہتے ہین۔ اسکے بعد سلطان ابراہیم قطب شاہ نے باستصواب خان اعظم مصطفٰے خان اس کی

[۱] محمد شاہ بہمنی نے ۷۵۹ھ مین جلوس فرمایا اور ۷۷۶ھ مین انتقال فرمایا۔

تعمیر شروع کی گو اس سے پہلے بھی حصار موجود تھا لیکن ضرورت کے لحاظ سے وہ مستحکم نہ سمجھا گیا اور جدید تعمیر مین مضبوطی کے سوا وسعت کا خیال بھی پیش نظر رکھا گیا۔

سلطان ابراہیم قطب شاہ نے قدیم حصار کو توڑوا دیا اور اسکے بجائے ۸ ہزار گز کا سنگین حصار تیار کرایا۔ حصار مین ۸۷ سو برج مع چبوترہ اور ۸ آہنی دروازہ رکھے۔ قطب شاہ نے صرف حصار ہی کو مضبوط نہین بنوایا بلکہ مزید احتیاط یہ کی کہ اسکے گرد ۵۰ سے لیکر ۶ فٹ تک گہری خندق کہدوائی اس وقت بھی اس خندق مین جابجا پانی کی ٹانکیان موجود ہین۔ شاہ نے جو محل اپنی بیگمات تارامتی اور پیماتی کے لیے تعمیر کرائے وہ ابتک قلعہ مین موجود ہین اور لوگ انکو رانیون کے نام ہی سے نامزد کرتے ہین۔ ان کی تعمیر نو ماہ کے بعد ۹۸۸ھ مین ختم ہوئی اور ۲۰ لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت صرف ہوا۔ محمد قلی قطب شاہ نے اس مین ایک جامع مسجد تعمیر کرائی اور بالائے کوہ ایک حصار بنوایا۔ جو ”بالا حصار“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

سلطان عبداللہ قطب شاہ نے۔ اپنے عہد مین اس پہاڑ کو جو قلعہ سے بالکل ملی ہوئی تھی قلعہ مین داخل کرلیا۔ اور اسکے گرد ایک دیوار بنوادی۔ اسکی تعمیر آراستگی اور آلات حرب وضرب مین للعہ لعہ صر للعہ روپیہ صرف ہوئے۔ اس کی تعمیر ہوئی اکثر عمارتین اور دوکانین قلعے مین اب بھی موجود ہین۔ نواب عابد خان المخاطب بہ چین قلیج خان جو نواب آصف جاہ رضوان منزل کے دادا تھے۔ انکا مقبرہ بھی اسی قلعہ کے متصل واقع ہے۔ دکن کے نازک مزاج حکمران ”تانا شاہ“ کا نام اسوقت زبان زد خلایق ہے ۱۰۹۸ھ مین اسی قلعہ سے گرفتار ہوکر دولت آباد مین قید کیا گیا۔ نواب عابد خان نے جو عالمگیر اول کے ہمراہ آئے تھے یہین تانا شاہ کی توپ کے ایک گولہ کے صدمہ سے ۱۰۹۰ھ مین انتقال کیا۔

گذشتہ زمانہ مین یہ قلعہ جائے امن سمجھا جاتا تھا۔ اسی لیے خاندان پائگاہ۔ خاندان سالار جنگ۔ خاندان پیشکار اور دوسرے امرا کے اجداد نے اسمین مکانات تیار کرائ جو ابتک موجود ہین۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ان کی حالت اچھی نہین ہے۔

نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اس قلعہ کی اصلاح کی جانب خاص طور سے توجہ مبذول فرمائی اور اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ کے حکم سے اسمین شال بافی کا ایک کارخانہ قایم کیا گیا ۔ مگر چشم بدبین نے اسے چند سال سے زیادہ نہ چلنے دیا ۔ ورک شاپ کا کارخانہ پہلے حیدر آباد مین تھا مگر اسبات کا لحاظ کر کے کہ کہین گولکنڈہ کی آبادی کم نہ ہو جائے گورنمنٹ نظام نے اسے شہر سے وہان منتقل کر دیا ۔ اب اس مین فوجی ضروریات کی بہت سی چیزین تیار ہوتی ہین ۔ اعلیحضرت بندگانعالی کے عہد مبارک اور افسر الملک[لہ] بہادر کی کمانیری مین اس قلعہ کی عمارتون کی درستی مین خاص کوششین کی گئین ۔ اسوقت اسکے لیے ایک علٰحدہ عملہ مقرر ہے ۔ نواب افسر الملک بہادر کمانیر افواج نے گولکنڈہ برگیڈ کے نام سے حسب منظوری اعلیحضرت رسالے پلٹنین اور توپخانہ قایم کئے ہین اور اب وہ فوج کی درستی مین خاص طور سے متوجہ ہین فوجی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے عموماً اور یوروپین سیاح خصوصاً اس قلعہ کو نہایت غور سے دیکھتے ہین ۔

پہلے قلعہ پر جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی مگر نواب افسر الملک بہادر نے اس قاعدہ کو توڑ دیا ۔ اور ہر شخص کو قلعہ دیکھنے کی اجازت دیدی ۔ بالاحصار ” موتی محل “ اور خاص خاص مکانات مین جانیکے لیے اجازت درکار ہے مگر اسکے حاصل کرنے مین کسی قسم کی دقت نہین ہوتی اور ہر شخص دیکھہ سکتا ہے ۔

گولکنڈہ حیدر آباد سے ۵ میل جانب مغرب واقع ہے ۔ پورے قلعہ کی پیمایش پر اسکا دور تین میل ہے پہلے اس مین ۸ دروازہ تھے ۔ مگر اب صرف ۴ ہی ہین ۔ موجودہ دروازون کے نام ” بنجاری دروازہ “ ” [?] دروازہ “ ” جمال دروازہ “ ۔ اور فتح دروازہ ۔ ہین ۔ بڑے بڑے مورخین نے اسکی تعریف مین صفحے کے صفحے رنگ ڈالے ہین اور نامی شعرا نے اپنے اشعار مین اس کی راگ گائے ہین ۔ ہمین افسوس ہے کہ نہ تو ان کے انتخاب کا وقت ہے اور نہ کتاب مین اتنی جگہہ ہے کہ انہین یہان درج کرین ۔

قلعہ سرِ رنگر — یہہ قلعہ ” سلطان نگر “ کے نام سے بھی مشہور ہے ۔ سنہ ۱۰۳۰ھ مین سلطان محمد قطب شاہ نے

لہ ۔ آپ کو یہ خدمت ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ مین ملی ۔

بلدہ سے ۵ میل جانب مشرق تعمیر کرانا شروع کیا لیکن جب سلطان نے سنہ ١٠٤١ھ مین وفات پائی تو اس کے فرزند سلطان عبداللہ قطب شاہ نے نامسعود سمجھکر اس کی تعمیر کو روک دیا۔ ابتک یہ اسی ناتمام حالت مین پڑا ہوا ہے۔

پل

اگلے زمانہ کے لوگ پل۔ کوئین۔ مسجدین۔ اور مہمانسرائین بنوانا نہایت کار خیر سمجھتے تھے اگر ہم غور کرین تو معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت وہ اپنے ملک اور گورنمنٹ پر خاص احسان کرتے تھے۔ جب ہم دیکھتے ہین کہ باوجود اسقدر ترقی اور تہذیب کے اس زمانہ مین بہت سے ملک ایسے ہین جہان تکالیف کا سامنا ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے کبھی تھا تو ہماری زبان سے بے ساختہ اس خیال کے لوگون کی تعریف نکل جاتی ہی۔ ہندبرطانیہ مین جہان بہت سی نئی باتین ہوئین وہین بیدار مغز گورنمنٹ نے پلون کی جانب بھی توجہ کی اسیطرح حیدرآباد مین گو تعمیرات کا کام نہایت سستی سے چل رہا ہی۔ مگر بعض کام یادگار زمانہ رہینگے۔ اور لوگ اُن سے ہمیشہ فائدہ اُٹھائینگے۔ ہم قلمرو نظام کے پلون کا تذکرہ نہین کرتے صرف اُنکا ذکر کرتے ہین جو بلدہ کے متصل واقع ہین۔

قدیم پل

سب سے پرانے پلون مین اسوقت "قدیم پل" موجود ہے جو زبان حال سے سلطان ابراہیم قطب شاہ کی یاد دلا رہا ہے۔ سلطان مذکور نے سنہ ٩٨١ھ مین اسے بصرف زر کثیر تعمیر کرایا۔ اسکی تعمیر پر لـــ روپیہ صرف ہوا بعض مورخ کہتے ہین کہ یہہ غلط ہے بلکہ اس پر ٢ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ ہم آخر الذکر قول ہی کو درست جانتے ہین۔ اسکا طول ٢سو گز اور عرض ١٢ گز ہے۔ اسکے ارتفاع کی پیمائش ١٤ گز ہوئی ہے۔ پل مین ٢٢ در نہایت ہی خوبصورتی کے ساتھ بنائے گئے ہین "صراط المستقیم" سے اس کی تاریخ نکلتی ہے۔ اس نے بہت سے طوفانون کا مقابلہ کیا ہے مگر ابتک اسکی پائداری ویسی ہی ہے اور جو کچھ صدمہ پہونچا بھی تو وہ راجہ چندولعل کی توجہ سے رفع ہوگیا۔ راجہ صاحب نے سنہ ١٢٣٦ھ مین اس پل کو درست کرایا تھا۔ اسکا پتہ اس قطعہ تاریخ سے چلتا ہے جو پل کے دروازہ پر کندہ ہے۔

قطعہ یہ ہے۔

بعہد شاہ سکندر شدہ تعمیر پل یکسر | زسعی راجہ چندو لعل از سابق بود بہتر
بہ شادان شد ندا جائے عزیبے | زسیل اینک بود محفوظ چون اندر صدف گوہر

یکم رمضان ستہ ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو صبح کے ۷ بجے سے رود موسی مین طغیانی شروع ہوئی۔ اور کئی گز بلند پانی اسکے اوپر سے بہا۔ جسکی وجہ سے اسکی اطراف کی چھوٹی دیوارین اوکھڑ گئی۔ اور قندیلین بہ گئین۔ سطح پل کی تمام گچ نکل گئی۔ اور قدیم پتھر بچھے ہوئے دکھلائی دینے لگے۔ دروازہ کے باہر دونون جانب نہایت عمیق غار پڑ گئے۔ مگر پل کو کوئی زاید صدمہ نہین پہونچا۔ صرف کمزور حصے نکل گئے۔

پل چادر گھاٹ۔ نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل کے عہد مین جنرل اسٹورٹ رزیڈنٹ حیدرآباد کی تحریک پر ستہ ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ع مین تعمیر ہوا۔ مسٹر اولی فنٹ انجنیر اسکے نگران کار تھے۔ پل کا طول ۷۰۰ فٹ عرض ۲۴ فٹ اور ارتفاع ۳۴ فٹ ہے۔ اسمین ۸ بڑی بڑی کمانین ہین خزانہ شاہی سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ پل کی تاریخ یہ ہے۔

ناصر والدولہ شاہ آصف جاہ | کہ عدیلش گہے ندید نگاہ۔
شد چو حکمش براجہ چندو لعل | زود سازند پل بہ شام و پگاہ۔
باسر عقل بیجر اسٹورٹ۔ | پل بناکرد مثل مہر و ماہ۔

ستہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی مین اس کو سخت صدمہ پہونچا۔ دیوارین اور قندیلین بہ گئین صرف درمیانی ۵ کمانین باقی رہگئین اور ۳ کمانین ایک اسطرف کی اور دو اُس طرف کی ٹوٹ کر بہ گئین اور دونون جانب نہایت عمیق گڑھے پڑ گئے۔

نیا پل۔ جو افضل گنج کا پل بھی کہلاتا ہے۔ گذرگاہ عام ہے۔ اسپر سب پلون سے زیادہ آدمی گاڑی گھوڑے گذرتے ہین ستہ ۱۲۷۶ھ مین بعہد نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان تعمیر ہوا اور اس مین [illegible] روپیہ خرچ ہوا۔ سر سالار جنگ اعظم نے اس کی تعمیر کی نگرانی خود اپنے ذمہ لی تھی انھون نے ایک نہایت ہی مضبوط اور بلند جنوبی دروازہ لگوایا۔ جس کے

سیکڑون گاڑی گھوڑے اور ہزارون آدمی روز گذرتے ہون اسکے لیے ایک دروازہ بالکل ناکافی تھا۔ نواب میر لایق علیخان بہادر سالار جنگ ثانی مدار المہام عماد السلطنۃ نے اس شدید ضرورت کو محسوس کرکے پھاٹک کے دونون جانب جو سنگین دیوار تھی اُسے توڑ واکر ہر دو سمت چھوٹے چھوٹے چوبی دروازہ لگائے۔ اس سے ایک تو آدمیون کی آمد و رفت مین آسانی ہوگئی اور دوسرے گاڑی گھوڑون کی کثرت سے اتلاف جان کا جو اندیشہ تھا وہ بالکل جاتا رہا۔

۱۴ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو جب رود موسی مین طغیانی آئی تو پل کے قریب غار ہوگیا۔ اور ۱۵ ماہ مذکور کو پل کے بیچ سے جانب کی چوتھی کمان کا ایک پاکھا گر گیا جسکے باعث کئی دن تک آدمیون کی آمد و رفت موقوف رہی اور تا اختتام تعمیر گاڑیون کو آنے جانے کی اجازت نہ ملی۔ اور پل کئی ماہ مین درست ہوا۔ اوایل ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مین دروازہ کے اوپر گھڑی کا منارہ تعمیر ہونا شروع ہوا۔ اس کی تعمیر کا کام آٹھ ہزار روپیہ پر جی کوٹی ایرینا ٹھیکہ دار کے سپرد ہوا تھا۔ اوایل ماہ شوال مین تعمیر ختم ہوئی اور ۱۱ شوال کو گھڑی مینار مین لگائی گئی۔ جشن چہل سالہ کے موقع پر ۲۲ شوال روز سہ شنبہ کو اعلحضرت بندگانعالی نے بنفس نفیس متبرک وقت اسکا افتتاح فرمایا۔ یہ گھڑی نواب سر آسمانجاہ بہادر کے عہد وزارت مین خریدی گئی تھی اور عرصہ سے بیکار پڑی تھی۔ پل کے دروازہ پر ایک جانب انگریزی مین تعمیر کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ اور دوسری سمت فارسی مین قطعہ تاریخ کندہ ہے۔ جو درج ذیل ہے

بعہد افضل الدولہ بہادر | نظام الملک آصف جاہ دوران
الٰہی تا بود تابان مہ و خور | بود خورشید اقبالش درخشان
نکو دیوان او مختار ملک است | کہ نیکی را بود ہر حال خواہان
بود کرنیل ڈیوڈسن بہادر | سفیر نیک دل ذی شوکت و شان
صراط مستقیم رود موسے | ز معنی مصرعۂ تاریخ برخوان

۲۶ ۱۲

سنہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی مین اس پل کو بھی صدمہ پہونچا۔ قندیلین اور دیوارین اوکھڑ کر بہ گئین۔ اور دو کمانین جانب افضل گنج ٹوٹ کر بہ گئین۔ اور ان دو کمانون کے بعد والی کمان محفوظ رہی لیکن اُس کے بعد کا حصہ بالکل شکست ہوگیا اور ایک بڑا سا غار پڑ گیا۔

پل مسلم جنگ۔ مندرجۂ بالا پل تو گورنمنٹ نظام کے جانب سے بنائے گئے تھے مگر اس پل کو نواب غالب الملک مرحوم جمعدار عرب نے اپنے ذاتی خرچ سے ۱۹۔ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۱ھ کو اسکی تعمیر شروع کی جو ۲۱۔ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ کو ختم ہوئی۔ افضل گنج کے پل کے نمونہ پر صدر پھاٹک کے دونون جانب دو چھوٹے چھوٹے دروازے لگائے گئے۔ ۱۵۔ محرم سنہ ۱۳۱۹ھ کو شام کے ۵ بجے اعلحضرت حضور پرنور نے اسکا افتتاح فرمایا۔ ۱۳۔ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو رود موسیٰ کی شدید طغیانی سے اس کو صدمہ پہونچا اور پل کسیقدر کمزور ہوگیا۔ اس پل کا عرض بہت کم ہے۔ اور پایداری کے لحاظ سے بھی وہ کچھہ زیادہ مستحکم نہین ہے۔ بیگم بازار کے آنے جانے مین باشندگان شہر کو جو آسانی ہوتی ہے اسے دیکھکر ہم نواب غالب الملک مرحوم کی تعریف کیے بغیر نہین رہسکتے قدیم تہذیب اور رفاہ عام کا آپ نے سچا نمونہ دکھایا ہے۔ افسوس ہے کہ اسکا حساب باوجود کوشش کے بھی ہمین نہ مل سکا۔ اور کتاب مین ایک خاص بات لکھنے سے رہگئی۔ تاریخ ذیل درج ہی

عہد مین حضرت آصف کے بنا — غالب الملک کا پل موسیٰ پر
اس کی تاریخ لکھی قانع نے — واہ کیا خوب عمارت بہتر
۱۳۱۸ھ

سنہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی مین اس پل کو بہ نسبت پل چادر گھاٹ اور پل افضلگنج کے خفیف صدمہ پہونچا۔ یعنی صرف دیوار اوکھڑ گئی۔ اور قندیلین بہ گئین۔ اور جسقدر رنج تھی وہ بھی بہ گئی صرف کمانین ہی کمانین باقی رہگئین۔ مگر کمانون کو کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچا۔

عمارتین

چار مینار[1] حیدر آباد کی یہ مشہور عمارت دیکھنے والون کو اپنی جانب متوجہ کیے بغیر جانے نہین دیتی

---

[1] بعض مورخین نے محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۹۸۸ھ جلوس ۱۰۲۰ھ وفات) اور سلطان محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ھ جلوس ۱۰۳۵ھ وفات) کی عمارات کو بوجہ مناسبت نام ایک عہد کی دوسرے عہد مین لکھدیا ہے۔ ہم نے اس غلطی کی صحت کردی ہے۔

کہتے ہین کہ پہلے اس مقام پر دیول تھا مگر امتداد زمانہ اور شہر کی قطع و برید کے باعث اب اسکا نشان بالکل باقی نہین رہا۔ یہہ سر بفلک مینار۔ محمد قلی قطب شاہ نے ۹۹۹ھ مین تیار کرانا شروع اور اسکی تعمیر یکم محرم ۱۰۰۰ھ روز پنجشنبہ کو ختم ہوئی "یا حافظ" اسکا مادہ تاریخ ہے۔ مورخین کا بیان ہے کہ سلطان نے مشہد مقدس کیطرح اس شہر کو آباد کرنا چاہا اور چار مینار کو روضہ مقدس کے نمونہ پر بنایا۔ مگر روضہ مقدس جناب امام رضاؑ کی عمارت کے مقابلہ سے اس مین بین فرق نظر آتا ہے اس کی تعمیر مین ۲ لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ یہہ عمارت مربع ہے اور اسکا ہر ضلع ۱۰۰ فٹ ہی چارون میناروں کی بلندی ۱۶۰ فٹ ہے۔ عمارت کے اوپر ایک مسجد معہ حوض کے ہے جو اُس زمانہ کے اتقا کو یاد دلاتی ہے۔ یہ مینار اتنے بلند ہین کہ ان سے تمام شہر کا نظارہ بخوبی ہو سکتا ہی چونکہ محلات شاہی اور دیگر امرا کے مکانات اس سے قریب ہین اس لیے کسیکو اوپر چڑہنے کی اجازت نہین ملتی۔ اسکے چارون جانب سڑکین ہین اس سے اسکی خوبی مین اور بھی لطف پیدا ہو گیا ہے۔ خاص تقریبون مین یہ سجایا جاتا ہے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر نے اپنے عہد مین اسکو دوبارہ درست کرایا اور ۱۲۹۳ھ مین نواب سر سالار جنگ اعظم نے ایک لاکھہ کے خرچ سے اس پر استرکاری کرائی ۱۳۰۲ھ مین نواب سلطان نواز جنگ بہادر کے علاقہ کے عربون اور پولیس والون کے درمیان کچھہ تنازع ہو گیا۔ اس لیے فساد نہ بڑہنے کی غرض سے حسب الحکم اعلیحضرت چند ماہ تک اسمین باقاعدہ فوج کی کمپنی متعین رہی اور ماہ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ سے مستقل طور پر اس مین سٹی پولیس کا پہرہ قایم ہوا جو اسوقت تک ہے۔

پہلے اسکا حصار نہ تھا ۱۳۰۲ھ مین جب لارڈ ڈفرن بہادر وایسرائے و گورنر جنرل تشریف فرمائے حیدر آباد ہوئے تو اس کے گرداگرد لوہے کا کٹہرہ لگایا گیا اور آمد و رفت کے لیے ایک آہنی دروازہ جانب شمال قایم کیا گیا۔ ۷ محرم ۱۳۰۸ھ کو اسکے چارون جانب بڑی گھڑیان لگائی گئین جو دور سے وقت بتاتی ہین۔ مگر شب کو سوئیان نظر نہین آتی تھین اس لیے چند روز کے بعد ہر گھڑی کے بلور مین

دو قندیلین روشن ہونا شروع ہوئین ۔ چار مینار کے اندر حضرت محبوب سبحانی کا چلہ ہے ہم اسکی تاریخ بیان کرنے سے قاصر ہین ۔ اعلیحضرت کبھی کبھی چلہ کی زیارت کو وہان تشریف لیجاتے ہین ۔

چار کمان ۔ گلزار حوض | چار مینار کے ساتھ یہہ کمانین بھی سلطان محمد قلی قطب شاہ کے عہد مین تعمیر ہوئین یہہ کمانین جلوخانہ شاہی کے نام سے موسوم ہین پہلے غربی کمان دروازہ دولت خانہ عالی اور شرقی کمان نقارخانہ شاہی کے نام سے پکاری جاتین تھین مگر اب لوگ ان کمانونکو مچھلی کمان ۔ کالی یا شمبو پرشاد کی کمان ۔ سحر باطل یا شیر دل کی کمان اور چار مینار کی کمان کہتے ہین ۔ کمانون کے وسط مین ایک مدور حوض بھی بنایا گیا تھا جو اب "گلزار حوض" کے نام سے مشہور ہے ۔ کسی زمانہ مین اس کے گرداگرد ایک پختہ چبوترہ تھا مگر راستہ کی تنگی کے باعث نواب سر وقار الامرا نے ۵ صفر سنہ ۱۳۱۳ھ کو توڑوا دیا ۔ اب حوض کے گرد آہنی کٹہرہ لگا ہوا ہے ۔ وسط مین ایک آہنی فوارہ بھی ہے جو خاص موقعون پر کھولا جاتا ہے ۔ حوض مین ایک مدور نل بزمانہ جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک شوال سنہ ۱۳۲۳ھ مین لگایا گیا ۔ اسکے باریک سوراخون سے پانی کی چھوٹی چھوٹی دھارین نکلتی ہین جو حوض کے پُر ہونے کے وقت خاص لطف پیدا کرتی ہین ۔ ہر بڑی تقریب مین یہ سجایا جاتا ہے ۔ چہل سالہ سالگرہ مبارک کے جشن کے زمانہ مین اسکا نظارہ قابل دید تھا ۔ حوض کے چارون جانب سڑکین جاتی ہین ۔

چار محل | عمارت سلطان ابوالحسن تانا شاہ نے سنہ ۱۰۸۳ھ مین تعمیر کرائی ۔ اسکی تیاری مین ۸ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۸۵ھ کو اسکے بارودخانہ مین آگ لگ گئی اور تمام محل جل کر خاک سیاہ ہوگیا ۔ اب اسکا نشان بھی باقی نہین مگر اس نام سے یہان ایک محلہ آباد تھا سنہ ۱۳۲۶ھ کی طغیانی مین یہہ بہ کر تباہ ہوگیا ۔

قدیم حویلی | پرانی حویلی یا قدیم حویلی کی تعمیر کا سنہ معلوم نہین ہوسکا ۔ اسقدر پتہ چلتا ہے کہ نواب نظام علیخان بہادر غفران مآب کے زمانہ مین نواب رکن الدولہ وقار الدولہ کی جائداد کے ساتھ یہ حویلی بھی ضبط کی گئی تھی ۔ نواب غفران مآب نے اسے اپنے فرزند نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے قیام کے لیے پسند فرمایا اور وہ وہان مقیم ہوگئے ۔ جب نواب سکندر جاہ بہادر

مسند نشین ہوئے تو انہون نے وہان کی سکونت چھوڑ دی اور "خلوت محل" مین رہنا شروع کیا
اس سے پرانی حویلی کی آراستگی مین کسیقدر فرق آگیا۔ ظاہر ہے کہ مکان بغیر مکین اچھا نہین
معلوم ہو سکتا اور نہ اس مین ویسی صفائی نظر آتی ہے جو مالک کے سامنے ہوتی ہے
یہی زمانہ تھا جب اسکا نام "قدیم حویلی" پڑا گو نواب صاحب نے حویلی کو چھوڑ دیا تھا مگر اسے
بالکل نہین بھولے اور وقتاً فوقتاً اس مین ایک آدہ عمارت کا اضافہ کرتے رہے جلوخانہ چوکی خانہ
کمان دروازہ کلان اور دوکانات اسی زمانہ کی یادگار ہین ۔ نواب افضل الدولہ بہادر غفران
مکان اسی مین پیدا ہوئے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰحضرت بندگانعالی اسے نہایت ہی
عزیز رکھتے ہین اور زیادہ تر اسی مین تشریف فرما رہتے ہین ۔ بندگان حضور نے خود بھی اسکی
عمارتون کی درستی اور تعمیر مین بہت بڑا حصہ لیا ہے ۔ گو باہر سے ایک معمولی مکان معلوم ہوتا ہے
مگر اندر سے اس مکان کی سجاوٹ کچھہ اور کہتی ہے ۔ وسط صفر ۱۳۰۵ھ مین اسکے اندر ایک
عالیشان باوڑا قایم ہوا ۔ اس کے کل اخراجات خزانہ شاہی سے دئے گئے ۔ اعلیٰحضرت حضور
پرنور کے قیام کی یہ خاص علامت ہے ۔ صبح ۔ دوپہر اور شب کے علاوہ خاص مواقع پر یہان
نوبتین نیر ہوتی ہین ۔ ان کے متعلق ہم کہین اور لکھہ چکے ہین ۔ اس وسیع محل مین علاوہ باغات کے
کئی عمارتین نہایت ہی شاندار بنی ہوئی ہین ۔ چند بڑے بڑے حوض بھی ہین جن مین میر عالم
اور سکندر آباد کے تالابون سے پانی آتا ہے ۔ اسکے اطراف کا مجموعہ ایک میل ہزار فیٹ
اور رقبہ ۴۵۰۰۰ مربع گز ہے ۔ محل کے اندر جو گیارہ عالیشان عمارتین ہین ان مین صرف
بارہ دری گذرگاہ عام ہے ۔

گوشہ محل یہ محل سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے عہد سلطنت مین ۱۰۸۳ھ مین تعمیر ہوا ۔ اس عالیشان
عمارت مین ایک ہزار حجرے تھے مکان کی بلندی کے نسبت مشہور ہے کہ اس کے آخری حصہ
تک لیمون نہین پہونچ سکتا تھا ۔ اس پر لاکھون روپے صرف ہوئے کسی زمانہ مین حیدر آباد کی
اور عمارتون کے ساتھ اس محل کا نام بھی خاص طور سے لیا جاتا تھا ۔ مگر افسوس ہے کہ زمانہ کے

ہاتھون لاس نے انہدام کا منھہ دیکھا - اب اسکا تھوڑا سا حصہ باقی ہے جسکا تعلق سرکاری توپخانے سے
ہے - اور توپخانہ بھی گوشہ محل ہی کے نام سے مشہور ہے - اس کے متعلق ایک حوض اتبک
شکستہ حالت مین باقی ہی - یہ بھی محل کے ساتھہ ہی تیار ہوا تھا - اس حوض کی وسعت اتنی ہے کہ
اس مین لوگون کو قواعد کرتے فٹ بال اور کرکیٹ کھیلتے اور تینگ بازی کرتے ہوئے
ایک ساتھہ دیکھا گیا ہے - سیتارام پیٹھہ سے اسمین ایک نالہ گذرا ہے - اس وقت اسکی
حالت بہت خراب ہے اور ایک بڑا حصہ مٹی سے پُر ہو گیا ہے - ۲۳ و ۲۴ شوال ۱۲۹۹ھ
روز جمعہ و شنبہ کو کثرت باران کے باعث سیتارام پیٹھہ کا تالاب ٹوٹ کر شیدی عنبر کے بازار
اور گوشہ محل کے حوض تک آ گیا - اس سے گوشہ محل کے تیسرے رسالہ کی چھاؤنی کو صدمہ پہونچا

فلک نما | یہہ عالیشان محل حیدرآباد کے مخیر امیر نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر
مدار المہام نے ایک پہاڑی پر جو شہر سے باہر جنوب کے طرف واقع ہے تعمیر کرایا - ۱۱
جمادی الاول ۱۳۰۱ھ مین اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا - اور ۱۳۰۹ھ مین تعمیر ختم ہوئی - اس کی آراستگی
اور تعمیر مین ۴۰ لاکھ روپیہ کے قریب صرف ہوا -

اعلیٰحضرت حضور پر نور نے ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ کو ۲۰ لاکھ روپیہ مین آپ سے خریدا
۱۳۱۵ھ مین ایوان مع باغ عمدہ بیگم کے نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی مین سپرد کیا گیا -
اور انہون نے فوج میسرم کے جوان وہان متعین کیے دربار دہلی سے اعلیٰحضرت جو چوبی
بنگلہ اپنے ہمراہ لائے تھے وہ ۱۳۲۳ھ مین یہان لا کر رکھا گیا - بندگان حضور کے خاص یہان
بہین فروکش ہوتے ہین چنانچہ ۱۳۲۳ھ مین حضور شہزادہ جارج آف ویلز اور شاہزادی ویلز اور اوائل شوال
۱۳۲۵ھ مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو ویسرائے ہند بھی یہین ٹھہرائے گئے تھے - بہت کم سیاح
ہونگے جو حیدرآباد آ کر ایوان فلک نما کو نہ دیکھتے ہون یہ حیدرآباد کی تمام عمارتون مین
سب سے زیادہ عالیشان ہے

خلوت محل - | افسوس ہے کہ ہمین نہ تو اس محل کے ابتدائی حالات معلوم ہوئے اور نہ اسکی

اطلاع ہوئی کہ محل کسکے زمانہ مین کتنے خرچ اور کتنی مدت مین تیار ہوا - اس محل کا رقبہ ۲۹۰۰۰ مربع گز اور احاطہ ایک میل کا ہے - اسکے متعلق جلوخانہ - خلوت مبارک - رنگ محل روشن بنگلہ - افضل محل - آفتاب محل - مہتاب محل - تہنیت محل - چاندنی بیگم کی حویلی - منجھلی بیگم کی حویلی بخشی بیگم کی حویلی موتی بنگلہ سردار بنگلہ شادی خانہ توشہ خانہ چو محلہ اور پنچ محلہ کے علاوہ اور بھی بہت سے مکانات ہین - غربی گوشہ مین مدرسہ مبارک ہے - اس مین اعلیحضرت بندگانعالی نے مسٹر کراون - کپتان کلارک اور دوسرے فارسی عربی کے استادون سے تعلیم پائی - اسکو سلیمان جاہ کی حویلی بھی کہتے ہین اب یہان خزانہ عامرہ سرکار عالی ہے - اسی مین وہ مکان بھی ہے جو گل پیران کے نام سے مشہور ہے - اور جہان شہزادگان یورپ - والیان ریاست ہند - اور معزز ترین انگریزون کو دعوتین دی جاتی ہین مثلی دربار بھی یہین ہوتے ہین - راگ مالے کا مکان بھی یہین ہے - بیگمات شاہی کا ایک بہت بڑا حصہ یہین قیام فرما ہے - غرض اس مکان کے وسعت حیدر آباد کی تمام عمارتون سے زیادہ ہے ۔

محل سرور نگر - یہ محل احمد باوڑہ کے قریب ۱۳۰۰ھ مین تعمیر ہونا شروع ہوا مگر اعلیحضرت بندگان حضور کی ناسازی مزاج کے باعث اسکی تعمیر منحوس خیال کی گئی اور ناتمام چھوڑ دیا گیا - ۱۳۲۱ھ مین ملکہ معظمہ وکٹوریہ متوفیہ کی یادگار مین اس کو یتیم خانہ کے لیے درست کیا گیا - اور اس پر ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا - عمارتکا طول ۲۰۴ فٹ اور عرض ۲۸۵ فٹ ہے - اس کے ارتفاع کی پیمایش ۳۲ فیٹ ہوئی ہے - اس مین ۶ بڑے بڑے کمرے اور ایک وسیع ہال ہے اس مین حفظان صحت کا کافی لحاظ کیا گیا ہے - معلم کے رہنے اور شفاخانہ کے علاوہ مہتمم کا مکان بھی بنایا گیا ہے - اس مین ایک ہزار یتیم بچے رہ سکتے ہین - لڑکیون کے لیے جدا انتظام ہے - کہانے کا بندوبست بھی یہان نہایت اچھی حالت مین ہے - جب یہ مکان بنکر تیار ہوا تو اعلیحضرت حضور پر نور نے اپنے دست مبارک سے ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ کو

اسکا افتتاح فرمایا۔

بارہ دری چند ولعل | پہلے فتح دروازہ کے باہر نانک رام کی ملکیت مین ایک چھوٹا سا باغ تھا جسکو مہاراجہ چند ولعل پیشکار نے وسیع کیا اور ایک عالیشان بارہ دری کی بنیاد ڈالی۔ اسکے سوائے کئی بڑی بڑی عمارتین ہین۔ اس کی تعمیر کا کام ۱۲۳۷ھ سے شروع ہوا اور ۸ سال مین تعمیر ختم ہوئی۔ کل ۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔ باغ مین کاشت بھی ہوتی ہے۔ اس کی وسعت اس سے ظاہر ہے کہ کاشت کا محاصل ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ کے قریب ہے۔ دھولینڈی کے دن یہاں ایک بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔ باغ کا مادہ تاریخ "باغ ارم یا رام باغ" ۱۲۴۴ھ ہے اسکا تعلق علاقہ پیشکاری سے ہے۔

سیف آباد محل | اعلحضرت قدر قدرت نے اس محل کی تعمیر نواب محبوب یار جنگ بہادر کی زیر نگرانی ۱۳۰۵ھ مین شروع کرائی۔ اس جگہہ پہلے موہن لال مراری لال سررشتہ دار اصطبل کا باغ تھا جسکو بندگان حضور نے خرید فرمایا۔ محل کی تعمیر ایک سال مین ختم ہوئی۔ یہ محل نہایت عالیشان اور وسیع ہے۔ اسکے متعدد وسیع کمرے ہر طرح کی ضرورت کو پورا کرتے ہین۔ یہہ ایک ایسے پُر فضا مقام پر واقع ہے کہ ایسا منظر حیدر آباد کی کسی دوسری عمارت کو سوائے فلک نما کے نصیب نہین ہوا۔ اس کے قریب ہی حسین ساگر بھرا ہوا ہے جس نے اس کی فضا کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ ہمین اس کی تعمیر کے اخراجات کے متعلق کچھہ معلوم نہین ہوا مگر اتنا پتہ چلا ہے کہ محل کے سالانہ اخراجات کے متعلق سنہ ۱۳۱۱ء میں ۵۰ روپیہ مقرر ہین۔ جبکہ جوہری کے مقدمہ کے متعلق انگریزی کمیشن نے اعلحضرت کا بیان یہین قلمبند کیا تھا۔ اب یہ محل علاقہ دیوانی مین منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور اس مین فینانس تعمیرات اور پرایوٹ سکرٹری وغیرہ کی کچہریان رکھی گئی ہین۔

سردار وبلا | ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ کو حضور انور نے نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبد اللہ کے مکان کو خرید فرما کر وسیع کیا۔ اور ایک عالیشان عمارت تعمیر فرمائی اسکا کام ایک سال مین ختم ہوا

اور نام اسکا سُردار و لاڑ رکھا گیا۔ ہمین اسکے متعلق کسی قسم کا حساب دریافت نہین ہوا۔ یہ ملک پیٹھ
شکرگاہ کے قریب واقع ہے۔ اعلیٰحضرت اسمین کئی بار فروکش ہو چکے ہین۔

صدر محبس | اس کی تعمیر ۱۲۹۱ھ مین شروع ہوئی اور سات لاکھہ روپیہ اس پر خرچ ہوئے۔ منجملہ ان کے
۳ لاکھہ خزانہ شاہی سے دیے گئے اور ۴ لاکھہ روپیہ قیدیون کی اُجرت مین شمار ہوئے۔ ۱۳۰۱ھ
سے اس مین صنعت کا کام قیدیون سے لیا جانا شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ یہان کی صنعت مین ایسی
ترقی ہوئی کہ اب بہت سی چیزین مثل قالین دری صحافی۔ وغیرہ کے کام ہوتے ہین ۱۳۲۰ھ
مین ملک معظم ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان کی تاج پوشی کی خوشی مین اسکے اندر دار المجانین کا اضافہ
ہوا۔ یہ عمارت ایک نہایت ہی بلند اور پُر فضا مقام پر واقع ہے اور یہان سے دور تک کا
نظارہ ہو سکتا ہے اور دار الطبع سرکار عالی بھی اس مین ہے۔

توپ کا سانچہ | چادر گھاٹ مین رومن کیتھلک گرجا کے قریب اس منہدم عمارت کے نشانات اب بھی
پائے جاتے ہین۔ پہلے یہان فرنچ علاقہ کی توپین اور بندوقین ڈھالی جاتی تھین۔ اسکو ریمنڈ کا
کارخانہ بھی کہتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ ریمنڈ (موسی رہمو) فرانسیسی افسر نے اعلیٰحضرت قدر قدرت
نظام علیخان بہادر کے عہد مین تعمیر کرایا تھا۔ ریمنڈ نے ۲۵ مارچ ۱۷۹۸ء ۱۲۱۳ھ کو انتقال کیا۔

آسمان گڑھ | اس عظیم الشان عمارت کا حال نواب سر آسمانجاہ کی سوانح عمری مین کتاب ہذا کے
اندر موجود ہے۔

مساجد

مکہ مسجد | یہ عظیم الشان مسجد سلطان محمد قطب شاہ کی یادگار ہے۔ کہتے ہین کہ سلطان نے ۱۰۲۳ھ
مین اسکا سنگ بنیاد رکھتے وقت مجمع کو مخاطب کر کے کہا کہ جس شخص کی نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی ہو
وہ اسکا بنیادی پتھر رکھہ سکتا ہے۔ مگر حاضرین سے کسی نے جرأت نہ کی اور سلطان نے بذات خود
سنگ بنیاد رکھا۔ تعمیر کے لیے ۲ ہزار معمار ۲ ہزار سنگ تراش اور ۴ ہزار مزدور۔ میر فیض اللہ بیگ
داروغہ اور انکا رنگیا چودھری المخاطب بہ ہنرمند خان کی نگرانی مین مقرر ہوئے۔ اس
مسجد مین جتنا پتھر لگا ہے اسکا بہت بڑا حصہ گگن پہاڑ سے لایا گیا تھا۔ یہہ پہاڑ حیدر آباد کے

جنوب مین ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مسجد کا طول ۱۲۰ فٹ اور عرض ۲۹ افٹ ہے۔
بلندی گو بہت زیادہ نہین مگر معہ کلس کے ۴ افٹ تک ہے۔ باہر کے چبوترہ کی پیمائش ۳۶۰
فیٹ ہوئی ہے۔ مسجد مین تین دالان ہین جن کے اندر ۱۵۔ اور باہر ۵ کمانین ہین اور اس کی
اوپر سو سو فیٹ کے اونچے دو مینار بنے ہوئے ہین تیار ہونے پر سلطان نے اسکا نام بیت العتیق
رکھا ہین اسکی تیاری کا حساب باوجود سخت کوشش کے نہین ملا۔ سلطان عبد اللہ اور سلطان
ابو الحسن تاناشاہ نے اپنے اپنے عہد مین اسکی درستی کیجانب توجہ مبذول فرمائی اور ۸ لاکھ روپیہ
تک صرف کیا۔ آخر الذکر بادشاہ یعنی ابو الحسن تاناشاہ کے عہد مین ۱۰۹۸ھ اس مسجد کا نام مکہ مسجد
رکھا گیا۔ جب شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے قطب شاہیہ سلطنت کو اپنے قبضہ مین کر لیا تو
اسکے متقی مزاج سے خاموش نہ بیٹھا گیا اور مسجد کے درستی کیجانب متوجہ ہوا۔ اس نے مسجد کے
گرد حصار تیار کرایا۔ اور حوض اور دروازہ بھی بنوایا۔ اس وقت مسجد کے سامنے کی رُخ پر بازو
مین جو دو مینار نظر آتے ہین وہ اورنگ زیب ہی کی یادگار ہین۔ عالمگیر نے اس مین کچھ ترمیم
بھی کرائی۔ بیچ کی کمان جہان امام کھڑا ہوتا ہے پہلے کھلی تھی مگر اس کے حکم سے چن دی گئی۔ اسکا
دروازہ پشت پر ہے۔ پشت کی دیوار مین بڑے بڑے پتھرون کے ساتھ ایک چھوٹا پتھر بھی
لگا ہوا ہے جو دیکھنے والون کو حیرت مین ڈالے بغیر نہین رہتا۔ اور لوگ اس کو بطور یادگار دیکھتے
ہین۔ عالمگیر نے مسجد کی اندرونی عمارتون پر چونہ کاری بھی کرائی اسکے سوا نماز کے اوقات معلوم
کرنے کے لیے اُس نے سنگ موسیٰ کی ایک دھوپ گھڑی صحن مین بنوائی اس پر اور دروازہ پر جو
تاریخ لکھی ہوئی ہے اُس سے ۳۶ سنہ جلوس یا ۱۱۰۴ھ نکلتا ہے اس مسجد کی تعمیر کے بارہ مین
اورنگ زیب کا جواب ع کار دنیا کسے تمام نکرد + ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔ جو مشہور ہے
ہمکو تعجب ہے کہ مندرجہ بالا تعمیر کے علاوہ اور وہ کونسی تعمیر تھی جسکا یہ جواب تھا۔
نواب افضل الدولہ بہادر کے عہد سے پہلے مسجد مین گچ کی ہوئی تھی۔ حضور موصوف نے
اسکے بجائے پتھر جڑوایا جس سے اس مین کسیقدر زیادہ پائداری آگئی۔ ہمارے اعلحضرت

زمانہ مین تو اس جانب خاص کوشش کی گئی۔ اور بہت سی ترمیمین ہوئین۔ اس مبارک عہد مین جانب جنوب ایک حوض بنایا گیا اور سنگ مرمر کے دو ممبر واعظ اور تکبیر کے لیے نئے تیار ہوئے صحن مسجد مین کٹھہرے بھی اسی زمانہ مین لگائے گئے۔ جن مین دو نفیس پھاٹک لگے ہوئے ہین بڑے پھاٹک کے بازو مین جو حوض تھا وہ آخر ذیحجہ ۱۳۱۰ء مین صحن کے دوسرے درجہ مین شامل کیا گیا۔ پہلے نمازیون کو وقت دیکھنے کی بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے ایک بڑی گھڑی خریدی گئی۔ اور نمازی عورتون کے پردہ کے لیے جالیان لگائی گئین جمعہ کی نماز اور خاص نمازون مین یہ جالیان ایک کمان مین لگادی جاتی ہین جس سے عورتون کو کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی مسجد کا اندرونی حصہ پرندون سے محفوظ رکھنے کے لیے باہر کمانون مین لوہے کی جالیان لگائی گئین۔ گو پہلے بھی جالیان لگی ہوئی تھین مگر ان سے پرندے اندر آجاتے تھے۔ جھاڑ وغیرہ سے تمام مسجد بقعہ نور ہے مگر تمام جھاڑون مین وہ جھاڑ سب سے ممتاز ہے جو مسجد کے وسط مین دو زنجیرون کے ذریعہ سے آویزان کیا گیا ہے۔ یہ جھاڑ نواب سر وقار الامراء بہادر اقبال الدولہ نے مسجد کو ہدیہ دیا متبرک مقامات کے نقشے اور مختلف خوشنویسون کے ہاتھہ کے لکھے ہوئے قطعات سے مسجد کی دیوارین سنورین ہین۔ صحن مسجد کے جنوب مین سلسلہ آصفیہ کے بہت سے حکمران اور ان کے اعزہ دفن ہین۔ اور دوسری سمت نشیبی درجہ مین بعض امراء کی قبرین ہین جانب جنوب امراء کی قبرون کے مقابل ایک حجرہ ہے جس مین موئے مبارک اور دوسرے تبرکات رکھے گئے ہین صحن کے آخری حصہ مین سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کے چند تخت رکھے ہوئے ہین جنہون نے مسجد کی شان کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ ان تختون کے نسبت عوام مین یہہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی مسافر اور غریب الوطن ان پر بیٹھہ جاتا ہے تو پھر حیدرآباد سے وہ نہین نکلتا۔ مسجد کی پشت پر ایک خانقاہ ہے جسمین حضرت محمد شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ خاموش رحمۃ اللہ رہتے ہین۔ اکثر درویش یہین آکر ٹھہرتے ہین۔ خانقاہ کے جنوب مین ایک دروازہ ہے۔

جسکا تعلق محلات شاہی سے ہے - اور شاہی جنازے اسی دروازہ سے لائے جاتے ہین کچھہ زمانہ پہلے نواب انور الدین خان شہید - اور اون کے بعد نواب محمد علیخان والاجاہ سنجانب سرکار متولی تھے - سنہ ۱۲۹۰ تک عزت یاور جنگ کے سپرد اس کا انتظام ہوا - اور اون کے بعد اُن کے فرزند خواجہ کریم الدین خان اور ضامن حسین خطیب سے متعلق رہا - ایں زمانہ مین ماہ صیام و ختم وغیرہ کا خرچ للعہ الما ، سے روپیہ تھا جو خزانہ عامرہ سے دیا جاتا تھا - ۱۲۹۱ مین اس مسجد کی صفائی اور درستی بماتحتی صفائی بلدہ بر بنار تحریک معتمد صرف خاص میر حسین علیخان منصبدار کے تفویض ہوئی سنہ ۱۳۰۳ف سے خدمت و حفاظت و دیگر لوازم ملت کی ادائی کے لیے سمہ لعہ یہ روپیہ حسب تفصیل دیے جاتے تھے تنخواہ للعہ سمہ سے روپیہ ماہ صیام السّے روپیہ رجب المعہ لہ مہ - ربیعین الہ سے علاوہ اسکے تعمیرات مین جو خرچ ہوتا ہے وہ علاوہ ہے -

نواب میر عابد علیخان بہادر عابد یار جنگ اس مسجد کے مہتمم ہین - ان کے تحت مین ایک مستقل عملہ مسجد کی درستی اور صفائی کے لیے مقرر ہے - محمد یاور جنگ اس کے خطیب ہین - نماز جمعہ کے لیے کئی امام مقرر ہین جو باری باری سے نماز پڑھاتے ہین - روزانہ نماز کے لیے جدا انتظام ہے مسجد کی حفاظت کے لیے لین اور پولیس کے سپاہیون کا پہرہ رہتا ہے غربا اور مساکین کے لیے ایک پلہ کی کچھڑی روز پکتی ہے لیکن اکثر ادہر ہی لوگ کھاجاتے ہین

مسجد چوک خواجہ عبد اللہ خان نے سنہ ۱۲۳۳ مین اس مسجد کو تعمیر کیا اور ابھی صدی پوری ہونے مین کئی سال باقی تھے کہ سنہ ۱۳۲۲ مین سرکار عالی کے جانب سے اسکے دونون بازو وسیع کیے گئے - اور آگے کے حصہ مین بھی کسیقدر گنجایش نکالی گئی گو اس سے مسجد کی خاص عمارت مین کافی جگہہ نکل آئی مگر صحن چھوٹا ہوگیا - اور حوض صحن مین مل گیا مسجد کے شمال مین حمام اور بیت الخلا بنا ہوا ہے - اسکی کرسی نہایت بلند ہے اور اسکے نیچے متعدد دوکانین ہین جن کے کرایہ سے مسجد کی درستی ہوتی رہتی ہے - دیگر اخراجات بھی اسی سے نکالے

جاتے ہین۔ اسکا تعلق سرکار عالی کے صیغہ امور مذہبی سے ہے۔ ہمین اسکا کچھہ حساب نہ مل سکا

مسجد افضل گنج یہ مسجد نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان کے عہد مین تعمیر ہوئی۔ ۲ ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ کو اسکا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسکا ماہانہ خرچ خزانہ صرف خاص سے دیا جاتا ہے۔ جس سے اسکی آراستگی مین بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ مسجد کے اندر ایک حوض بھی ہے جس مین پانی سیتارام پیٹھ اور ماں صاحبہ کے تالاب سے پہونچایا گیا تھا۔ درستی نہر کے لیے ابتدا اگرا صہ ماہانہ کا عملہ رکھا گیا۔ جو خزانہ صرف خاص سے دیا جاتا تھا۔ اب حسین ساگر سے بذریعہ نل آہنی پانی آتا ہے۔ اور مسافرون کے ٹھہرنے کے لیے چند حجرے بھی بنے ہوئے ہین۔ اسکے نیچے جو دوکانین ہین اُن کا کرایہ ۱۲۹۱ھ مین ما الف روپیہ تھا۔ یہ مسجد افضل المساجد بھی کہلاتی ہے اور دواخانہ افضل گنج کے قریب واقع ہے۔ خدام مسجد کی تنخواہ و مصارف ماہ صیام و ربعین کے لیے تقریباً للعہ سالانہ خزانہ صرف خاص سے مقرر ہین۔

جامع مسجد ہمین سب سے پہلے اس مسجد کا ذکر کرنا چاہیے تھا مگر افسوس ہے کہ اسکے حالات نہ مل سکے۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ ۱۰۰۶ھ مین سلطان قلی قطب شاہ نے زیر اہتمام نواب امین الملک الف خان تعمیر کرایا اور ۲ لاکھہ روپیہ صرف کیا۔ پہلے اسکے متعلق مدرسہ۔ حمام اور خانقاہ کی عمارتین تھین مگر اب آخر الذکر عمارتین موجود نہین ہین۔

عیدگاہ قدیم و جدید قدیم عیدگاہ سلطان محمد قطب شاہ کے عہد مین شہر سے جانب مشرق ۲ میل کے فاصلہ پر تعمیر ہوئی اور ابتک موجود ہے مگر حیدرآباد جیسے وسیع شہر کے لیے نہ تو ایک عیدگاہ کافی ہوسکتی ہے اور نہ وہ اتنی قریب ہے۔ اس ضرورت کو نواب سید ابو القاسم میر عالم مدار المہام نے محسوس کرکے اپنے تالاب میر عالم کے ساتھہ ہی ۱۲۲۱ھ مین اسکو بھی تعمیر کرایا اب عیدین کی نماز اسی مین ہوتی ہے۔

عاشور خانجات

شاہی عاشور خانہ ۱۰۰۳ھ مین سلطان محمد قلی قطب شاہ نے ۶۶ ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر کرایا۔ ۱۰۲۰ھ مین سلطان عبد اللہ قطب شاہ نے اس مین چینی کی نقاشی بھی کرائی

قطب شاہیون کی سلطنت کے بعد یہہ عاشور خانہ ایک مدت تک گاڑی خانہ کی طور پر استعمال ہوتا رہا۔ تقریباً ۱۱۹۹ھ مین نواب نظام علیخان بہادر غفران مآب نے میر نوازش علیخان کی تحریک پر اسکو اصلی حالت مین لانے کا حکم دیا علم استادہ کرائے اور اخراجات کے لیے ۱۲ ہزار سالانہ کی جاگیر مقرر کی۔

نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل نے ۲ ہزار روپیہ سال نقد کا اور اضافہ کیا ۱۲۵۰ھ مین نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل مع محلات مبارک اس عاشور خانہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ ایک دیوانہ نے ان پر قرابین کے فیر کا قصد کیا مگر گرفتار ہوا۔ اور ہاتھی کے پاؤن سے بندھوا کر مروا دیا گیا۔ عاشور خانہ کی اندرونی دیوار پر لکڑی کے تختے لگے ہوئے ہین جن پر نقاشی کا کام نہایت نفاست کے ساتھ کیا گیا ہے۔ محرم مین یہہ عاشور خانہ سجایا جاتا ہے ۱۰۲۳ھ مین جب حیدرآباد مین وبا کثرت کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی۔ اُس وقت باعث برکت خیال کر کے سلطان محمد قلی نے اسے تعمیر کرایا تھا۔

عاشور خانہ و مقابر نوابان کلیانی۔ اس وسیع مقبرہ کو نواب صاحبان کلیانی نے بنوایا اور ایک بارہ دری کے سوا کئی چھوٹے بڑے مکانات بھی تعمیر کرائے منجملہ ان کے ایک مسجد بھی ہے وسط مین ایک عاشور خانہ ہے جہان محرم مین علم استادہ کیے جاتے ہین۔ اسکے اندر اس قدر قبرین ہین جسکی وجہ سے علم باہر استادہ کیے جاتے ہین۔ علاوہ برین عاشور خانہ کی چھت بھی منہدم ہو گئی ہے۔ مگر دیوارون پر جو پچی کاری کی گئی تھی اس کی چمک دمک اب بھی ویسی ہی باقی ہے۔ اسکی تعمیر کا سنہ ایک لکڑی کے تختہ پر نمایان حرفون مین ۱۲۰۹ھ کندہ ہے۔ یہ سب عمارتین میر جملہ کے تالاب کے روبرو واقع ہین۔

تالاب حسین ساگر۔ یہ تالاب سلطان ابراہیم قطب شاہ کے عہد مین حسین شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام ۹۶۵ھ مین تیار ہوا۔ اور مہتمم کے نام سے موسوم ہوا اسکی تعمیر مین ۲ لاکھ یعنی پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اس تالاب کا بند اتنا مضبوط ہے کہ گھوڑے۔ گاڑی۔ ہاتھی اس پر سے

آجا سکتے ہین - تالاب مین کئی نالون کے ذریعہ سے پانی آتا ہے - منجملہ ان کے ایک نالہ وہ ہے جو حسین شاہ ولی رح کی درگاہ سے گذرتا ہوا اس مین گرتا ہے - یہ نالہ ۱۲۷۲ھ مین کھدنا شروع ہوا اور ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ کو اس کے ذریعہ سے موسی ندی کا پانی تالاب مین جانا شروع ہوا - اسکی تیاری مین ... روپیہ صرف ہوا - ۲۷ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ مین سکندر آباد کوتوالی کے ناکہ کے قریب سخت بارش ہوئی اور تالاب بھر گیا جسکی وجہ سے بند ٹوٹ گیا تھا - مشیر آباد اور باغ لنگم پلی کے پل ٹوٹ گئے اور باغ کے ایک گوشہ کو نقصان پہونچا - مصنوعی چوبی پل زیر تالاب جو اُس وقت بنایا گیا تھا اُس کے بعد زائد پانی گذرنے کے لیے سنگ بستہ اور کمانین تیار کی گیئن - شوال ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۷ء مین رزیڈنسی مین آب رسانی کے کام کی ابتدا ہوئی اور جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ ۱۸۸۸ء مین ختم ہوا - پانی صاف کرنے کے لیے ۳۹۷۸ مربع فیٹ کے چار فلٹر نار این گوڑہ مین بنائے گئے - اور پانی کا ایک خزانہ بھی تیار ہوا - اسمین ۳۲ ہزار گیلن پانی رہسکتا ہے - جو ۱۶ ہزار آدمیونکو دو دن کے لیے کافی ہے - رمضان ۱۳۰۷ھ ۱۸۹۰ء مین چادر گھاٹ مین نل بچھنے شروع ہوئے اور ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء مین کام ختم ہوا - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء مین نلون کے ذریعہ سے پانی آنا شروع ہوا - ۱۳۱۱ھ مین کوتا لبستی تک نل پہونچائے گئے - گورنمنٹ نظام کے خزانہ سے ... روپیہ صرف ہوئے - ۱۳۰۹ھ مین نل کے ذریعہ سے اس تالاب کا پانی اندرون بلدہ مین پہلی پہل ٹیپو خان کی مسجد مین پہونچایا گیا - پھر حویلی قدیم اور دار الشفا تک اسکو وسعت دی گئی - سکندر آباد مین بوٹ کلب ہے - اسکے سوا اور لوگون کے بھی کشتیان پڑی ہوئی ہین - یہ سیر اور تفریح کا اچھا مقام ہے - ۱۷ اکٹوبر ۱۹۰۳ء ۱۳۲۰ھ کو کثرت بارش سے تالاب کا بند ٹوٹ جانیکا اندیشہ تھا - مگر شاہ پور واٹری کے روبرو اور دوسرے مقامات سے نالیون کے ذریعہ سے زائد پانی نکالدیا گیا -

تالاب میر جملہ سلطان ابو الحسن تانا شاہ کے عہد مین میر جملہ نے سنہ ۱۰۱۶ھ مین تعمیر کرایا -

سنہ ۱۳۲۶ھ مین کثرت بارش کیوجہ سے تالاب لبریز ہو کر چادر کے پانی کے زور سے وہ ٹوٹ گیا -

یہ تالاب شہر کے گوشہ جنوب مین واقع ہے - اس مین صرف برسات ہی کا پانی بہرتا ہے
اور آب وہوا کے خراب ہونے کی وجہ سے پانی ایک نالہ کے ذریعہ سے نکالدیا جاتا
ہے - سنہ ۱۳۰۵ھ مین اسکا بند ٹوٹ گیا - جس سے شہر کے نشیبی محلون کو نقصان پہونچا -
ہمین اسکے متعلق اس سے زیادہ کچھہ معلوم نہین ہوا -

تالاب میر عالم | یہ تالاب میر ساگر بھی کہلاتا ہے - سنہ ۱۲۲۱ھ مین سید ابو القاسم میر عالم مدار المہام نے
زمین خرید کر کے اس تالاب کو راجہ کندہ سامی کے والد کی معرفت بنوایا - اسکی تعمیر وغیرہ مین
۲۲ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا - اسکا بند اس خوبصورتی سے کمان نما بنایا گیا ہے کہ کسی کو اسکی
مضبوطی مین شک نہین ہوسکتا - اس کا سلسلہ حضرت میر مومن کی پہاڑی تک ہے یہ تالاب
۷۵۰۰۰۳۰ مکعب گز زمین پر ہے - اس مین ۴۷۰۰۰۰۰۰۰ گیلن پانی کا اندازہ کیا
گیا ہے - پہلے اس تالاب سے شہر حیدر آباد کا ایک بہت بڑا حصہ سیراب ہوتا تھا اسکا طریقہ
یہہ تھا کہ ایک نالہ کے ذریعہ سے جوڑوان حوض مین پانی آتا تھا - اور وہان کے پختہ نالیونکے
ذریعہ سے تقسیم ہوتا تھا مگر اس کے باعث شہر کو گندلا پانی پہونچتا تھا اور ہر دم آبادی کو
بیماری کا خوف لگا رہتا تھا - اس لیے سنہ ۱۳۱۴ھ مین شہر کے لیے بھی آہنی نل تجویز ہوی - اور
تالاب کے قریب بڑے بڑے حوض بنائے گئے گورنمنٹ نظام کا اس پر [illegible] روپیہ
صرف ہوا - اب نصف سے زیادہ شہر اس تالاب سے سیراب ہوتا ہے - مہاراجہ چندو لعل
کی بارہ دری کے قریب ہزارہا روپیہ کے صرف سے پانی صاف کرنے کے لیے ایک حوض کی
تعمیر شروع ہوئی تھی مگر اسکا کام ناتمام پڑا ہوا ہے - تالاب مین پانی پہونچانے کے لیے
کئی نالے موسی ندی سے لائے گئے ہین سرکاری اور سالار جنگ بہادر کے اسٹیمرون کے
سیوائے اور بھی بہت سی کشتیان اس مین پڑی ہوئی ہین - جن پر یورپین اور ہندوستانی
امرا اجازت حاصل کرنے کے بعد تفریح کرتے ہین - چھوٹی چھوٹی کشتیان کرایہ پر بھی چلتی
ہین - اس تالاب کے قریب ہی رکن الدولہ بہادر مرحوم کا بم ہے - یہ بم ایک پہاڑی کے

دامن میں سنہ ۱۲۹۸ھ میں تعمیر ہوا تھا۔ اعلیحضرت اور امرائے حیدرآباد اس کا پانی استعمال کرتے ہیں جو بمبوں کے ذریعہ سے آتا ہے سنہ ۱۳۱۷ھ میں یہ بمبوں کا پختہ بنایا گیا اور پانی صاف کرنے کے لیے فلٹر لگایا گیا۔ اس پر ایک منصبدار کے اہتمام میں سرکاری پہرہ قایم ہے

عمدہ ساگر۔ | یا آسمان ساگر سنہ ۱۳۰۸ھ میں تیار ہوا۔ نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اس کے کل اخراجات اپنے جیب خاص سے دیے۔ تیاری میں [illegible] روپیہ صرف ہوا۔ اس کے قریب ہی ایک مکان بھی تعمیر کرایا جو ایک پُرفضا مقام پر واقع ہے۔ اس تالاب سے شمشیر گنج اور شاہ علی بنڈہ تک نل پہونچائے گئے ہیں۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ میں نلوں کے ذریعہ سے پانی پہونچایا گیا۔

سرور نگر کا تالاب | پہلے اسے سنگ راج کا تالاب کہتے تھے۔ مگر جب سرور افزا بائی (منکوحہ نواب ارسطو جاہ نیر الملک بہادر مدار المہام) نے سنہ ۱۲۰۸ھ میں سرور نگر آباد کیا تو یہ تالاب بھی اُنھیں کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی آب و ہوا صحت بخش ہے۔

باغ عامہ | اس مقام پر جہاں اب ایک چمن کھلا ہوا ہے۔ پہلے بالکش کا باغ تھا جس میں ہوٹل کے سوا اور چند قسم کے درخت بھی لگے ہوئے تھے۔ سنہ ۱۲۸۷ھ میں اس باغ کی تیاری شروع ہوئی اور ہماہ روپیہ کے خوش رنگ درخت خریدے گئے۔ اُس کے ساتھ ہی عملہ کا تقرر ہوا۔ ۱۱ شوال مذکور کو فرحت محل سے لوہے کا بنگلہ اُٹھوا کر یہاں نصب کیا گیا۔ سنہ ۱۲۸۸ھ میں اس پر بحساب روپیہ کی ایک گرانقدر رقم خرچ ہوئی۔ اسکے بعد پوری تیاری تک سہ ہزار ماہانہ صرف ہوتا رہا۔ پہلے مختلف انجنیر مقرر رہے مگر اُس کے کام کا اختتام مسٹر ویلکنس انجنیر کے ہاتھوں سنہ ۱۲۹۱ھ میں ہوا۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷ھ میں ایک سنگین چبوترہ بنایا گیا جہاں اعلیحضرت فلک قدرت نے رعایا کے جانب سے اپنے سالگرہ مبارک کی تقریب میں اڈریس قبول کیا۔ جب حضور پرنور ذیحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ میں دربار دہلی سے واپس تشریف لائے تو شہر کے ساہوکاروں اور رعایا کے چندہ سے اس چبوترہ کو وسعت دی گئی اور اس پر ایک ٹین کا منڈوا چھایا گیا۔ جس میں ۱۰ ہزار روپئے باغات

صرف ہوئے۔ یکم شعبان ۱۳۲۲؁ھ کو سرکار عالی نے اس مقام کو دربار ہال قرار دیا۔ اور وسیع پیمانہ پر اس کی تعمیر شروع ہوئی یہ کام اوایل شوال ۱۳۲۳؁ھ مین اختتام کو پہونچا۔ اور عام چندہ سے اس پر ... ہزار روپیہ صرف ہوا۔ اسی سنہ مین بعد دربار چہل سالہ سالگرہ مبارک باغ عام مین بہ اہتمام نواب لیاقت جنگ بہادر اول تعلقدار نمایش کھولی گئی اور تین ماہ تک رہی ٹاون ہال کا سنگ بنیاد اعلیٰحضرت بندگانعالی نے اپنے دست مبارک سے ۲۷ شوال ۱۳۲۳؁ھ روز دوشنبہ کو رکھا۔ یہ ہال حضور پرنور کی چہل سالہ سالگرہ کی یادگار مین رعایائے حیدرآباد کیجانب سے بنایا گیا ہے۔ سنگ بنیاد مین حیدرآباد کے موجودہ سکے اور ۱۹ شوال ۱۳۲۳؁ھ کا روزانہ اخبار مشیر دکن کا پرچہ رکھا گیا باغ عام مین دو تالاب بھی ہین۔ جن مین حسین ساگر سے پانی آتا ہے اس باغ کی نگرانی معتمدی تعمیرات کے متعلق ہے۔ ۱۳۱۵ف مین ... صاحب خرچ ہوئے۔ اور ۱۴۲ نفر ملازم تھے۔ اس مین قدرت کے مختلف مناظر دکھائے گئے ہین۔ کھین پہاڑی کھین سبزہ زار کھین پانی جنگل غرض عوام کی تفریح کے لیے یہہ ایک نہایت نفیس مقام ہے طرح طرح کے پھول مشام جان کو معطر کرتے ہین اور قسم قسم کے جانورون کی خوش الحانیان فیاض قدرت کے صفات پر دال ہین۔ باغ مین درندے۔ چرندے۔ پرندے۔ غرض ہر قسم کے جانور موجود ہین جو مختلف ممالک اور مختلف مقامات سے منگائے گئے ہین۔ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو بیانڈ کی سریلی آواز لوگون کو اپنی جانب مائل کرتی ہے۔ ۱۹۰۸؁ء مین محل سیف آباد سے بیانڈ اسٹانڈ لاکر نصب کیا گیا صرف اس کے نصب کرنے اور رنگ امیزی مین ۴ ہزار روپیہ صرف ہوئے۔

باغ لنگم پلی سلطان عبداللہ قطب شاہ نے اس باغ کو اپنی تفریح کے لیے تیار کرایا اور اس پر ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اسکی بعد کی تاریخ ہمین معلوم نہین ہوئی۔ نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل نے کپتان سیڈن ہیام کے اہتمام سے اس مین چند عمارتین تیار کرائین ۹ شعبان ۱۲۷۸؁ھ کو نواب افضل الدولہ بہادر غفران منزل نے نواب سرخورشید جاہ بہادر کو

عنایت فرمایا۔ آپ نے اُسے طرح طرح کے شیشہ آلات سے سجایا اور مختلف جانور رکھے آپ کی زندگی مین اسی باغ مین جلیل القدر انگریزون کو دعوتین اور ڈنر دیئے جاتے تھے۔ گورنر جنرل۔ کمانڈر انچیف اور بڑے بڑے انگریز اس باغ مین مدعو ہو چکے ہین اس کے وسیع حوض مین سکندر آباد کے تالاب سے پانی آتا ہے۔ جو زمین کے ایک بڑے قطعہ کو سیراب کرتا ہے۔ باغ کے نیچے جو زمین ہے اُس مین کاشت ہوتی ہے۔ اس کی آمدنی اور کلالی کا محاصل دس ہزار کے قریب ہے۔ پہلے اس کی چہار دیواری درستی کی حالت مین تھی مگر افسوس ہے کہ اب وہ جا بجا سے شکستہ ہو گئی ہے۔ اور حوض کا بھی ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے۔

باغ جہان نما یہہ باغ نواب شمس الامرا امیر کبیر نے ۱۲۳۸ھ مین بلدہ سے مغربی اور جنوبی سمت فتح دروازہ اور دروازہ علی آباد کے قریب چشمہ بی بی پر بنوایا۔ پہلے یہان ایک میدان تھا جو سرکار عالی سے خریدا ۱۲۴۶ھ مین جہان نما کا بڑا مکان اور بازار تیار ہوا۔ اس کی تیاری اور آراستگی مین ۵ لاکھ روپیہ کے قریب صرف ہوا۔ سنہ مذکور مین شمشیر گنج بھی تعمیر ہوا۔ اب یہہ باغ نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم کے علاقہ مین ہے اور اس کے قریب اُنکی باقاعدہ فوج رہتی ہے۔ باغ کے شباب کے زمانہ مین سیاح اسے دیکھنے آیا کرتے تھے۔

بشیر باغ۔ حیدر آباد کے سیاحون مین بہت کم ایسے لوگ ہونگے جو اسے نہ دیکھتے ہون اسکے تفصیلی حالات (جہان تک مل سکے) نواب سر آسمانجاہ بہادر کی سوانح عمری مین لکھے گئے ہین۔ یہان اُن کے دُہرانے کی ضرورت نہین ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ کو جب ڈیوک آف کناٹ کمانڈر انچیف افواج بمبئی یہان تشریف لائے تھے تو سرکاری طور پر اسی باغ مین ٹھیرائے گئے تھے۔ یہ باغ شہر سے شمالی اور مشرقی سمت حسین ساگر کے قریب ہے۔

گھنٹہ گھر اس شہر مین متعدد گھنٹہ گھر ہین جو اعلیحضرت بندگانعالی کے عہد معدلت مہد مین تعمیر ہوئے ہین افضل گنج کے پل کے ساتھہ اُسکے گھنٹہ گھر کا ذکر ہو چکا ہے اسیطرح چارمینار کی گھڑیون کے متعلق بھی کچھہ لکھا گیا ہے۔ اب جو باقی ہین اِن کو ذیل مین درج کرتے ہین۔

فتح میدان کا گھنٹہ گھر قبل ازین کہ ہم گھنٹہ گھر کے متعلق کچھہ لکھین یہ مناسب سمجھتے ہین کہ اس تاریخی میدان کے حالات بھی قلمبند کردین - اس میدان کی وجہ تسمیہ یون بیان کیجاتی ہے کہ جب شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے سلطان ابوالحسن تاناشاہ پر یہان فتح پائی تو اسکا نام فتح میدان رکھا - اُس زمانہ سے صدیون تک یہ میدان بالکل ویران اور غیر آباد رہا - مگر سر سالار جنگ اعظم نے اس کے جانب توجہ کی اور ایڈجوٹینٹ رول صاحب کی تحریک پر ۱۷ رجب سنہ ۱۲۷۶ھ کو یہان پہلے پہل قواعد ہوئی - سنہ ۱۲۸۰ھ مین فوج باقاعدہ کے سرکردہ میجر راک نے اسکو درست کرایا - جب کرنل نیول کمانڈر افواج ہوکر آئے تو انہون نے اسکی درستی مین سرگرمی ظاہر کی اور بریگیڈ آفس کے ۵۰ سپاہیون سے جو ڈبوکے نام سے پکارے جاتے تھے سنہ ۱۲۹۶ھ مین کام شروع کیا - یہ کام کئی سال تک جاری رہا جب کسیطرح ختم ہوتا نظر نہ آیا تو سرکار عالی سے ۱۶ ہزار روپیہ کی منظوری لی اور سنہ ۱۳۰۱ھ مین اسکو تعہد کے ذریعہ سے ختم کیا - کچھہ کام اور باقی رہا تھا کہ اس کے لیے ۲ ہزار روپیہ کی منظوری حاصل کرکے کام بالکل ختم کردیا - اس مرتبہ میدان کے گرداگرد ۵۰۰ سو روپیہ کے مزید صرف سے درخت لگائے گئے - نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج کے زمانہ مین میدان کے چارون طرف لکڑی کے کٹہرے لگائے گئے اور ایک جانب سڑک کا کچھہ حصہ میدان مین شامل کیا گیا - ۱۱ رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ (۱۸۹۹ء) کو سیٹھہ راجہ رام گوپال تعہد دار نے اپنے ذاتی صرفہ سے مبلغ عہ (۵۰۰۰) روپیہ لگاکر ایک مکان تیار کرایا - اور ۲۳ رجب سنہ ۱۳۱۷ھ (۱۸۹۹ء) کو اعلیحضرت قدر قدرت نے خود اپنے دست مبارک سے اسکا افتتاح فرمایا - اسکے بعد نواب افسر الملک بہادر نے مکان مین کچھہ اور بیشی کی اور اسکا ایک درجہ اور بڑھایا - ہر قسم کے مردانہ کھیل زیادہ تر اسی میدان مین ہوتے ہین - اب ہم فتح میدان کے گھنٹہ گھر کے جانب متوجہ ہوتے ہین - ۱۷ صفر سنہ ۱۳۲۲ھ کو اس گھنٹہ گھر کا بنیادی پتھر نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر وزیر افواج نے رکھا - اور تعمیر کا کام سیٹھہ راجہ رام گوپال تعہد دار کے ذریعہ سے شروع ہوا اس کی تعمیر مین

للو پچیس ہزار روپیہ صرف ہوئے۔ اور یہہ رقم نواب ظفر جنگ بہادر نے اپنے جیب خاص سے مرحمت فرمائی۔ ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ کو بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت بندگان حضور نے اس گھڑی کا افتتاح فرمایا۔

گھنٹہ گھر چوک۔ اگر ہم صرف گھنٹہ گھر کا ذکر کرین تو ہمارا بیان نامکمل رہیگا۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے چمن اور مارکٹ کا تذکرہ بھی کردین۔ جس مقام پر بازار تیار ہوا ہی وہان پہلے صاحبزادہ نواب شرف الدولہ بہادر کی حویلی اور چند دوکانین تھین جن کا کرایہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آتا تھا سر سالار جنگ اعظم نے شہر کی درستی اور صفائی کے زمانہ مین اسے لے لیا۔ اور اس کے عوض اسی قدر ماہوار کا منصب صاحبزادہ صاحب کے نام خزانہ شاہی سے جاری کردیا گیا۔ ۱۲۹۰ھ مین اسکی تعمیر شروع ہوگئی اور ۱۲۹۳ھ مین ختم ہوئی۔ جس مقام پر باغ واقع ہے وہان پہلے ایک غلیظ نالہ تھا۔ اور روز ان مین مختلف قسم کی معمولی تجارت وہان ہوتی تھی صبح سے ۱۲ بجے تک گھوڑے وغیرہ اور پھر پارچہ کی فروخت ہوتی تھی۔ مارکٹ کے ساتھ ہی یہہ چمن بھی تیار ہوا۔ دونون پر [illegible] ہزار روپیہ صرف ہوا اور کام مسٹر فیروز شاہ پالنجی کے زیر اہتمام ختم ہوا۔ اس مین مسجد کے جانب کرامت شاہ جمعدار علاقہ صرف خاص اور ان کی بیوی کی دو قبرین ہین۔ جمعدار صاحب نے جمادی الاول ۱۲۸۳ھ مین انتقال کیا۔ ایسے مقام پر جہان مسجد بازار اور چمن ہو کسی ایسی چیز کی ضرورت تھی کہ اسکی خوشنمائی مین اضافہ کرے۔ اس لیے نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اس ضرورت کو محسوس کرکے ایک گھنٹہ گھر بنانا تجویز کیا۔ ۱۳۰۸ھ مین اسکا کام شروع ہوا اور ۱۳۱۰ھ مین ختم ہوکر اسی سال رمضان مین گھڑی لگادی گئی۔

گھنٹہ گھر راجہ رائے رایان بہادر۔ ۱۰ صفر ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۰۴ء کو راجہ صاحب موصوف نے اپنی دیوڑھی کے روبرو ایک جدید پھاٹک تعمیر کرایا اور اُس کے اوپر ایک گھڑی

---

۱ اب جانور شاہ علی بنڈہ کے قریب گردین فروخت ہوتے ہین جسکو گھوڑون کا چوک بھی کہتے ہین۔

لگائی۔ اس کی تعمیر مین للعمسا عہ خرچ ہوئے۔

گھنٹہ گھر رزیڈنسی ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۵ء مین ہسپتال کے روبرو گھنٹہ گھر تعمیر ہوا۔ گھڑی نصب ہونے کی تاریخ معلوم نہین ہوئی اور نہ صرفہ کے متعلق کیفیت ملی۔ ان کے سوا شاہ پور واڑی مین اور نواب فخر الملک بہادر وزیر عدالت کی دیوڑہی پر بھی ایک ایک بڑی گھڑی لگی ہوئی ہے[۱]

سرائے

سرای میان مشک یہہ شخص قطب شاہی خواجہ سراؤن سے تھا۔ اپنے فیاض دل حکمرانون کے طرح اُس نے بھی فیاضی پائی تھی عوام کی آسایش کا خیال کر کے اُس نے قدیم پل اور ساہوکاری کاروان کے درمیان سرائے تعمیر کرائی اور اسمین ایک مسجد بھی بنائی۔ دونون کی تعمیر ۱۰۳۲ھ / ۱۶۲۲ء مین ختم ہوئی یہی سنہ مسجد کے دروازہ پر بھی کندہ ہے۔ میان مشک کا مقبرہ بھی اسی سرائے مین ہے۔ آجکل یہہ سب کہنگی کی حالت مین ہین۔ میان مشک نے عطاپور مین مشک محل کے نام سے ایک محل بھی تعمیر کرایا تھا۔ جو اب بھی شکستہ حالت مین موجود ہے

سرای بو اہیر اسکی تعمیر کا سنہ معلوم نہین ہوا۔ مگر یہہ قطب شاہیون کی تعمیرات سے ہے۔ اور جب نواب میر نظام علیخان آصف جاہ ثانی بندر سورت سے حیدرآباد مین تشریف فرما ہوئے۔ تو بو اہیر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ انہون نے اسی جگہہ قیام کیا۔ اُسوقت سے یہہ سرائے بو اہیر مشہور ہوگئی۔ اب اسمین مسافر وغیرہ نہین ٹھہرتے ہین اور نہ کوئی مسافرون کے ٹھہرنے کا انتظام ہے۔ بلکہ بو اہیر کی قیام گاہ مستقل ہے وہی رہتے ہین اور ان ہی کے قبضہ مین ہے

ٹیپو خان کی سرائے یہہ سرائے حیدرآباد اسٹیشن کے قریب عام چندہ سے ٹیپو خانصاحب بہادر حضور کی چابک سوار کے اہتمام سے تیار ہوئی اس مین ایک مسجد بھی ہے۔ دونون کا کام ۱۳۰۴ھ مین ختم ہوا۔ اسٹیشن کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے مسافرون کو آرام ملتا ہے۔ اور ہر مذہب و ملت کے آدمی اُس مین ٹھہرتے ہین۔ اور حیدرآباد مین بھی ایک چھوٹی سی سرائے ہے

متفرقات

متفرق عمارات سرکاری و غیر سرکاری جن کے متعلق حال نہ معلوم ہو سکا۔ اُن کا اندراج ذیل مین کیا جاتا ہے۔

[۱] نواب سرور الملک بہادر کی دیوڑہی واقع چیچل گوڑہ پر بھی ایک گھڑی لگی ہوئی ہے۔

کوٹھی لستم جی ۱۲۴۱ھ (۱۸۲۵ء) مین بھی لستم جی مہرجی کی کوٹھی جسکو نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے خریدا کے موجود ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اب یہہ عظیم الشان عمارت کوٹھی نواب محسن الملک کے نام سے مشہور ہے۔

پبلک ورکس آفس ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۱ء) کو اسکی تعمیر (نارائن گوڑہ) شروع ہوئی اور ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ء) مین ختم ہوئی یہہ مکان سرکاری ہے اور وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

کپتان کلارک کا بنگلہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۱ء) مین اسکی تعمیر شروع ہوئی۔ ایڈن گارڈن کے نام سے مشہور ہے اور سرکاری بنگلہ ہے۔ نواب افسر الملک کی زیر نگرانی ہے۔ کرنل مارشل صاحب جب تشریف لائے تھے تو یہین مقیم رہے تھے۔ اور دوسرے روسا جو ہندوستان سے بغرض سیاحت تشریف لاتے ہین وہ بھی اکثر یہین مقیم ہوتے ہین۔

شاہ پور واڑی ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ء) مین تعمیر ہوئی۔ اس خوبصورت عمارت کے مالک خان بہادر شاہ پور جی ایڈلجی چینائی ہین

کبوتر خانہ شاہی ۱۳۱۷ھ مین کبوتر خانہ جدید شاہی جو مکہ مسجد کے شمالی دروازہ کے مقابلہ مین واقع تھا وہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر کی مکان کی تعمیر کے لیے توڑ دیا گیا۔

کمان شیخ فیض - یہہ کمان بیرون یاقوت پورہ ۱۲۷۶ھ مین تعمیر ہوئی اسی سنہ مین اسی کے قریب مسجد لعل محمد بھی تعمیر ہوئی۔ کمان درمیان سے تڑق گئی تھی۔ اور مخدوش حالت مین تھی اسوجہ سے ۵ رجب ۱۳۲۶ھ کو منہدم کر کے اُسی جگہہ دوسری کمان محکمہ صفائی سے بنائی گئی

سوسائٹیان۔ انجمن۔ کلب۔ کتب خانے

فصل ۲ پہلے ہمارے ملک مین کوئی انجمن یا سوسائٹی نہ تھی مگر ہم کہہ سکتے ہین کہ اُن اغراض کو جو اس قسم کی سوسائٹیون سے حاصل ہوتے ہین دوسرے ذرایع سے پورے کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق ہم کسی قدر دینی مراسم کو ناظرین کتاب کی خدمت مین پیش کرینگے چنانچہ مسلمانون مین شارع علیہ السلام کے مقرر کیے ہوئے بعض قاعدے ایسے ہین جن کے مفید ہونے مین کسی کو کلام نہین۔ مثال کی طور پر اگر نماز ہی کو لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ

مسجد مین قرب وجوار کے مسلمان باشندے دن مین ۵ مرتبہ تبادلہ خیالات کر سکتے ہین نماز جمعہ سے یہہ فائدہ متصور ہے کہ شہر کے باشندے جمع ہو کر اپنے دینی بھائیون سے بات چیت کا موقع حاصل کر سکین۔ نماز عیدین شہر کے سوا بہت سے بیرونی مقامات کے احباب اور اعزہ سے ملنے کا خاص ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہمارے اہل ہنود مین پہلے قاعدہ تھا کہ گاؤن قصبہ یا شہر کے رہنے والے شام کو مقامی دیول مین جمع ہو کر عبادت الٰہی بجا لاتے اور اپنے عزیزون اور دوستون سے تبادلہ خیالات کرتے تھے مقامی میلون سے بھی اسی قسم کے بہت سے اغراض پورے ہوتے تھے۔

چند روز سے یورپ مین ترقی نے ہمارے اہل ملک کی آنکھون کو چوندھیا دیا ہے خدا نے جن لوگون کو چشم بصیرت عطا کی ہے وہ مذہبی مراسم ادا کرنے کے ساتھ ہی ملکی ترقی کے لیے انجمن کلب اور سوسائٹیان بھی قایم کرتے ہین۔ بعض حضرات صرف مذہبی معاملات ہی سے اپنی دلچسپی ظاہر کرتے ہین اور ملکی ترقی اور بنی نوع انسان کی مدد ہی کو پرمیشور کی عبادت تصور کرتے ہین۔ غرضکہ ہندوستان کے جس حصہ کو دکن یا قلمرو نظام کہتے ہین اس مین جہان علمی دلچسپیون سے عام بیخبری ہے وہین انجمنون اور سوسائٹیون کے متعلق بھی ملک کا ایک بہت بڑا حصہ لاعلم ہے۔ یہہ لوگ نہ تو پرانی روش پر مسجدون اور مندرون مین جانے کی تکلیف گوارا کرتے ہین اور نہ نئی وضع کی انجمنون مین شریک ہوتے ہین۔ باوجود اس بےخبری کے یہان کچھہ لوگ ایسے بھی ہین جنھون انجمنین قایم کی ہین ہم انکی مختصر حالات سی ناظرین کو مطلع کرتے ہین۔ مگر ہمین افسوس سے لکھنا پڑتا ہی کہ یہہ انجمنین صرف نام کی ہین اور اپنی عملی کام اور اغراض ومقاصد کو پورا کرنے سے کوسون دور ہین

حیدرآباد ریڈنگ روم اینڈ لائبریری
اعلیٰحضرت قدر قدرت کے تیئیسوین جشن سالگرہ مبارک کی یادگار مین ۱۷ مہر ۱۳۰۷ف کو قایم ہوئی ۱۳۱۴ف مین اس لائبریری مین ۱۰۰ ممبر تھے۔ جن کے چندہ سے لائبریری کو ۵۰ ؎ ماہانہ وصول ہوتے تھے۔ ریڈنگ روم اور لائبریری ابتک قایم ہے۔ مگر سرکار سے اسکو کوئی امدادی رقم نہین ملتی۔ لائبریری مذکور راجہ راگھوتم راؤ کے مکان مین قریب ڈیوڑھی

مہاراجہ مدارالمہام بہادر) واقع ہے۔

نظام کلب

حضرت اقدس واعلی کی حکمرانی کی یادگار مین ۱۷ آبان ۱۲۹۳ف (۱۳۰۱ھ) کو قایم ہوا۔ کلب کے قواعد کی رو سے وزیراعظم اس کے صدر نشین ہوتے ہین۔ فی الحال مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پریسیڈنٹ اور نواب فخرالملک بہادر وائس پریسیڈنٹ سکرٹری نواب حاکم الدولہ بہادر اور جائنٹ سکرٹری نواب خدیو جنگ بہادر ہین۔ ۱۳۱۴ف مین ممبرون کی تعداد (۷۵) تھی جن مین سے مقامی ممبرون سے ۵ ماہوار اور بیرونی ممبرون سے ایک روپیہ ماہوار چندہ لیا جاتا تھا۔ ۱۳۲۴ء مین کلب کے لیے سیف آباد مین مکان خرید اگیا۔

ینگ مینس امپروونٹ سوسائٹی۔

یہہ سوسائٹی ۲۶ فروری ۱۸۷۹ء کو چادرگھاٹ مین قایم ہوئی افتتاح کے دن ۲۶ ممبرون نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا۔ ۸ اگسٹ ۱۸۸۶ء کو نواب میر لایق علیخان سالارجنگ ثانی مدارالمہام کی جانب سے اُن کے چھوٹے بہائی نواب منیرالملک معین المہام نے سوسائٹی کے مکان کا افتتاح کیا۔ یہہ مکان رزیڈنسی کلاک کے ٹاور کے قریب ایک عمدہ موقع پر نہایت خوش نما بنا ہے۔ ۱۹۰۵ء مین ممبرون کی تعداد ۱۵۸ تھی جن مین بشیتر ہندو اور اکثر مسلمان عیسائی۔ اور پارسی تھے۔ سوسائٹی مین شریک ہونے کے لیے کسی مذہب کی قید نہین ہی ۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء روز پنجشنبہ کو سوسائٹی کے مکان کے سامنے کرنل بار رزیڈنٹ حیدرآباد کی صدارت مین فوارہ کا افتتاح ہوا۔ یہہ فوارہ میجر ہیگ اول مددگار رزیڈنٹ حیدرآباد کی یادگار مین تعمیر ہوا تھا۔

سائیکل کلب

۹ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ روز جمعہ کو نواب سرخورشید جاہ مرحوم کے جلوخانہ مین نواب ظفر جنگ شمس الملک مرحوم کی سرپرستی مین یہہ کلب قایم ہوا۔ آج کل اسمین سائیکل یا اس قسم کی دوسری چیزون مین سے کچھہ بھی نہین ہے۔ البتہ چند ممبر کلب کے بقا کی اب بھی کوشش کر رہے ہین اور چند کتابین و اخبارات وغیرہ رکھے رہتے ہین اکثر بندگانعالی کی سالگرہ مبارک کے موقع پر تکلف کے ساتھہ سالانہ جلسے ہوتے ہین۔ نواب ظفر جنگ بہادر کی زندگی مین

اُن کی سالگرہ کے موقع پر بھی جلسے ہوتے تھے۔ ان جلسون مین چائے خوری اور رقص وسرود کا نہایت لطف آتا ہے۔

مدار التفریح

سنہ ۱۲۹۸ھ مین یہہ انجمن قایم ہوئی۔ لیکن ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو جب والنیٹر کلب قایم ہونے کی تجویز ہوئی تو انجمن کا نام ۲۱ شعبان سنہ ۱۳۰۳ھ سے والنیٹر کلب کے نام سے تبدیل ہوگیا۔ اور اب یہہ کلب کنٹہ گوشہ محل پر ہے۔

لیڈیز سرکولیٹنگ لائبریری

جولائی سنہ ۱۸۹۴ء مین اس نام کی لائبریری چادر گھاٹ مین قایم ہوئی مس ہیچنس اور دوسری دو لیڈیان لائبریری کی بانی تھین۔

سنارگ ڈرنکن کلب

یکم اپریل سنہ ۱۸۹۳ء کو علاقہ رزیڈنسی چادر گھاٹ مین قایم ہوا۔ اور ۸۴ صاحبون نے ممبرون کے رجسٹر مین اپنا نام درج کرایا۔ اس کے اغراض یہہ ہین۔ ۱۔ مطالعہ کتب۔ اخبارات اور رسالہ جات خاص کر مرہٹی کتابون کی اشاعت۔ ۲۔ طلبار کو مجلس مین تقریر کرنے کی مشق۔ کلب کی مالی حالت اطمینان بخش اور ممبرون کی تعداد روز قیام سے دوچند ہے۔ ہندوستان کے ۱۰۰ سے زیادہ مقررون نے اس مین تقریرین کی ہین انتظامی کمیٹی مین ۹ ممبر ہین اور کیشو راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ پریسیڈنٹ۔ ڈاکٹر کیر لوس کر صاحب سکرٹری اور بھگونت راؤ صاحب خزانہ دار ہین۔ مسٹر راناڈے بیکنٹھ باشی کی میموریل کمیٹی نے کلب کو خاص امداد دی ہے۔

بھارت گون وردھک سنو اسبھا

یہہ شاہ علی بنڈہ پر جیت شدہ پرتی پد انسکے ۱۳ بہ سنہ ۱۸۱۷ء کو قایم ہوئی اس مین ورزش گاہ اور کتب خانہ ہی اور راجہ رائے رایان بہادر اور راجہ رگھوتم راؤ بہادر امداد فرماتے ہین

انجمن نظامیہ

۲۶ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ کو عدالت العالیہ کے سابق رکن جناب مولوی نظام الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل کی صدارت سے قدیم پل کے قریب یہہ انجمن قایم کی گئی۔ اس مین چند اخبار اور رسالے آیا کرتے تھے اور کچھہ کتابین بھی تھین۔ ہر سال اس مین ایک دھوم دھام کا جلسہ ہوا کرتا تھا۔ غلام حسین صاحب داد اس کے سکرٹری تھے یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ھ

روز دوشنبہ کو رود موسی کی طغیانی کے باعث انجمن مذکور غرق آب ہوگئی۔

انجمن عثمانیہ

یہہ انجمن یکم اسفندار ۱۳۰۸ف کو محلہ عثمان شاہی واقع افضل گنج مین قایم ہوئی یکم فروردی ۱۳۱۵ف کو اس کے ۴۳ ممبر اور ۰ اساون تھے۔ انمین سے ۲۰ ممبر مجلس انتظامی کا کام کرتے تھے۔ انجمن کا کوئی ذاتی مکان نہین تہا۔ اس کے ایک رکن مولوی غلام محی الدین صاحب نے اپنا مکان عاریتاً دیدیا۔ انتظامی ممبرون کا چندہ عہ روپیہ ماہوار تک ہوجاتا تھا اور باقی ضرورتین دوسرے ممبرون کے چندہ سے پوری ہوجاتی تہین۔ ممبرون پر چندہ دینا لازمی نہین تھا۔ مولوی غلام محمد خانصاحب اسکی سکرٹری تھے۔ افسوس ہی کہ رود موسیٰ کی طغیانی نے اسکا بھی خاتمہ کردیا۔

انجمن ثمرۃ الادب

دار العلوم کے طلبا کو عام معلومات کی توسیع کا کوئی ذریعہ نہ تھا جسکے باعث وہان کے سربرآوردہ طلبا اور اساتذہ نے اس انجمن کی بنیاد ڈالی اور ۱۱ آذر ۱۳۱۲ف روز جمعہ کو جناب مولوی الہی بخش صاحب صدر مہتمم مدرسہ مذکور کے زیر سرپرستی (مدرسہ مین) اسکا افتتاح ہوا۔ اس انجمن کے مقاصد مین توسیع معلومات۔ مطالعہ۔ اخبارات وکتب۔ مضمون نگاری۔ تہذیب الاخلاق اور اتفاق پر خاص طور سے زور دیا جاتا ہے۔ امتحان کے دنون مین ماہوار باقی تمام سال ہفتہ وار جلسے ہوتے ہین۔ انتظامی اجلاس ماہانہ اور عند الضرورت ہوتے رہتے ہین۔ اس مین علم دوست حضرات نے ۳۰۷ کتابین ۱۳۱۴ف مین انجمن کو مرحمت فرمائین۔ اسکی سالانہ آمدنی عیہ ہے جس سے عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی کے اخبارات اور رسالے خریدے جاتے ہین۔ اکثر دوسرے حضرات بھی اپنے اخبارات مرحمت فرماتے ہین ۱۳۱۴ف مین مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی انجمن کے سکرٹری تھے۔

انجمن خرد افروز

۱۳۰۷ف مین یہ انجمن شاہ علی بنڈہ پر قایم ہوئی۔ اس کے خاص مقاصد باہمی اتحاد اور ترقی معلومات ہین بہت سے اخبارات اور رسالہ جات جو عام طور پر مرہٹی اور اردو مین ہوتے ہین انجمن کے لیے خریدے جاتے ہین۔ ماہانہ چندہ اور دیگر امدادی رقم بھی وصول ہوتی ہے اور اخراجات بھی اسیقدر ہین مگر اس وقت انجمن کے مقاصد

پوری طور پر نہیں ادا ہوتے ہیں

انجمن ترقی علوم قدیمہ

سنہ ۱۳۲۲ھ میں یہ انجمن قایم ہوئی۔ اس کے بانی مبانی حکیم سید محمد علی صاحب ملیح آبادی ہیں۔ وہ خود ہی اسی انجمن کے سکرٹری بھی ہیں۔ اس کا مقصد یہہ ہے کہ مشرقی علوم کی نایاب کتابوں کی اشاعت کی جائے۔ اس کے تحت میں نادر کتابوں کا ایک کتب خانہ بھی ہے۔ انجمن کوٹلہ اکبر جاہ میں قایم ہے اور ہر شخص اسکا ممبر ہو سکتا ہے۔

ینگ مینس ڈیبیٹنگ فورم

یہہ انجمن مسٹر ڈی اے ورما کی ان تھک کوشش کی وجہ سے بمقام چادر گھاٹ سنہ ۱۹۰۴ء میں قایم ہوئی۔ مسٹر ورما اسکے جنرل سکرٹری تھے۔ ناظم صاحب تعلیمات کی اجازت سے پہلے رزیڈنسی اسکول میں جلسے ہوا کرتے تھے پھر انہیں کے ایما سے سٹی ہائی اسکول میں ہونے لگے۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر۔ نواب عماد الملک بہادر بی۔ اے۔ مولوی عزیز مرزا صاحب بی۔ اے نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم۔ اے۔ وغیرہ لایق اور علم دوست حضرات نے انجمن کو اپنی صدارت کا اعزاز بخشا ہے اور بہت سے مشاہیر نے اپنی تقریروں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا ہے۔ ایک سال کچھہ ماہ کے بعد اس انجمن کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

اقبال کلب

حیدر آباد کا یہہ سربرآوردہ کلب سنہ ۱۳۲۳ف میں قایم ہوا۔ ملک کی ناقدری کے باعث کسی کلب یا انجمن کا حیدر آباد میں فروغ پانا مشکل ہے۔ مگر یہ کلب اپنی زندگی کے دن نہایت عمدگی کے ساتھہ گذار رہا ہے۔ اس کے ہفتہ وار جلسے ہر جمعہ کو وائیٹر کلب واقع بازار شیدی عنبر کے مکان میں ہوتے ہیں۔ اور نوجوان مقرر عمر رسیدہ حضرات کے پہلو بہ پہلو تبادلہ خیالات سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ کامیاب مقرروں کو سالانہ تمغے دئے جاتے ہیں۔ ہفتہ وار جلسوں میں حاضرین کی چاء اور بسکٹ سے خاطر کی جاتی ہے۔ حیدر آباد میں یہی ایک ایسا کلب ہے جسکے ممبروں کی تعداد سیکڑوں تک پہونچ گئی ہے سالانہ جلسہ میں کوئی امیر یا سربرآوردہ عہدہ دار صدر نشین ہوتا ہے۔ مولوی افضل علی صاحب اسکے سکرٹری ہیں۔

عثمانیہ ریڈنگ روم اینڈ لائبریری

غرہ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو چوک میدان خان میں راجہ سوامی پرشاد کے مکان پر یہہ انجمن قایم ہوئی

اسکے سکریٹری رائے مہادیو پرشاد صاحب ہین۔ انجمن کی غرض عمدہ کتابون اور اخبارون کا ملک مین رواج دینا ہے۔ ممبرون کو اخبارات اور کتابین گھر بیٹھے ملتی ہین۔ ابھی اس کی ابتدائی حالت ہے مگر امید ہے کہ آیندہ ترقی ہوگی تاہم شہر مین یہہ لائبریری مغتنمات سے ہے۔ عام ممبرون سے ماہانہ ۸ر فیس مقرر ہے۔ اور مہینے مین ایک دو مرتبہ کسی مضمون پر تقریرین بھی ہوا کرتی ہین۔

خیرخواہ آصفیہ ریڈنگ روم اینڈ لائبریری

یہہ ریڈنگ روم محض راجہ مکٹ رام صاحب کی امداد پر یکم ستمبر م ۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ع کو چارکمان گلزار حوض کے قریب قایم ہوئی۔ راجہ صاحب کی جانب سے لائبریری مین انگریزی فارسی اور اردو کی عمدہ عمدہ کتابین موجود ہین اور ریڈنگ روم مین ہندوستان کے اکثر نامی انگریزی و اردو ہفتہ وار اخبارات آتے ہین۔ گو ابھی اسکے چند ہی ممبر ہین مگر امید ہے کہ اس کو روزانہ ترقی ہوگی۔ عام لوگون سے ماہانہ فیس ۸ طلباء سے ۱۲ داخلہ عہ۔ طلباء سے ۱۲ پیشگی۔ اس لائبریری مین اردو اور فارسی کے قدیم قلمی نسخے بھی ہین جو سکریٹری سے خط و کتابت کرنے پر مل سکتے ہین۔ شام کشور صاحب لائبریری کے سکریٹری ہین

انجمن اصلاح خیالات۔

یہہ انجمن ۱۳۲۱ھ مین بازار علیبی میان مین قایم ہوئی اور ہفتہ وار جلسہ نہایت ہی دہوم دہام سے ہوتے تھے اور اسکا مقصد یہہ تھا کہ ملک مین عمدہ مقرر پیدا کیے جائین۔ علمی اخلاقی۔ معاشرتی معلومات مین اضافہ ہو۔ جلسہ کے آخر مین ایک عبرت خیز اور نہایت ہی دلچسپ ایکٹ بھی ہوا کرتا تھا جس مین کسی قومی رسم و رواج کی بھلائی برائی دکھلائی جاتی تھی۔ اس کے سکریٹری مرزا منظور احمد خان تھے۔ اکثر عہدہ داران سرکار عالی بھی تشریف لاتے تھے فیس ۸ر ماہانہ مقرر تھی۔ افسوس ہے کہ بعد ڈیڑہ سال کے آپس کی نا اتفاقی سے یہہ انجمن صفحہ ہستی سے اٹھکر اگلے انجمنون مین جا ملی۔ یہہ اپنی ہفتہ وار کارروائی کو ایک رسالہ کے طور پر ماہانہ طبع کر کے شایع بھی کرتی تھی۔

انجمن اتفاق دکن

یہہ انجمن ۱۳۲۰ھ مین بمقام بارہ دری سالار جنگ قایم ہوئی اسکے مولوی غلام قادر خان

وکیل سکرٹری تھے ہر ماہانہ فیس مقرر تھی۔ دو سال چند ماہ قایم رہی۔ اس مین علمی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ معاشرتی ہفتہ وار مضامین بیان کیے جاتے تھے عہدہ داران اور طبقہ وکلا کے کثیر معزز ین اسکے حامی و معاون تھے۔

مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ

یہہ مجلس وسط ۱۳۱۰ف سنہ مین قایم ہوئی اور ماہ شہریور ۱۳۱۱ف سنہ سے صہ روپیہ ماہانہ سرکاری امداد مقرر ہوئی اور اس وقت تک قایم ہے اسکا مقصد یہہ ہے کہ کتب نایاب قدیم غیر مطبوعہ عربی کو طبع کرکے ملک مین شایع کرے تاکہ اُن کتب اور علوم کا تحفظ ہو۔ اور ملک کے اہل علم حضرات نے قایم کیا تھا۔ جسکے میر مجلس نواب وقار الامرا مدار المہام اور ملا عبد القیوم مرحوم معتمد تھے۔ اس کی جملہ کارروائی باضابطہ ہوتی ہے۔ اور متعدد کتب نایاب زمانہ اور مفید طبع ہو چکے ہین۔ دیگر بلاد مثل مصر و استمبول و قسطنطنیہ کے علمار نے اسکی تعریف کی ہے اور یہہ ملک کے لیے از حد ضروری ہے۔

کتب خانہ آصفیہ

یہہ کتب خانہ بھی مجلس دائرۃ المعارف کے پر جوش ارکان کا قایم کیا ہوا ہے اور اس کو ایک لحاظ سے دائرۃ المعارف کا مخزن بھی کہہ سکتے ہین ۲ رمضان ۱۳۰۸ سنہ مین قایم ہوا۔ اور ۱۳۰۰ سنہ ف مین سرکار سے ۹ روپیہ سالانہ امداد مقرر ہوئی اور یہہ رقم تنخواہ ملازمین و اخراجات متفرق اور خریدی کتب سے متعلق ہے۔ ۱۳۱۷ سنہ ۱۹۰۰ء کی فہرست سے معلوم ہوا کہ عربی فارسی وغیرہ کتب کی تعداد ۲۹۳۹ ہے۔ جس مین مکرر نسخہ بھی داخل ہین بظاہر یہ تعداد اتنے بڑے ملک کے لیے تھوڑی معلوم ہوتی ہے مگر جب یہہ معلوم ہو جائے کہ اسمین اکثر و بیشتر وہی کتابین ہین جو دائرۃ المعارف کے مقصد کو پورا کرنے والی ہین تو اُس وقت اسکی تعداد قابل حیرت نہین رہتی ہے۔ اسکے علاوہ اور اہل علم حضرات کے کتب خانہ بھی اس مین بطور وقف شامل ہین جن کا ذکر اس فہرست مطبوعہ مین نہین ہے۔ روبروے شاپ عابد واقع ہے۔

ترجمہ علوم و فنون

بعد قیام صیغہ علوم و فنون ۱۵ تیر ۱۳۰۵ سنہ ف کو ۱۱۱۵ روپیہ ماہانہ سرکار نے مقرر کیے اسکا مقصد یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ اس مین مختلف علوم و فنون کی کتابین بذریعہ ترجمہ تالیف

یا تصنیف کے زبان اُردو مین لائی جائین - چنانچہ اس مقصد مین اس نے ایک حد تک کامیابی حاصل کی تھوڑے زمانہ تک اسکا کام تقریباً بند رہا - اب اس سررشتہ مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اعلی تصنیف یا تالیف پر صاحب تصنیف یا تالیف کو ایک رقم دیجاتی ہے - اور اُس کتاب کو سلسلۂ آصفیہ کے سلسلہ مین داخل کر کے طبع کرتے ہین - اس وقت تک اس صیغہ مین جسقدر کتب طبع ہوئی ہین وہ سلسلہ آصفیہ کے نام سے موسوم ہین -

تدوین علوم اہل بیت

یہہ نہ معلوم ہوسکا کہ یہ کس سنہ مین قایم ہوا لیکن سرکار نے ۱۸ آذر سنہ ۱۳۰۴ ف کو ماہانہ روپیہ ماہانہ اس کی امداد مولانا مولوی حسن الزمان صاحب کے نام مقرر کی - اسکا مقصد یہہ تھی جو اہل تشیع اہل تسنن کو عامہ سے اور اپنے آپ کو خاصہ سے تعبیر کرتے ہین یعنی روایات اہل سنت صحابہؓ سے ماخوذ و مروی جانتے ہین اور اپنی روایات کو اہل بیتؑ سے منسوب کرتے ہین یہہ اُن کے اس طعن کا جواب دیاجائے جسکا جواب مولانا کے ممدوح نے یون دیا کہ جمیع علوم شرعیہ کی روایات کو کتب اہل سنت و جماعت سے مجتمع کر کے جو اسفار علمار و قدمار مین جابجا منتشر تھے ایک خاص ترتیب سے مدون کیا - اور اہل بیت کے علوم کو جو اہل تسنن کے کتب مین متفرق پائے جاتے ہین انہین یکجا کیا - چونکہ اس مہتم بالشان دینی کام کے لیے اہتمام کثیر و معاونین کی ضرورت تھی - اور ایک یا دو شخص سے کام چلنا مشکل تھا - اسوجہ سے چند اہل علم کی تائید اور کوشش سے سرکار نے تنخواہ مقرر کردی - اور یہ عملہ تدوین مولانا ئے ممدوح کی زیر نگرانی اور اُن کے خاص مکان واقع بیرون یاقوت پورہ رین بازار مین ہے اور متعدد کتب شایع ہوچکی ہین -

جلسہ اتحاد

یہہ انجمن سنہ ۱۳۲۰ھ مین تیتھر گٹھی پر قایم ہوئی - اور اس کے جلسہ نہایت دہوم دہام سے سیٹی ہائی اسکول اور بارہ دری سالار جنگ مین ہوا کرتے تھے - اسکے بانی مبانی مولوی سید محمد علی ملیح آبادی اور صدر نشین بھی وہی تھے - عرصہ تک نہایت کامیابی کے ساتھ جلسے ہوا کیے - سنہ ۱۳۲۲ھ مین یہی جلسہ اتحاد انجمن ترقی علوم قدیمہ کے نام سے موسوم ہوا - اور مولوی صاحب ہی کے ذمہ اسکا انتظام رہا -

انجمن حجاز ریلوے

مُلا عبد القیوم مرحوم سابق تعلقدار نے ربیع الاول ۱۳۱۵ھ میں اس انجمن کا بلدہ مین انعقاد کیا۔ اور مختلف مقامات مین اس کی شاخین قایم کین۔ اسکے کل اخراجات وہ اپنی ذات سے ادا کرتے تھے اور ذاتی سعی سے اپنی زندگی مین اُنھون نے تخمیناً ۵ ہزار روپیہ حجاز ریلوے مین روانہ کیا۔ اور اقطاع ہند کے متعدد دورہ کیے۔ اور چندہ جمع کرکے روانہ کرتے رہے۔ آپ کے ناگھانی انتقال کی وجہ سے اسکا کام بند ہے۔

مجلس مواخاۃ المسلمین

یہہ انجمن ۱۳۰۸ھ سے پہلے پورانی حویلی مین قایم ہوئی اور اُس کے پرشان جلسہ ماہانہ ہوا کرتے تھے اس مین زیادہ تر وکلار اور عہدہ دار شریک تھے۔ اسکے مقاصد مین اتفاق و اتحاد اور ترقی ملک بذریعہ تجارت و صنعت و حرفت وغیرہ داخل تھے۔ وکلار ان ہی مقاصد پر لکچر دیا کرتے تھے۔ اور یہہ کل کارروائی عام طور پر شایع کی جاتی تھی۔ چنانچہ اکثر مطبوعہ لکچر دیکھنے مین آئی ہین۔ جو نہایت ہی مفید ہین کئی سال تک اسی شان و شوکت سے چلتی رہی۔ مگر آپس کی نااتفاقیون نے اسکو بھی ہمیشہ کے لیے ٹھنڈا کر دیا۔ اس کے ضمن مین ایک شاخ تجارت اور دار الحنیاطہ بھی کھولی گئی تھی۔ صدر نشین مولوی محمد زمان خان صاحب ناظم فوجداری بلدہ۔ اور سکرٹری مولوی سید علی رضا صاحب لکھنوی و مولوی غلام جبار صاحب وکیل تھے۔

انجمن معیار العلوم

یہہ انجمن ۱۹۰۶ء مین قایم ہوئی۔ اسکے سکرٹری۔ ڈاکٹر اگھور ناتھ چٹوپادھیا ہین۔ اس کا مقصد یہہ ہے کہ ہر علم و فن مین طلبار یا مستحقین و شایقین کا امتحان لیکر اُن کو سند عطا کرے بالفعل منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل۔ مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل کا امتحان مقرر ہے۔ اور نصاب وہی ہے جو پنجاب یونیورسٹی کا ہے۔ اور فیس وغیرہ جسطرح وہان مقرر ہے اُسیطرح یہان بھی داخل کرنی ہوتی ہے۔

انجمن اُردو

یہ انجمن ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو حیدرآباد مین زبان اُردو کی ترقی کے لیے قایم ہوئی اور اعلیحضرت قدر قدرت نے نہایت ہی خوشی کے ساتھ اُسکی سرپرستی قبول فرمائی۔ اسکا مقصد یہہ ہے کہ زبان اُردو مین بذریعہ تراجم و تالیفات علمی ذخیرہ کا اضافہ کرے۔ مولوی

محمد عبد الحق بی۔ اے۔ سکرٹری ہین۔

انجمن [illegible] تعلیمی

۱۵ آذر ۱۳۱۶ف مین یہہ انجمن حلقہ بندی کے اصول پر قایم ہوئی۔ اسکی غرض و غایت یہہ ہے کہ بلدہ حیدرآباد اور (بعد ازان دوسرے اضلاع) مختلف حلقون مین تقسیم کیا جائے اور ہر حلقہ مین ایک مجلس حلقہ واری مقرر کی جائے۔ اور یہہ حلقہ واری مجلسین صدر مجلس کی ماتحت ہون۔ حلقہ واری مجلسون کا یہ کام ہوگا کہ وہ اپنے محلہ والون سے چندہ وصول کرین اور صدر مجلس مین بہیجدین۔ اس رقم سے مستحق اور ہونہار طلبہ کو وظائف دیکر مدرسۃ العلوم علی گڈہ یا ہندوستان یا یورپ و امریکہ کے کسی کالج مین خاص فنون سیکہنے کے لیے بہیجا جائے اور ایک جزو مناسب اس رقم کا بغرض قیام محمڈن یونیورسٹی علیگڈہ کو بہیجا جائے۔ اس کے صدر نشین مولوی محمد عزیز مرزا صاحب ہوم سکرٹری اور معتمد مولوی عبد الحق بی۔ اے۔ ہین۔

تمدن اصلاح

یہ انجمن ۱۳۰۷ف ۱۸۹۸ع مین قایم ہوئی۔ اسکے بانی نواب ممتاز یار الدولہ بہادر ہین اور حالات اس کے نہ معلوم ہوسکے۔ تاہم بعض مفید کام اس نے کیے ہین۔

افتخار دکن

یہ انجمن ۱۳۰۸ف مین شیخ عبد الرحیم صاحب وکیل نے افضل گنج مین قایم کی۔ اسکا مقصد بہی اتفاق و اتحاد تہا۔ اور ہر جمعہ کو لکچر ان ہی مضامین پر ہوا کرتے تہے۔ ممبرون کی تعداد بہی اچہی تہی۔ اسمین ہر شخص شریک ہوسکتا تہا ہر ماہانہ فیس مقرر تہی۔ اس انجمن نے اچہے اچہے نوجوان مقرر پیدا کئے تہے اسکا سالانہ جلسہ بہی ہوا کرتا تہا۔ جس مین ملک کے امرا یا عہدہ دار صدر نشین ہوتے تہے۔ مگر افسوس ہے کہ طغیانی رود موسی نے اسکو بہی خواب عدم مین سلادیا۔

انجمن معین المسلمین

یہہ انجمن ۱۳۱۳ف مین قایم ہوئی اس کے بانی و منتظم مولوی محمد علی شطاری اور سید غلام غوث صاحب شطاری ہین۔ اس مین معذورین کی مدد کی جاتی ہے۔ اور لاوارث طلبا کی نگرانی و تعلیم اخراجات برداشت کیے جاتے ہین۔ علاوہ اسکے قرضہ بلاسودی دیا جاتا ہے۔ اور ایک شاخ تجارت بہی کہولی گئی ہے جسمین فی صدی ۵ سے زاید منافعہ تقسیم کیا گیا ہے۔ جس سے اسکے انتظام کی عمدگی بخوبی ظاہر ہے۔ یہہ انجمن قدیم علماء کے اتفاق و اتحاد سے قایم ہے۔ اور

اور انھیں حضرات کی برکت کا یہہ اثر ہے کہ نہایت ہی اچھی رفتار سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ فیس شرکت ۸ر ہین ۔ اور جو شخص تجارت مین شریک ہو۔ اُس کے لیے ۵ روپیہ کے حصص مقرر ہین۔ منافع کا حساب ششماہی ہوتا ہے۔ اور رقومات امانتاً بھی رکھی جاتی ہین خواہ یکمشت ہون خواہ ماہانہ ۔ اور جس وقت ضرورت ہو مل سکتی ہین۔

حیدرآباد کلب یہہ کلب ۱۸۶۵ء مین قایم ہوا اور مختلف مکانون مین پھرتا ہوا۔ عابد کی شاپ کے قریب جہان اب کتب خانہ آصفیہ ہے ۱۹۰۳ء مین ٹوٹ گیا یہہ یورپین حضرات کا قایم کیا ہوا تھا۔ اور صاحب رزیڈنٹ بہادر بھی اس مین شریک تھے۔

مندرجۂ فہرست ذیل کے کتب خانون کے علاوہ نواب ناظم الدولہ محبوب یار جنگ مرحوم نواب قادر الدولہ مرحوم نواب سرور الملک بہادر کے کتب خانون مین بہت سی بیش قیمت اور نایاب کتابین موجود ہین۔ خصوصاً نواب ناظم الدولہ مرحوم کے کتب خانہ کو اُن کے روشن خیال علم دوست صاحبزادے نواب سر تاج جنگ بہادر کی اجازت سے مولف نے دیکھا ہے اُس مین عربی اور فارسی کی اعلی درجہ کی قلمی کتابین موجود ہین اور قطعات وغیرہ نہایت نایاب ہین۔ مذکورۃ الصدر کتب خانون کی فن واری فہرست ملنے کے متعلق مالکان کتب خانون سے بہت کچھہ کوشش کی گئی لیکن باوجود بہت سے وعدون کے نواب صاحبان کی عدم توجہی اور حقیقتاً ہماری شومی قسمت نے افسوس ہی کہ ہمکو ہمارے مقصد مین کامیاب نہونے دیا۔ اسلیے ہم نہایت رنج وملال کے ساتھ ناظرین کی خدمت مین اُن کتب خانون کی مفصل فہرست پیش نکرنے کا عذر پیش کرتے ہین۔

(نوٹ) فہرست کے آخر مین بطور ضمیمہ انگریزی کتب خانون کی فہرست انگریزی مین درج ہے۔

فہرست کتب خانہ سرکاری وغیر سرکاری حیدرآباد دکن

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی[1] عربی۔ فارسی۔ اردو قلمی مطبوعہ		اخلاق	۳۷	ادعیہ	۱۵

[1] از فہرست مطبوعہ کتب خانہ آصفیہ ۱۳۱۰ف اور کتابین بھی اس عرصہ مین داخل ہوئی ہین مگر ہنوز فہرست طبع نہین ہوئی۔ اور نہ علحدہ فہرست مرتب کی گئی۔ انگریزی کتب علحدہ درج ہین۔

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
اسامی کتب و فنون	۴۲	طب	۷۲	مطبوعہ۔ غیر مطبوعہ	
اصول فقہ	۶۶	فتاویٰ	۵۷	مصحف	۴۵
انشا	۳۰	فقہ حنفی	۱۵۶	ادعیہ	۲۰۲
بلاغت	۷۴	فقہ شافعی	۱۰۷	تفسیر	۱۷۷
تاریخ	۳۲۴	فلسفہ و حکمت	۶۳	تجوید	۳۶
تجوید	۴۰	قصص	۸۵	حدیث	۲۳۴
تراجم	۹۳	قصائد	۵۴	فقہ	۵۶۰
تصوف	۱۶۱	کلام	۱۵۳	تصوف	۱۰۰۵
تفسیر	۱۳۱	لغت	۱۱۱	کلام	۱۴۱
جغرافیہ	۵۵	مثنویات	۴۱	عقائد	۱۱۳
		محاظرات	۱۳۴	مذاہب	۴۳
حدیث	۲۹۰	مذاہب و ملل	۲۸	مواعظ	۱۸۰
دواوین	۱۳۳	مناقب	۰	اخلاق	۶۸
		منطق	۱۸	پند	۴۴
رجال	۶۲	مواعظ	۵۲	سیاست مدن	۱۸
ریاضی	۶۲	نحو	۷۳	حکمت عملی	۱۶
سیر	۷۳	نیرنجات و اسرار	۳۴	طب یونانی و ویدک	۷۵۹
صرف	۱۱	۲۔ کتب خانہ سردار الحکما مولوی محب حسین مرحوم ؎۱		طب ڈاکٹری	۲۴۹
صرف و نحو	۱۳	عربی۔ فارسی اردو۔ انگریزی		بیطاری	۵۶

؎۱ - از فہرست مطبوعہ مرتبہ محمد محی الدین صاحب سنہ ۱۳۲۶ھ جلد میران کتب خانہ نمبر ۱ - ۹۴۹ ۲۹ -

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
مناظرہ	۴۸۰	نجوم	۷۴	معدنیات	۷
مثنوی	۹۶	رمل	۶۲	نباتات	۸
ادب	۵۶۷	جفر	۴۲	فلاحت	۲۷
بلاغت	۳۲	طلسمات	۵۴	حیوانات	۱۲
معانی	۲۱	فال	۹	سپہ گری	۲۰
ناول	۸۱	قیافہ	۱۵	طباخی	۱۲
دواوین وکلیات وقصائد	۳۴۵	تعبیر	۱۰	سیاق	۱۴
		تکسیر	۴۴	صنائع	۶۵
عروض	۲۲	تذکرہ	۱۲۴	مسمریزم	۵
لغت	۱۴۹	سوانح عمری	۷۴	مرقعات	۱۳
صرف	۱۴۳	رجال	۳۱	قطعات	۴۳۴
نحو	۱۳۴	تراجم	۱۳	تصاویر	۶
منطق	۱۷۹	سفرنامہ	۲۵	خطاطی	۹
فلسفہ	۱۱۷	جغرافیہ	۴۰	اخبارات	۱۳۲
طبعیات	۴۰	انساب	۲۸	کتب انگریزی	۲۹۸
موسیقی	۲۶	تاریخ	۳۳۹	کتب غیر مجلد	۲۰۰
مجمع العلوم	۴۸	محاضرات	۵	۳- کتب خانۂ شمس العلماء	جملہ میزان کتب خانہ
ریاضی	۲۶۸	سیر	۱۸۷	مولوی سید علی بلگرامی ۱۵	نمبر (۳) ۹۳۶۵
حرب	۴	قانون	۱۲۸	مطبوعہ وغیر مطبوعہ	
نتیج	۱۴	کیمیا	۱۴۷	۱۵ از فہرست مطبوعہ۔	

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
قرآن شریف وتفاسیر	۳۵	اینڈ لائبریری ۵		صنعت وحرفت	۱۳
احادیث واسماء الرجال	۲۱	مطبوعہ		طب	۵۹
ادب نثر	۸۴	تاریخ	۴۲	ریاضی	۲۱
نظم ودواوین عربیہ	۸۴	دیوان	۴۶	جبرومقابلہ	۴
تاریخ عربی	۴۰	کلیات	۷	اقلیدس	۴
عقائد وکلام	۱۵	مثنوی	۱۱	پیمائش	۶
فقہ الفرائض	۱۷	قصائد	۹	سوانح عمری	۹۴
قانون	۲۳	نظم متفرق	۳۶	مذہب اہل ہنود	۷۴
تصوف والطریقہ	۱۵	غزلیات وغیرہ	۹	آریہ سماج	۲۲
صرف نحو بیان معانی	۲۴	علم ادب درسی	۸۸	نجوم ورمل	۲۰
تاریخ جغرافیہ فارسی اردو	۳۰	صرف نحو۔ قواعد	۲۱	قانون	۶۸
کتب زبان فارسی واردو	۳۱	انشاء	۲۶	جغرافیہ	۸
لغت عربی وفارسی	۳۵	قصص	۸۵	گائیڈ	۶
ادعیہ ومناقب	۱۴	ناٹک وڈراما	۲۰	لغات	۹
طب	۱۱	اخلاق	۱۶	لطائف وظرائف	۱۶
متفرق	۵۳	منطق	۴	متفرق	۶۸
انگریزی کتب [illegible]		سفرنامہ	۷	ناول	۴۰
۴۔ عثمانیہ ریڈنگ روم		تعلیم نسوان	۵	جملہ میزان کتب خانہ نمبر ۴	۹۶۳

۵ فہرست مرتبہ سکریٹری انجمن بابتہ ۱۳۱۶ف۔ جملہ میزان کتب خانہ نمبر ۳۔ ۵۱۲۔

نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب	نام فن	تعداد کتب
۵۔ مجلس عدالت العالیہ		سوسائٹی چادر گھاٹ		مناظرہ	۱۶۴
یا ہائیکورٹ۔ لہ		اس کی فہرست انگریزی	+	منطق	۹۶
تفصیلی فن واری		علحدہ درج ہے۔		معانی	۶۵
فہرست مرتب شدہ		۷۔ کتب خانہ نواب		ادب	۳۶
نہ دستیاب ہوئی۔		سالار جنگ سلہ		فراست	۲۳
اس مین قانونی اردو	۴۲۵۰	قلمی۔ عربی۔ فارسی		انشا	۱۴۶
انگریزی اور تاریخی		اردو۔ ترکی وغیرہ		حساب	۳۰
کتابین بھی شامل ہین		تفاسیر	۱۵۶	نجوم و رمل	۱۳۵
۶۔ کتب خانہ مولوی چراغ علی		حدیث	۳۲۳	ہندسہ و ہیئت	۶۲۴
اعظم یار جنگ		فقہ	۴۳۳	تصوف	۴۶۰
اس کتب خانہ مین		فقہ امامیہ	۲۱۵	اخلاق	۱۹۷
۴ ہزار کے قریب		متعلق دینیات۔	۴۱۳	صرف	۹۹
کتابین ہین جن مین		تاریخ	۱۷۳۷	نحو	۱۶۰
عربی فارسی صرف	۴۰۰۰	لغت	۱۹۳	عروض وغیرہ۔	۲۱
ایک ہزار ہین اور		طب	۳۹۸	عہدنامجات و کتب قوانین	۱۹۵
باقی سب انگریزی		دیوان	۶۸۰	قصہ و حکایات و نقلیات	۷۳
ہین۔		کلام	۱۱۴	متفرق	۱۵۲
				قطعات	۴۹۳
نیگ مین امپرومنٹ		حکمت۔	۱۳۶	مرقعہ۔	۷۰۹
				انگریزی فہرست علحدہ درج ہے	

لہ سلسلہ وار کتابین درج ہین۔ جس مین کسی زبان کسی فن کا التزام نہین ہے اس لیے آخری تعداد درج کر دی گئی

سلہ از قلمی فہرست۔ جملہ میزان کتب خانہ نمبر ۷۔ ۸۶۶۷ اس تعداد مین بعض فن کے متعدد کتابین ہین

IV.—Sir Salar Jung's Librarry—

1.	General Literature	835
2.	Novels	171
3.	Books on Religion	
4.	Tales and Stories	
5.	Reviews, Magazines, Periodicals and News papers	809
6.	Indian Literature and Antiquities ...	72
7.	Poetry	158
8.	Grammar	203
9.	Dictionaries...	51
10.	Science	604
11.	Arts	100
12.	Geography	92
13.	History	652
14.	Albums and Picture Books	60
15.	Law Books	160
16.	French Books	59
17.	Miscellaneous	229
18.	Arts	1,083
	Total ...	5,338

15.	Assyrian, Hebrew and Aethiopic Languages	24
16.	Greek Language and Literature ...	60
17.	Latin Language and Literature ...	122
18.	Italian & Spanish Language & Literature..	31
19.	French Language and Literature ...	253
20.	German Language and Literature ...	104
21.	Russian Language and Literature ...	18
22.	English Language and Literature ...	214
23.	History and Geography	94
24.	Biography	30
25.	Travels and Folklore	53
26.	The Bible and Biblical Literature ...	55
27.	Logic, Mental, Moral & Political Science...	59
28.	English Law	102
29.	Science	51
30.	Chemistry	14
31.	Physics	31
32.	Zoology	53
33.	Botany	43
34.	Mineralogy and Petrology	16
35.	Metallurgy and Mining	34
36.	Medical	69
37.	Mathematics and Astronomy	20
38.	Various Science Series	43
39.	Dictionaries & Works of Reference ...	98
40.	Periodical Publications & Journals ...	37
41.	Miscellaneous	61
	Total ...	2,515

9.	Religion	84
10.	Law Books	2
11.	Periodicals and Journal	369
12.	Sanscrit Literature	74
13.	German and French Books	60
14.	Books on Medicine	23
	Total ...	2,125

III.—PRIVATE LIBRARY OF SYED ALI BILGRAMI, ESQ., B. A., B. L.—

1.	Vedas, Brahmanas, Sutras, &c.... ...	109
2.	The Upanishads and Hindu Philosophy ...	101
3.	Puranas, Itihasas and Nite Literature ...	68
4.	Poetry and Rhetoric	63
5.	Dramas	48
6.	Philology and Sanscrit Gramatical Literature	69
7.	Works on Sanscrit and Indian Literature and Religion	37
8.	Sacred Books of the East. Edited by Maxmuller	22
9.	Sansorit Educational	18
10.	Dharma Sutras and Dharma Shastras ...	21
11.	Old Persian Zend Pehalvi, &c.	25
12.	Palli Literature, Budhiq Sanskrit and Jainism	58
13.	Prakrutas and Vernaculars of India ...	56
14.	Works on Archoeology and Art ...	31

List showing in detail the number of volumes owned by the different Libraries in Hyderabad-Deccan.

		Number of volumes.
I.—YOUNG MEN'S IMPROVEMENT SOCIETY—		
	1. Books of reference	77
	2. General Literatnre, including Poetry and Drama	274
	3. Science, Philosophy and Religion ...	160
	4. History, Politics, Biography, Geography and Native Travels	244
	5. Novels and Fiction	256
	6. Miscellaneous	52
	7. Bound Magazines	52
	8. Latin Books	33
	Total ...	1,148
II.—HYDERABAD STATE LIBRARY—		
	1. Books relating to India	346
	2. History	439
	3. Biographies and Travels	176
	4. Books of Reference	72
	5. National History	26
	6. Literature	322
	7. General Science	73
	8. Philosophy	59

اخبارات ورسالہ جات

اردو - فارسی - انگریزی - مرہٹی - علمی - اخلاقی - طبّی - قانونی وغیرہ -

فصل ۳ اس فصل مین اُن کل رسائل واخبارات کا حال لکھا گیا ہے جو بلدۂ حیدر آباد یا اس کے مضافات مین جاری ہوئے ہین - اور اُن مین کون کون کس سنہ مین جاری ہوا - اور کب بند ہوا - اسکے مقاصد اور مضامین کیا تھے علی ہذا اس کی قیمت اور اڈیٹرون کے نام وغیرہ بھی لکھے گیے ہین - مجموعی حالت سے دیکھا جائے تو حقیقت مین اخبارون اور رسالون کے لیے یہانکی آب وہوا مناسب نہین ہے -

اخبارات اُردو وفارسی روزانہ وہفتہ واری

اخبار شفق | ماہ محرم - م ماہ جنوری ۱۸۷۸ء ۱۲۹۵ھ سے شایع ہونا شروع ہوا - ہفتہ واری اخبار تھا - زبان فارسی تھی - ایک وکیل صاحب اس کو شایع کرتے تھے - مقام اشاعت رزیڈنسی تھا اسکی قیمت عام خریدارون سے ۵ روپیہ تھی - مقصد سیاسی اور تمدنی امور پر بحث کرتا تھا - اسی سنہ مین موقوف ہوگیا -

اخبار شوکت الاسلام | ابتدا مین اندازاً ۱۲۹۷ھ سے بمقام شہر مدراس زیر اڈیٹری مولوی حاجی کرتان شایع ہونا شروع ہوا - باوجود دریافت تاریخ اجرا کا پتہ معلوم نہ ہوا بعہد مدار المہامی مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار ۱۳۰ھ مین اخبار مذکور مدراس سے حیدر آباد منتقل ہوا - اسکی قیمت عام خریدارون سے سالانہ ۵ روپیہ مقرر ہے - اسکے شائع ہونے کا کوئی ٹھیک وقت مقرر نہین ہے - ۱۱ صفر ۱۳۰۶ھ مین اڈیٹر موصوف کو سرکاری طور پر ایک حصہ علٰحدہ انگریزی مین شایع کرنے کا حکم ہوا -

ہزار داستان | ماہ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ سے زبان اُردو مین بزیر اڈیٹری مولوی محمد سلطان عاقل دہلوی روزانہ شایع ہونا شروع ہوا - عام خریدارون سے ۵ سالانہ قیمت مقرر تھی خاص بلدہ سے شایع ہوتا تھا - ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ سے شایع ہونا موقوف ہوا -

اخبار آصفی | ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ سے بڑی تقطیع اور زرد رنگ کے کاغذ پر زیر نگرانی مولوی سید محمد سلطان عاقل قریب حویلی قدیم شایع ہونا شروع ہوا - عام خریداروں سے ۱۰ روپیہ قیمت مقرر تھی - یکم جنوری سنہ ۱۸۸۷ء سے اخبار مذکور ہر انگریزی مہینے کے ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا رہا - مضامین اچھے ہوا کرتے تھے اخبار مذکور چند سال تک جاری رہا اُس کے بعد شایع ہونا موقوف ہوا -

افسر الاخبار | ۷ محرم سنہ ۱۳۰۴ھ سے بڑی تقطیع پر بسرپرستی نواب کرنل افسر الملک بہادر قلعہ گولکنڈہ سے شایع ہوا - زبان اُردو تھی - چند سال کے بعد موقوف ہوا - اسکی قیمت عام خریداروں سے ۱۲ روپیہ مقرر تھی -

اخبار سفیر دکن - | وسط ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی سید امجد علی اشہری بڑی تقطیع پر چادر گھات رزیڈنسی سے روزانہ شایع ہونا شروع ہوا - اسکے مالک مولوی محمد ذکی الدین سابق اول تعلقدار تھے اس کے سیاسی مضامین ہر طبقہ مین قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے چند سال جاری رہکر موقوف ہوا -

سید الاخبار | اوایل ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ سے چادر گھاٹ رزیڈنسی بازار سے زبان فارسی مین ہفتہ واری شایع ہونا شروع ہوا - اخبار شفق کو گورنمنٹ نے شایع کرنا بند کردیا تو اُس کے عوض یہہ اخبار جاری ہوا - ماہ صفر سنہ ۱۳۰۸ھ تک اخبار مذکور کے موجود ہونیکا پتہ چلتا ہے تاریخ موقوفی معلوم نہین - اسکی قیمت عام خریداروں سے ۸ روپیہ سالانہ مقرر تھی -

محبوب القلوب | ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ سے زبان اردو مین ہفتہ واری شایع ہونا شروع ہوا تاریخ موقوفی معلوم نہین عماد السلطنۃ بہادر کی زیر سرپرستی شایع ہوتا تھا - اسکی قیمت عام خریداروں سے ۱۲ روپیہ مقرر تھی -

ملک وملت | ۲ شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ سے ہفتہ واری زبان اردو مین شایع ہونا شروع ہوا اور اندازاً

۵ سال جاری رہکر بند ہوگیا۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے ۱ روپیہ مقرر تھی۔ اور اسکو سرکار سے امداد بھی ملتی تھی۔ اسکے مالک قاضی رفیع الدین ۔ اور ایڈیٹر مولوی سعید احمد ناطق لکھنوی تھے۔

نظارہ عالم ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ سے زیر ایڈیٹری منشی قدرت اللہ مضطر زبان اردو مین ہفتہ واری شایع ہونا شروع ہوا۔ اور ۱۳۱۷ھ مین سرکاری طور پر بند کردیا گیا جسکی وجہ سے اخبار مذکور الہ آباد سے شایع ہونا شروع ہوا۔ بعد ازان پھر بلدہ سے شایع ہونے لگا۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ تک اخبار مذکور کے موجود ہونیکا پتہ چلتا ہے تاریخ موقوفی معلوم نہین۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے (ص) روپیہ مقرر تھی۔

جام جمشید ماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ سے کاچی گوڑہ مطبع ابراہیمیہ زبان اردو مین ہفتہ واری شایع ہونا شروع ہوا۔ اسکے اڈیٹر ابراہیم خان تھے۔ عام طور پر سیاسی امور پر بحث کیا کرتا تھا قریباً دو برس تک ہفتہ وار رہا۔ اسکے بعد ہفتہ مین دو بار پھر ۳ بار ہوگیا۔ سرکاری طور پر اس کی اشاعت سہ بارہ بند کردی گئی۔ اور پھر ہفتہ وار ہوگیا۔ ۱۳۱۳ف مین بند ہوگیا۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے للعہ روپیہ سالانہ مقرر تھی۔

عزیز الاخبار ۲۹ صفر م یکم امرداد ۱۳۱۱ف ۱۳۲۲ھ سے زیر ایڈیٹری شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر سلطان پورہ عزیز باغ سے ہفتہ واری زبان اردو مین چھوٹی تقطیع پر شایع ہونا شروع ہوا اسکی قیمت عام خریداروں سے سالانہ ۸ روپیہ مقرر تھی قریب ۵ سو کے اسکی اشاعت تھی اسمین فن فلاحت اور قواعد مال کے علاوہ ملکی مضامین بھی ہوا کرتے تھے۔ اخبار مذکور آخر ۱۳۱۱ف سے شایع ہونا موقوف ہوا۔

دکھنی یکم محرم ۱۳۲۱ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی محمد عبد الرحیم وکیل ہائیکورٹ محلہ میل خانہ سے زبان اردو مین ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا۔ اخبار مذکور کے مالک بھی مولوی صاحب موصوف تھے سیاسی معاملات پر بحث ہوتی تھی۔ ۲۶ رجب ۱۳۲۳ھ سے شایع ہونا موقوف ہوا۔ اسکی

عام خریداروں سے (ﷲ) سالانہ مقرر تھی ۔

جلوۂ محبوب ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی غلام صمدانی گوہر زبان اُردو مین ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا ۔ اخبار مذکور کے مالک مولوی صاحب موصوف ہی تھے ۔ تاریخ موقوفی معلوم نہین ۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے سالانہ (ﷲ) روپیہ مقرر تھی ۔

علم و عمل ۲۱ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی محب حسین زبان اُردو مین قریب اسٹیشن بلدہ ۸ صفحہ پر روزانہ شایع ہونا شروع ہوا ۔ اخبار مذکور مین اخلاقی نظمون کے علاوہ مضامین بھی اچھے ہوا کرتے تھے ۔ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ سے اخبار مذکور بجاے ۸ صفحہ کے ۴ صفحون پر شایع ہونا شروع ہوا ۔ اور ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ سے شایع ہونا موقوف ہوا ۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے سالانہ (ﷲ) روپیہ مقرر تھی ۔

محبوب گزٹ ماہ شوال ۱۳۲۳ھ سے بہ یادگار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پر نور زیر اہتمام منشی پیارے لال زرد رنگ کے کاغذ پہ مدراس سے طبع ہوکر چادر گھاٹ رزیڈنسی سے ہر دوشنبہ کو شایع ہونا شروع ہوا ۔ سیاسی معاملات کے متعلق اسمین مضامین ہوا کرتے تھے ۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے سالانہ ۴ روپیہ مقرر تھی ۔

المحبوب ۲۲ رمضان م ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ع ۱۳۲۴ھ سے بیادگار جوبلی اعلیحضرت زبان اُردو مین ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا ۔ اسمین اعلیٰ درجہ کے مضامین ہوا کرتے تھے یہہ قاسم پریس واقع چیچل گوڑہ سے زیر اہتمام منشی محمد قاسم شایع ہوتا تھا ۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے سالانہ (عہ) مقرر تھی ۔ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ۱۳۱۶ف سے شایع ہونا موقوف ہوا ۔

دکن پنچ و شیر دکن اخبار دکن پنچ ۲۸ فروری ۱۸۸۷ع کو جاری ہوا ۔ اور ہر انگریزی مہینہ کی ۷ ۔ ۱۴ ۔ ۲۱ ۔ ۲۸ ۔ کو شایع ہوا کرتا تھا ۔ اسکی عام قیمت ﷲ سالانہ مقرر تھی ۔ ۲۱ مارچ ۱۸۹۲ع سے بجائے دکن پنچ اخبار شیر دکن کے نام سے شایع ہونے لگا ۔ اور دکن پنچ ماہواری رسالہ کی صورت مین نکلنے لگا ۔ مگر ۴ ۔ ۵ ۔ نمبرون کے بعد بند ہوگیا ۔ شیر دکن ۲۴ اپریل سے

روزانہ کر دیا گیا جو ۱۰ دسمبر ۱۸۹۸ء تک برابر نکلتا رہا اُس کے بعد بند ہو گیا - اور مدراس سے
ہفتہ واری جاری ہوا - جو ۱۲ مارچ ۱۸۹۹ء تک برابر نکلتا رہا - اُس کے بعد حیدر آباد سے
بجائے ہفتہ واری روزانہ شایع ہونا شروع ہوا - اور ابتک برابر جاری ہے - اس کی
عام قیمت ؏ سالانہ پیشگی مقرر ہے -

خورشید دکن یہ اخبار باڈیٹری مرزا کاظم نمازی حیدر آباد سے بزبان فارسی ۱۸۷۷ء مین
شایع ہونا شروع ہوا - اور آخر ۱۸۷۸ء مین بند ہو گیا اور اس سے زاید حال معلوم نہوا -

مظلوم دکن اس کے مالک و اڈیٹر عظیم الدین تھے یہہ اخبار چھوٹی تقطیع پر نکلتا تھا اس اخبار مین
نہایت ہی فحش اور دل شکن مضامین ہوتے تھے - بحکم گورنمنٹ یہ اخبار بند ہوا - مگر پھر بمبئی سے
نکلنا شروع ہوا ۱۳۱۵ھ مین اڈیٹر کا اخراج ہوا - اُس کے بعد بند ہو گیا - ماہ ستمبر یا اکتوبر ۱۸۹۹ء
مین پانڈیچری سے نکلنے کا پتہ معلوم ہوا -

جریدہ اعلامیہ سرکار عالی ۲۶ رجب م ۱۹ آذر ۱۲۷۹ف ۱۲۸۶ھ روز دوشنبہ سے ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو
شایع ہونا شروع ہوا - پہلے اس کی عام قیمت علاوہ محصول عالی ماہانہ مقرر تھی - لیکن غرہ امرداد
۱۲۷۹ف ۱۲۸۷ھ سے مہ؏ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی اور غرہ فروردی ۱۲۷۸ف سے ؏
سالانہ علاوہ محصول مقرر ہوئی - پہلے اسکی زبان فارسی تھی اور جمیع احکامات سرکار عالی فارسی
ہی زبان مین شایع ہوا کرتے تھے - لیکن جب دفاتر سرکار عالی مین اُردو زبان کا رواج ہوا تو
یہہ بھی اُردو مین شایع ہونا شروع ہوا - علاوہ اسکے ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ ۱۲۹۴ف کو دفتر پولیٹیکل فینانس
سے بجائے ہفتہ واری مہینہ مین یکم اور ۱۶ ہر ماہ آگہی کو شایع ہونیکا حکم ہوا - بعد یکم آذر ۱۲۹۷ف ۱۳۰۵ھ
سے حسب سابق ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا - ۱۳۰۴ف ۱۳۱۲ھ مین اس کی ترتیب بدل دی گئی اور
بجائے حصص شش اول و دوم جزو اول جزو دوم مقرر ہوئے اور چار جزو کے بعد ضمیمہ بطور متفرقات
شامل کیا گیا - اس وقت تک اسی ترتیب سے ہفتہ واری شایع ہوتا ہے اور قیمت بھی ؏ روپیہ
سالانہ علاوہ محصول ہے - پہلے خرچ ٹپہ عالی لیے جاتے تھے - مگر آغاز ۱۸ سے بے خرچ ٹپہ مقرر ہوا -

اور یہہ سلطنت آصفیہ کا سرکاری گزٹ ہے اور اسکا تعلق دفتر فینانس سے ہے اور اندرون محبس دار الطبع مین چہپتا ہے۔

پولیس گزٹ یہہ غالباً ۱۳۰۸ف مین محکمہ نظامت کوتوالی اضلاع (بلدہ) سے جاری ہوا۔ اسمین جمیع احکام مجریہ نظامت کوتوالی اضلاع اور مہتممان اضلاع ومحبس وغیرہ درج ہوتے ہین۔ ہر سہ شنبہ کو دفتر نظامت سے شایع ہوتا ہے۔ اور وہین کے اہلکار اس کو مرتب کرتے ہین اس پر مسٹر ہنکن ناظم کوتوالی کی نگرانی رہتی ہے للعہ سالانہ اسکی قیمت ہے۔

اخبار ورسالہ زبان مرہٹی اخبار نظام وبیہو ۱۸۹۷ء مین بزبان مرہٹی لکشمی پریس سولاپور سے ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا۔ اسکا اہتمام وشنو پنڈت وکہٹر کر وکیل کے زیر نگرانی تھا۔ ۴ ماہ تک جاری رہا پھر بند ہو گیا۔

نظام وبیہو ۱۹۰۵ء مین زیر اہتمام سری ہت راؤ وکیل حیدرآباد سے ہفتہ وار جاری ہوا۔ ۶ ماہ کے بعد بند ہو گیا۔

بہاگیش نگر ۲۴ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ کو حیدرآباد سے نکلنا شروع ہوا۔ اسکے مالک نرسو مکند راؤ تھے۔ یہہ بھی بند ہوا۔

علاوہ ان مرہٹی اخباروں کے اخبار بہاگ نگر اور حیدرآباد سماچار کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ جاری ہوئے تھے مگر بند ہو گئے اُن کے حالات معلوم نہو سکے۔

رسالہ سری بہاگیش وبیجے ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۶ء بیادگار جشن چہل سالہ اعلیحضرت باہتمام راجندر داس دیو کولکرنی۔ ۲۰ صفحہ پر بزبان مرہٹی شایع ہونا شروع ہوا۔ اس مین تہیا سوفیکل مضامین کا انگریزی سے مرہٹی مین ترجمہ اور ناول شایع ہوتا تہا۔ اور اسکی قیمت سالانہ عہ تھی یہہ رسالہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۶ء سے بعد اصلاح جدید معہ حجم وقیمت سابقہ ہر مہینہ مین ۳ مرتبہ شایع ہونا شروع ہوا مگر افسوس ہے کہ بند ہو گیا۔

ماہانہ رسالجات

رسالہ طبابت حیدرآباد حیدرآباد مین سب سے پہلے جو رسالہ جاری ہوا۔ وہ رسالہ طبابت

حیدرآباد نے ہے جسکا نمبر ۵ جلد ۲ ہماری نظر سے گذرا ہی جو ۲۴ جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ کی مطبوعہ ہے اور نواب سالار جنگ اول مرحوم مدار المہام کے چھاپہ خانہ مین طبع ہوئی تھی۔ اس رسالہ کے مہتمم جارج سمتھ صاحب تھے۔ اور اردو مضامین لکھے جاتے تھے جسمین طب یونانی اور ڈاکٹری دونون کے مضامین مقابلتاً اور انفراداً انفراداً حکماء اور ڈاکٹر لکھا کرتے تھے اسمین اُس وقت کے مدرسہ طبیہ کی جو ڈاکٹری اصول پر قایم تھا رپورٹین اور نتایج بھی درج ہوا کرتے تھے۔ اس مدرسہ کے پاس شدہ کو صاحب رزیڈنٹ بہادر سند عطا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۳ شعبان ۱۲۷۷ھ کی جو رپورٹ اس مین درج ہے اُس مین ۷ شخص پاس ہوئے ہین۔ جن کو اُس وقت کرنل ڈیوڈسن صاحب بہادر نے سند عطا فرمائی تھی یہہ رسالہ ۲۷ صفحہ پر سرمی فلس کیپ کی تقطیع پر نکلتا تھا۔ مگر معلوم نہ ہوسکا کہ کس سنہ مین بند ہوا اور عام خریدارون سے سالانہ کیا قیمت مقرر تھی۔

معلم شفیق | ماہ محرم ۱۲۹۸ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی محب حسین ۲۸ صفحہ پر زبان اردو مین شایع ہونا شروع ہوا۔ علوم و فنون قدیمہ و جدیدہ کے متعلق حسب ذیل مضامین ہوا کرتے تھے۔ ۱۔ ریاضیات۔ ۲۔ طبعیات۔ ۳۔ آلہیات۔ ۴۔ تجارت۔ ۵۔ اخلاق۔ ۶۔ طب۔ ۷۔ تاریخ۔ ۸۔ جغرافیہ۔ ۹۔ ادب۔ ۱۰۔ کیمیا۔ ۱۱۔ انباتات۔ ۱۲۔ معدن۔ عام خریدارون سے رسالہ مذکور کی سالانہ قیمت للعہ روپیہ مقرر تھی یہہ چند ماہ تک ہفتہ واری رہا اسکے بعد ماہواری ہوا۔ اور ماہ رجب ۱۳۰۲ھ سے رسالہ مذکور شایع ہونا موقوف ہوا۔

ادیب | ماہ ذیقعدہ م ماہ آذر ۱۲۹۸ھ / ۱۲۹۱ف سے انجمن اخوان الصفا حیدرآباد سے ۴۴ صفحہ پر ہر مہینے مین شایع ہونا شروع ہوا۔ رسالہ مذکور کی سالانہ قیمت ۱۲ مقرر تھی۔ اسکے صرف ۸ نمبر نکلے اُس کے بعد موقوف ہوا۔

فنون | ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۹۹ھ سے بسرپرستی سرکار آصفیہ زیر اہتمام مولوی مشتاق احمد صاحب محلہ سنبل پورہ سے ۴۰ صفحہ پر ہر مہینے مین شایع ہونا شروع ہوا اس مین فلاحت۔ زراعت

حرفت اور تجارت وغیرہ کے متعلق مضامین ہوا کرتے تھے اور اس کی سالانہ ۲ روپے قیمت مقرر تھی۔ ماہ صفر ۱۳۰۳ھ مین رسالہ مذکور شایع ہونا موقوف ہوا۔

حسن یہہ دکن کا نامور رسالہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ سے بسرپرستی حسن بن عبد اللہ نواب عماد نواز جنگ ہر انگریزی مہینے مین شایع ہونا شروع ہوا۔ لندن کے نائینٹینتھ سنچری کیطرح اس رسالہ مین بھی اعلی درجہ کے مضامین اور سوانح عمریان شایع ہوتی تھین۔ اس نے علمی دنیا مین بہت بڑی وقعت حاصل کرلی تھی۔ عمدہ مضمون نگارون کو نواب صاحب موصوف کی جانب سے ایک اشرفی نذر کی جاتی تھی۔ عام خریدارون سے رسالہ مذکور کی سالانہ قیمت ۵ روپیہ مقرر تھی۔ ۶ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ سے اسکا شایع ہونا موقوف ہوا۔

الحقایق اوایل ۱۳۰۷ھ سے زیر اہتمام مولوی سید علی صاحب بلگرامی و مولوی عبد الجبار خانصاحب بزبان عربی شایع ہونا شروع ہوا۔ یہہ رسالہ ڈہائی جز کا تھا۔ اور ۴ روپیہ سالانہ عام قیمت تھی چند دنون کے بعد بند ہو گیا۔

معلم النسوان ماہ محرم ۱۳۱۰ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی محب حسین صاحب ۴۸ صفحہ پر ماہانہ معلم کے نام سے شایع ہونا شروع ہوا اسکی قیمت سالانہ ۴ روپیہ مقرر تھی ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ سے معلم کے ساتھ نسوان کا لفظ بڑہا دیا گیا اور اس مین مخصوص عورتون کی تعلیم اور پردہ وغیرہ کے متعلق مضمون لکھے جانے لگے۔ چونکہ مضامین مین اعتدال کا لحاظ نہین کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے پبلک مین شورش پیدا ہوئی اسواسطے حسب الحکم سرکار ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ مین چند ماہ کے لیے معطل کیا گیا اُس کے بعد اڈیٹر نے خود شایع کرنا موقوف کیا۔

سحر بیان ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی محبوب احمد صاحب تمنائی مطبع آفتاب دکن رزیڈنسی مین طبع ہو کر ہر انگریزی مہینے کی آخر مین شایع ہونا شروع ہوا اسمین تاریخی اخلاقی ناول یا ڈراما۔ مشاہیر کی لایف اور دیگر مختلف مضامین ہوا

کرتے تھے۔ رسالہ کی قیمت عام خریداروں سے سالانہ عاں مقرر تھی۔ رسالہ مذکور کے صرف ۳ نمبر نکلے اور ماہ مے ۱۸۹۳ء سے شایع ہونا موقوف ہوا۔

منتخب روزگار | ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ سے زیر اہتمام مولوی سید علی رضا صاحب لکھنوی مطبع مفید الاسلام واقع کوٹلہ اکبر جاہ سے طبع ہوکر شایع ہونا شروع ہوا۔ اس رسالہ کے ۳ حصہ تھے ۱۔ عام مضامین۔ ۲۔ ناول کا ترجمہ۔ ۳۔ طرحی غزلین۔ اسمین رینالڈ کے ناول میری پرائس کا ترجمہ شروع ہوا تھا۔ اس کی قیمت عام خریداروں سے ہے روپیہ مقرر تھی۔ چندماہ تک جاری رہکر بند ہوگیا۔

افسر | ماہ شوال ۱۳۱۴ھ ماہ اپریل ۱۸۹۷ء سے لبسرپرستی نواب افسر الملک بہادر مطبع معلم نسوان مین طبع ہوکر ہر مہینے ۳۲ صفحہ پر شایع ہونا شروع ہوا۔ اسمین مضامین متعلقہ فوج۔ اصول جنگ نامور سپاہیون کے کارنامے وغیرہ ہوا کرتے تھے۔ ابتدا مین مولوی محب حسین صاحب (ایڈیٹر معلم نسوان) ۲ سال تک ایڈیٹر رہے۔ چندروز کے لیے رسالہ بند ہوگیا بعد از ان مولوی عبدالحق بی اے۔ کی زیر ایڈیٹری شایع ہونا شروع ہوا۔ تقریباً ۲ سال تک جاری رہکر دوسرے بار بند ہوگیا۔ عام خریداروں سے سالانہ للعہ روپیہ قیمت مقرر تھی۔

دلگداز | ہندوستان کا یہہ نامور علمی رسالہ ابتدا مین لکھنو مین طبع ہوا کرتا تھا۔ جب اس کے ایڈیٹر مولوی عبدالحلیم شرر کا دولت آصفیہ سے تعلق ہوگیا اور جب وہ بلدہ مین آگئے تو اسکی اشاعت بھی یہین سے شروع ہوئی۔ یہان صرف اسکے ۱۲ پرچے چھپے۔ یعنی ۱۹ ماہ شوال ۱۳۱۴ھ کو جاری ہوا اور ماہ رمضان ۱۳۱۵ھ کو بند ہوگیا۔ مطبع مفید الاسلام واقع کوٹلہ اکبر جاہ مین طبع ہوکر محی الدین بادشاہ کے باغ سے شایع ہوا کرتا تھا۔ اسکی قیمت عام خریداروں سے عال روپیہ کلدار یا عہ حالی مقرر تھی اس کے بعد لکھنو سے پھر شایع ہونا شروع ہوا۔ اب ماہ جون ۱۹۰۸ء سے مطبع اختر دکن حیدرآباد سے شایع ہو رہا ہے۔

پیام محبوب | ماہ محرم ۱۳۱۵ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی غلام حسین داد شایع ہونا شروع ہوا

اسمین غزلیات متفرق مضامین اور ناول کا حصہ رہتا تھا - اسکی سالانہ قیمت عال مقرر تھی
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷ھ سے شایع ہونا موقوف ہوا - اس کے بعد ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ سے
یہ رسالہ ۴۸ صفحہ پر دوبارہ شایع ہونا شروع ہوا - اور سالانہ عہ روپیہ قیمت مقرر کر دی گئی
اسکے بعد ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ سے موقوف ہوا -

شمس الکلام | یہ ماہواری رسالہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۵ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی سلیمان مہدی
حال منتظم دفتر پیشی نواب لطف الدین خان بہادر شایع ہونا شروع ہوا - اسمین صرف غزلیات
ہوا کرتی تھیں - ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۷ھ مین بند ہوا - اس کی قیمت کوئی مقرر نہ تھی یونہی تقسیم ہوتا تھا -

دبدبۂ آصفی | ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ سے بہ یادگار سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت
۶۲ صفحہ پر محبوب پریس علاقہ پیشکاری مین طبع ہو کر ہر قمری مہینے مین شایع ہونا شروع ہوا - یہ
اس رسالہ کے بانی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و مدار المہام سرکار عالی ہین اسمین اخلاقی
علمی اور سوشیل مضامین ہوا کرتے ہین عمدہ اعلی مضامین پر مضمون نگار کو مہاراجہ موصوف کے
جانب سے انعام دیا جاتا ہے - یہ رسالہ ابتدا مین پنڈت رتن ناتھ اور مولوی حبیب الرحمن خان
بیدل کی مہتممی مین رہا - آجکل مولوی جلیل حسن صاحب مانک پوری کے زیر اہتمام نکلتا ہے
اسکی سالانہ قیمت لے روپیہ مقرر ہے اور ہر رسالہ مین اعلیحضرت کی تصویر ہوا کرتی ہے -

مڈیکل جنرل | ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ سے زیر اہتمام نواب لقمان الدولہ بہادر اسٹاف
سرجن اعلیحضرت حضور پر نور ۲۲ صفحہ پر شایع ہونا شروع ہوا - اسمین مضامین متعلق ڈاکٹری
اردو مین شایع ہوتے تھے جن کا انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی ساتھ شایع ہوتا تھا - عام خریدارون
سے لے روپیہ قیمت مقرر تھی چند نمبرون کے بعد بند ہو گیا -

جلوۂ محبوب | ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ کو تبقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت زیر
ایڈیٹری مولوی غلام صمدانی خان گوہر ۳۶ صفحہ پر ہر مہینے مین شایع ہونا شروع ہوا - اس مین
ناول - سوانح عمری - تاریخی حالات - علمی مضامین اور چند صفحہ نظم کے ہوا کرتے تھے - بسلسلہ

مذکور کے مالک بھی مولوی صاحب موصوف ہی تھے ۔ اسکی سالانہ قیمت عہ منقرر تھی۔ یہہ
٥ سال جاری رہا۔ اور ماہ ربیع الاول ١٣٢١ھ سے شایع ہونا موقوف ہوا ۔ اسکے بعد
ہفتہ واری اخبار کے پیرایہ مین جاری ہوا جسکا ذکر اخبارات کے ضمن مین مندرج ہے ۔

محبوب الکلام | ٦ - ربیع الثانی ١٣١٦ھ سے بہ یادگار سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت
حسب الحکم عالیجناب مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنتہ بہادر مدار المہام سرکار عالی
محبوب پریس علاقہ پیشکاری مین ٣٢ صفحہ پر طبع ہوکر ہر مہینے شایع ہونا شروع ہوا ۔ رسالہ مذکور
مین اعلیحضرت حضور پر نور و مہاراجہ مدار المہام اور دیگر شعرا ہند و دکن کا کلام درج ہوا کرتا ہے
عام خریداروں سے سالانہ قیمت للعہ روپیہ مقرر ہے ۔ اور یہہ رسالہ بھی مولوی جلیل حسن صاحب
مانکپوری کے اہتمام سے نکلتا ہے ۔

نسیم دکن | ماہ شوال ١٣١٩ھ سے بہ تہنیت سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پر نور بسرپرستی عالیجناب
راجہ لچھمن راو راجہ رای رایان بہادر امانت ونت انجمن محبوبیہ حیدرآباد دکن و شاہ علی نباط
دیوڑہی راجہ صاحب موصوف امانت پریس مین طبع ہوکر زیر اہتمام مولوی نادر علی صاحب
برتر شایع ہونا شروع ہوا اسمین مختلف مضامین غزلیات اور ناول کا سلسلہ رہتا تھا ۔ اسکی
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ مقرر تھی چند سال تک شایع ہونیکے بعد موقوف ہوا ۔
اور پھر شایع ہوا ۔ گذشتہ نمبرون کے تکملہ کرنے کے بعد اسوقت تک بند ہے ۔

افسانہ و دکن ریویو | ماہ ربیع الاول ١٣٢١ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی ظفر علیخان بی ۔ اے
ہر مہینے گوشہ محل سے بسرپرستی عالیجناب مہاراجہ مدار المہام بہادر شایع ہونا شروع ہوا اول
رینالڈز کے مسٹریز آف دی لنڈن کا ترجمہ فسانہ لنڈن کے نام سے شایع ہوتا رہا تقریباً
٦ ماہ اس حالت مین رہا ۔ ماہ شوال ١٣٢١ھ سے اسمین یک جزو دکن ریویو کے نام سے مضامین
کا حصہ زیادہ کر دیا گیا اس حالت مین ٢ سال رہا بعد بند ہو گیا اور ماہ جنوری ١٩٠٦ء سے
بمبئی سے پھر شایع ہونا شروع ہوا اور اسمین سے افسانہ جدا کر دیا گیا ۔ چند ماہ کے بعد

حیدر آباد سے دکن ریویو شایع ہونا شروع ہوا - افسانہ کی قیمت سالانہ ۶ تھی جب کہ
دکن ریویو کا اضافہ ہوا تو للعہ قیمت مقرر کر دی گئی - مگر اب صرف دکن ریویو رہگیا اور
افسانہ افسانہ ہوگیا - سنہ ۱۹۰۹ع سے اسکے ایڈیٹر اور مالک مولوی محمود احمد صاحب تشنہ قادری ہوگئے اور اب آپ ہی کے زیر اہتمام شایع ہوتا ہے

الہادی | یکم محرم سنہ ۱۳۲۳ھ سے زیر اہتمام مولوی غلام حسین صاحب ۸۰ صفحہ پر شایع ہونا شروع ہوا
اسمین حدیث و فقہ کے مسائل کا خلاصہ ہوا کرتا ہے - رسالہ مذکور کی سالانہ قیمت عہ روپیہ
مقرر ہے -

صحیفہ | ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ سے زیر ایڈیٹری مولوی سید رضی اللہ بن حسن کیفی امانت پریس سے
طبع ہو کر جوبلی نواب صاحب کلیانی سے ہر مہینے شایع ہونا شروع ہوا - اس کی قیمت سالانہ
معہ محصول ڈاک عہ مقرر تھی - ماہ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ مین رسالہ مذکور بند ہوگیا تھا - لیکن انجمن
معارف نے اسکے حقوق اپنے ذمہ محفوظ کر لیے اور ماہ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ سے دوبارا شایع
ہونا شروع ہوا - اب مولوی محمد اکبر علی صاحب عیبا کے اہتمام سے ماہانہ نکلتا ہے اور اسکی قیمت ے
روپیہ کر دی گئی ہے -

مذاق سخن | تاریخ اجرائی اور ایڈیٹر کا نام معلوم نہین - مطبع فنون حیدر آباد مین طبع ہو کر شایع
ہونا شروع ہوا - اسمین غزلیات وغیرہ اور زمزمہ روحانی نامی ناول اور لطایف و ظرایف
وغیرہ درج ہوا کرتے تھے عام خریداروں سے سالانہ ۶ قیمت مقرر تھی -

خیال محبوب - محبوب عالم - اس رسالہ کا پہلا نمبر دیکھنے مین آیا لیکن اس مین سنہ و ماہ نہین لکھا ہے
اس وجہ سے یہہ نہین کہا جا سکتا کہ کس سنہ مین جاری ہوا - اس کے ایڈیٹر مولوی عبد السلام
عرشی مشہور شخص تھے جو حیدر آباد کے باشندے تھے ۹ پرچہ نکلے اڈیٹر کی وفات سے موقوف
ہوگیا - اس مین بطرز جدید ناول ۸۰ صفحہ پر ماہانہ چھپتا تھا جس مین جدت یہہ تھی کہ علمی مباحثے
اور مکالمی عشق و عاشقی کے پیرایہ مین لکھے جاتے تھے اور تمام عشقیہ مذاق مین علمی مذاق کی
چاشنی رہتی تھی - اسکی قیمت سالانہ للعہ مقرر تھی -

معیار الانشاد | ماہ محرم ۱۳۲۲ھ مین باہتمام نواب سراج الدین احمد خان صاحب حیدر آباد سے شایع ہونا شروع ہوا - اس مین طرحی غزلین چھپتی ہین - اور خاص مقصد یہہ رکھا گیا تھا کہ فصیح الملک داغ دہلوی کے جہان جہان شاگرد ہین وہ اس رسالہ مین اپنی اپنی غزلین بالخصوص چھپوایا کرین چند ماہ پرچہ اسی التزام سے نکلا اس کے بعد بند ہوگیا مطبع شمسی حیدر آباد مین طبع ہوتا تھا اسکی عام قیمت ہے روپیہ سالانہ مقرر تھی -

مخزن الفوائد | ۱۲۹۲ھ مین عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی نے جاری کیا - لیکن آخر ۱۲۹۳ھ مین بند ہوگیا - اس مین ملکی فوائد پر بحث ہوتی تھی - اور نہایت ہی اعلی درجہ کے مضامین لکھے جاتے تھے - اور حال معلوم نہ ہوا -

ادیب | یہہ رسالہ ماہ مئی ۱۹۰۸ء سے بمقام چادر گھاٹ شایع ہونا شروع ہوا - اسکی قیمت سالانہ عام عہ ہے اور اس کے اڈیٹر مولوی ظفر یاب خان ہین - اسمین علمی اخلاقی مضامین ہوتے ہین حجم ۲ جزو ہے -

المبشر - یہہ رسالہ یکم ماہ صفر ۱۳۲۷ھ سے ماہانہ مطبع مراد دکن سے شایع ہونا شروع ہوا - اسکا یہہ مقصد ہے کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ مین مذہب اسلام کی حمایت کرے اور اوسکی خوبیون کا اظہار کرے - اسکے اڈیٹر غلام محمد صاحب اور مالک ملا مراد تاجر کتب ہین قیمت عہ سکہ کلدار ہے - اور حجم ۲ جزو ہے -

رسالجات قانونی

مقنن دکن | ماہ آذر ۱۲۹۵ف سے زیر اہتمام مولوی محمد علی مطبع مقنن دکن واقع چنچل گوڑہ مین طبع ہوکر ہر ماہ الہی کی پہلی تاریخ - پانچ حصون مین شایع ہونا شروع ہوا - اسکی قیمت سالانہ عہ روپیہ مقرر ہے - حصہ اول عمدہ اور مفید لکچر قانونی مباحثے - اصول قانونی حصہ دوم - خلاصہ نظائر پریوی کونسل و ہائیکورٹ کلکتہ - مدراس - بمبئی - الہ آباد حسب مندرجہ انڈین لا رپورٹ حصہ سوم - فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت حیدر آباد - و سعہ خلاصہ بطرز رپورٹ - حصہ چہارم

ایکٹ و قواعد و سرکلر و مسودات قانون معہ وجوہ و منشا و اسپیچ کونسل و اصحاب قانون برٹش گورنمنٹ ۔ حصہ پنجم ۔ دستور العمل و قوانین و گشتیات سرکار عالی متعلقہ عدالت و کوتوالی و مال جو اہم امور سے متعلق ہین ۔ جب مولوی محمد علی نے رسالہ مذکور سے اپنا تعلق اٹھا لیا تو مطبع مفتن دکن چیچل گوڑہ سے بازار شدی عنبر مین منتقل ہو گیا ۔ اور اب وہین ہے ۔

آئین دکن | ماہ آذر ۱۳۰۲ ف سے زیر اہتمام مولوی فدا حسین خان وکیل ہائیکورٹ مطبع آئین دکن مین چار حصون مین طبع ہو کر ہر ماہ الٰہی کو اورنگ آباد سے شایع ہونا شروع ہوا ۔ اُس کے بعد بلدہ مین منتقل ہوا ۔ اسکی قیمت سالانہ علاوہ محصول ڈاک ۱۰ روپیہ مقرر ہے ۔ حصہ اول ۔ فیصلہ جات متعلق دیوانی ۔ حصہ دوم فیصلہ جات عدالت و فوجداری ۔ حصہ سوم ۔ احکام و گشتیات وغیرہ مجریۂ مالگزاری ۔ حصہ چہارم ۔ ترجمہ انگریزی ۔

تشریح القوانین | ماہ آذر ۱۳۱۰ ف سے زیر اہتمام مولوی محمد عبد الرحیم وکیل ہائیکورٹ محلہ نیلی ہ‍ سے ہر ماہ الٰہی کو شایع ہونا شروع ہوا ۔ اسکی قیمت سالانہ (۱۰) روپیہ مقرر تھی ۔

تکمیل الاحکام ۔ آغاز ۱۳۱۰ ف سے زیر اہتمام نواب عزیز جنگ بہادر ہر ماہ الٰہی کو دو مرتبہ عزیز باغ محلہ سلطان پورہ سے شایع ہونا شروع ہوا ۔ اسمین مالگزاری وغیرہ کے متعلق سرکاری احکامات اور قانونی معلومات ہوا کرتے تھے ۔ یکم آذر ۱۳۱۱ ف سے رسالہ مذکور شکل بدلکر عزیز الاخبار کے نام سے ہفتہ واری شایع ہونا شروع ہوا ۔ جسکا ذکر اخبارات کے ضمن مین درج کیا گیا ہے ۔

مراۃ القوانین | یہہ رسالہ یکم تیر ۱۲۸۶ ف سے جاری ہونیوالا تھا ۔ آذر ۱۲۸۷ ف ماہ مہر مین پہلا نمبر نکلا چند ماہ کے بعد بند ہو گیا مولوی مہدی علیخان محسن الملک اسکے نگران تھے ۔ اس رسالہ مین جمیع امور متعلق قوانین سرکار عالی کے شیوع کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ اور نہایت ہی شان شوکت سے اسکا پراسپکٹ شایع ہوا تھا ۔ اس رسالہ کا اشتہار جریدہ ۹ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ جلد ۳ صفحہ (۲۵) ۔ پر بھی شایع ہوا تھا ۔ اور یہہ سب سے پہلا قانونی رسالہ تھا

رسالہ مالگذاری یہہ رسالہ یکم آذر ۱۳۱۳ف سے بہ نگرانی مولوی محمد فصیح الدین احمد خان جاری ہوا۔ اس مین مدار المہام سرکار عالی کے فیصلہ جات صیغہ مالگذاری کے احکامات اور گشتیات فینانس صدر محاسبی معتمدی عدالت مجلس عالیہ عدالت انسپکٹر جنرل رجسٹریشن اسٹامپ وغیرہ کی گشتیات احکامات ہدایت وغیرہ طبع ہوتے ہین عام قیمت لے روپیہ پیشگی مقرر ہے۔

اخبارات و رسالہ جات انگریزی

نمبر	نام اخبار و رسالہ	تاریخ اجرائی	سنہ جس میں بند ہوا	چندہ سالانہ	کیفیت
	اخبارات				
۱	دکن ٹائمس	سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۹۱ء	للعہ	یہہ اخبار ابتدا مین نومسلم عبد القادر مرحوم نے جاری کیا بعد ازان ڈاکٹر سامسن اور رفالبرو کیل کی شرکت سے چلایا سنہ ۱۸۸۵ء مین شاہ پورجی صاحب چینائی نے پریس معہ ملکیت اخبار خرید کرکے مسٹر گرہبل کی شرکت سے چلایا۔ بعد ازان سنہ ۱۸۹۱ء مین سرکار عالی نے مطبع اور اخبار کو خرید کرکے بند کر دیا سکندر [illegible]
۲	حیدرآباد ٹیلیگراف	سنہ ۱۸۸۴ء	سنہ ۱۸۸۶ء	سے	مسٹر ویسٹر ایڈورڈ نے جاری کیا تھا۔
۳	حیدرآباد رکارڈ	سنہ ۱۸۸۵ء	ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء	للعہ	مسٹر جولیس سالومن نے مقام رزیڈنسی بلدہ سے جاری کیا تھا۔
۴	دکن سٹنڈرڈ	سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۹ء	عہ	مسٹر گیا لیگر نے جاری کیا تھا۔
۵	دکن بجٹ	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۷ء	عہ	ایضاً
۶	دکن میل	سنہ ۱۸۹۶ء	سنہ ۱۸۹۸ء	عہ	ایا شاستری نے جاری کیا تھا بعد ازان اُنہیر نقد مہ دایر ہونیسے اخبار بند ہوگیا۔
۷	حیدرآباد کرانیکل	سنہ ۱۸۹۷ء	سنہ ۱۹۰۵ء	سے	مسٹر ہمل ٹن ایڈیٹر تھے۔ چندہ بھی سے

نمبر شمار	نام اخبار و رسالہ	تاریخ اجرائی	تاریخ موقوفی	چندہ سالانہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
					نکلکر موقوف ہوا۔
۸	ڈکن ٹائمس	سنہ ۱۹۰۲ء	سنہ ۱۹۰۵ء	ے	مسٹر فرنانڈیس نے اسکو جاری کیا تھا۔
۹	ڈکن پوسٹ	سنہ ۱۹۰۳ء	سنہ ۱۹۰۶ء	عہ	مسٹر مترا نے اسکو جاری کیا تھا۔ ابتدا مین بمبئی سے بعد ازان مدراس سے نکلتا تھا۔
۱۰	بلٹن	فبروری سنہ ۱۹۰۴ء	موجود ہے	سے	مسٹر راڈکمرن پروپرائٹر ہین۔ سکندرآباد سے ہفتہ مین ۲ بار شائع ہوتا ہے اس مین تار برقیان ہوتی ہین۔
۱۱	ڈکن ہیرلڈ	جنوری سنہ ۱۹۰۶ء	مئی سنہ ۱۹۰۶ء	عہ	مسٹر اوجانا نے جاری کیا تھا سو روپیہ سے کم تنخواہ والون سے ۵ روپیہ قیمت لی جاتی تھی۔
۱۲	ڈکن گزٹ	فبروری سنہ ۱۹۰۷ء	جنوری سنہ ۱۹۰۸ء	عہ	ابتدا مین اس اخبار کو مسٹر برایت نے جاری کیا بعد چند ماہ کے مسٹر ڈیسانٹاس بیارسٹر ایٹ لا کی زیر تحت رہا
	رسالجات				
۱	پیارلش میگزین				ریورنڈ زبرائٹ نے اس کو جاری کیا تھا اور اس مین دینیات کے متعلق مضامین ہوا کرتے تھے۔
۲	چرچ میگزین				ریورنڈ زبرٹن نے اسکو جاری کیا تھا۔

تختہ اخبارات و رسالہ جات علمی وغیرہ جن کا تفصیلی حال نہ معلوم ہو سکا۔ اور ان میں سے کل بند ہیں علاوہ ان کے اور بھی رسالے ہونگے لیکن اُن کا اسقدر بھی حال معلوم نہ ہو سکا۔

نام	تاریخ اجرائی	مقام شیوع	نام	تاریخ اجرائی	مقام شیوع
اخبار			رسالہ علمی		
آصف دکن	سنہ ۱۳۰۸ف لغایت ۱۳۱۲ف تک	شوراپور ضلع لنگسگور	رسالہ معلم العلوم	۱۳۰۷ھ سے	.
نظام گزٹ	"	بلدہ	رسالہ محبوب عالم	سنہ ۱۳۰۸ف لغایت ۱۳۱۲ف تک	.
اخبار حیدر آباد	"	"	" ناظم التعلیم	"	.
تعلیم المعلمین	.	.	" قانونچی	.	.
چمپاوتی مرہٹی و اردو	.	بیڑ	" ماہواری گشتیات	۱۳۰۷ف سے	.
دین ورحمانی تلنگی	.	رزیڈنسی حیدر آباد	" آئین محبوبیہ	سنہ ۱۳۰۸ف لغایت ۱۳۱۲ف تک	.
گلبرگہ سماچار مرہٹی و اردو	.	گلبرگہ	.	.	.
حیدر آبادی	.	.	.	.	.

ضروری یادداشت

۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ کو پریس کمشنری کا تعلق دفتر پرایوٹ سکرٹری سے کیا گیا مسٹر فریدون جنگ علاوہ اپنے عہدہ پرایوٹ سکریٹری کے پریس کمشنری کے کام کو بھی انجام دیتے ہیں۔

تحفظ حقوق تصنیف و تالیف کتب۔

فصل ۴ علوم کی اشاعت اور حق مصنفی کے تحفظ کا انتفاع مبنی ہے ملک کی تعلیمی حالت پر چونکہ ۴۰-۴۴

سال پیشتر اس ملک کی تعلیمی حالت نہایت ہی خراب تھی اس وجہ سے اُس زمانہ مین سوائے
دار الطبع سرکار عالی اور مطبع شمس الامرائی و مطبع سالار جنگی اور کوئی دیسی مطبع اس ملک مین نہتا
اور نہ اُس وقت اس قدر مطابع کی ضرورت سمجھی گئی تھی۔ کیونکہ یہان کسی کو تصنیف وتالیف کا
خیال ہی نہ تھا۔ اور اگر باستثنا چند علمی مذاق رکہنے والے حضرات تھے بھی تو وہ شمالی ہندسے
اور مدراس وغیرہ سے کتابین چہپوالیا کرتے تھے۔ لیکن جس تیزی کے ساتھ برٹش انڈیا مین
ترقی ہو رہی تھی وہ ایسی نہ تھی کہ حیدر آباد کو اپنے عمدہ اثر سے محفوظ رکھتی۔ چنانچہ نواب سالار جنگ
ثانی میر لایق علیخان مدار المہام کے عہد مین قوانین موجودہ کی تدوین۔ پیشہ وکالت کی تہذیب
اور علوم مغربی کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی گئی جس کی وجہ سے بہت سے مطابع
قایم ہوئے۔ اور کتب بھی طبع ہونا شروع ہوئین۔ ساتھ ہی اسکے ملازمت کے مختلف صیغوں
مشروط الامتحان ہو جانے سے تصنیف وتالیف کو اور بھی ترقی ہوئی۔ اور ایسے مصنف
ومولف اپنی تالیف یا تصنیف شدہ کتب کو ایک جائداد سمجہنے لگے جس کی وجہ سے اس امر کی
ضرورت ہوئی کہ تحفظ حقوق کا قاعدہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ ۱۲۹۹ف مین بذریعہ رزولیوشن
نشان ۱۴/۱ ۱۶۔ امرداد ۱۲۹۹ف قانون تحفظ حقوق تصنیف جاری کیا گیا۔ اور اُسی کے بموجب
اس وقت تک حقوق کا تحفظ۔ رجسٹری کیا جاتا ہے۔ ۱۲۹۹ف سے آخر ۱۳۱۷ف تک جسقدر کتب کا
تحفظ (رجسٹری) ہوا ہے وہ سلسلہ وار لکھے جاتے ہین جس سے علمی مذاق پر اچھی طرح روشنی پڑسکتی ہے
یہہ امر بھی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ سرکار آصفیہ کی رجسٹری شدہ کتب سرکار انگریزی مین
طبع ہوسکتی ہین۔ اسیطرح سرکار انگریزی کی رجسٹری شدہ کتب سرکار آصفیہ مین بھی طبع ہوسکتی ہین

شمار	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت	شمار	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۱	قانون اعظم المعلیات	مولوی احمد عبد العزیز	۱۸۔ امرداد ۱۳۰۰ف	۲	اصول قانون مجلس	عبد الجلیل محمد ضیا	۱۹۔ شہریور ۱۳۰۰ف

شمار	نام کتب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ رجسٹری	شمار	نام کتب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ رجسٹری
۳	نظائر قانون ہند	درگا پرشاد	۲۷ دی سنہ ۱۳۰۱ ف	۲۰	خلاصہ گشتیات مال	عبد المجید خان وکیل	۲۰ دی سنہ ۱۳۰۶ ف
۴	مفتاح النظائر	رای حکم چند	۱۲ خورداد سنہ ۱۳۰۱ ف	۲۱	خلاصہ اصول ٹارٹ	محمد احمد وکیل	؍؍
۵	شرح گشتی نشان (۲) سنہ ۱۳۰۲ ف	فدا حسین وکیل	۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۲۲	مجموعہ قوانین فوجداری	مصطفی بیگم	۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۶ ف
۶	مجموعہ قوانین فوجداری	سید عباد اللہ	۹ آذر سنہ ۱۳۰۴ ف	۲۳	قانون اسٹامپ معہ شرح مصدرہ سنہ ۱۲۹۹ ف	فدا حسین خان وکیل	۲۱ فروردی سنہ ۱۳۰۶ ف
۷	مجموعہ گشتیات دیوانی	؍؍	۴ فروردی سنہ ۱۳۰۴ ف	۲۴	خلاصۃ النظائر جلد دوم	محمود علی وکیل	۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۶ ف
۸	نظائر من ابتداے سنہ ۱۲۹۵ ف لغایتہ سنہ ۱۳۰۲ ف	مولوی احمد اللہ	۴ فروردی سنہ ۱۳۰۴ ف	۲۵	منتخب قوانین مالگزاری جلد اول	قطب الدین محمود علی	۲ خورداد سنہ ۱۳۰۶ ف
۹	قوانین مالگزاری جلد سوم	عزیز جنگ بہادر	؍؍	۲۶	خلاصۃ الاحکام	محمود علی وکیل	۵ تیر سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۰	شیرازۂ دفاتر	؍؍	؍؍	۲۷	مجموعہ قوانین مالگزاری جلد چہارم	عزیز جنگ بہادر	۲۹ شہریور سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۱	تلخیص الشہادت	سید احمد	۱۳ خورداد سنہ ۱۳۰۴ ف	۲۸	شرح گشتی نشان ۳ فوجداری	محمد عبد القدیر	۲۴ شہریور سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۲	خلاصۃ النظائر	محمود علی وکیل	۱۱ امرداد سنہ ۱۳۰۴ ف	۲۹	شرح قانون اسٹامپ	گونڈی راو	۱۶ مہر سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۳	شرح گشتی نشان ۳ سنہ ۱۲۹۵ ف	میر فرزند علی	۷ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف	۳۰	شرح قانون مجوبیہ	؍؍	۲۳ آبان سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۴	شرح قمار بازی	محمد احمد اللہ	۷ خورداد سنہ ۱۳۰۴ ف	۳۱	مجموعہ سوال و جواب	محمد عبد الغنی خان	۱۳ بہمن سنہ ۱۳۰۷ ف
۱۵	خلاصہ دادرسی	سید بادشاہ حسن	۲۶ تیر سنہ ۱۳۰۴ ف	۳۲	اصول جمعبندی و گشتیات	محمد یوسف	۲۵ بہمن سنہ ۱۳۰۷ ف
۱۶	خلاصہ تعزیرات ہند	؍؍	؍؍	۳۳	شرح قانون رجسٹری	عبد الغنی خان	۱۰ خورداد سنہ ۱۳۰۷ ف
۱۷	قانون مجوبیہ میعاد سماعت	فدا حسین وکیل	۲۸ امرداد سنہ ۱۳۰۵ ف				
۱۸	خلاصہ گشتی مال نشان ۱۲	سید جلال	۱۰ آذر سنہ ۱۳۰۶ ف				
۱۹	خلاصہ گشتیات دیوانی سنہ ۱۳۰۲ ف	محمد عماد الدین	۱۳ آذر سنہ ۱۳۰۶ ف				

شمار	نام کتب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت	شمار	نام کتب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۳۴	تحویل ملازمین اردو و انگریزی	مانک شاہ	۹ تیر سنہ ۱۳۰۷ ف	۴۶	مجموعہ قوانین حساب و فینانس مندرجہ حصہ دوم تکمیل الاحکام	عزیز جنگ بہادر	۱۵ اردی سنہ ۱۳۱۰ ف
۳۵	مجموعہ گشتیات نوحلہ مالگزاری مجلس عالیہ عدالت	گونڈے راو	۱۲ تیر سنہ ۱۳۰۷ ف	۴۷	مجموعہ قوانین مالگزاری جلد ششم حصہ سوم	″	″
۳۶	اقتدار صوبہ دار	فصیح الدین احمد	۸ امرداد سنہ ۱۳۰۷ ف	۴۸	ترجمہ تلنگی گشتی نشان ۳ بابتہ سنہ ۱۳۰۵ ف	نیکٹ رام ریڈی	″
۳۷	قوانین مالگزاری سنہ ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ ف	سید حسین	۱۱ آبان سنہ ۱۳۰۸ ف	۴۹	خلاصہ دہرم شاستر	غلام اکبر خان	″
۳۸	صداقت نامہ وراثت	جگناتھ ایم اے	۳۰ آبان سنہ ۱۳۰۸ ف	۵۰	خلاصہ احکام مال جلد دوم	محمد جعفر	۷ بہمن سنہ ۱۳۱۰ ف
۳۹	مجموعہ گشتیات دیوانی مجلس عالیہ عدالت	گونڈے راو	۵ آذر سنہ ۱۳۰۸ ف	۵۱	دستور العمل صفائی حیدر آباد	عزیز جنگ بہادر	۱۸ فروردی سنہ ۱۳۱۰ ف
۴۰	دستور العمل تحصیل پٹواریان	سید حسین	یکم بہمن سنہ ۱۳۰۸ ف	۵۲	دستور العمل اطبا علاقہ پائگاہ سروقار الامرا	″	″
۴۱	شرح رسوم عدالت	عبد الغنی خان	۲۱ اسفندار سنہ ۱۳۰۹ ف	۵۳	اصول قانون	مانک شاہ	۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۰ ف
۴۲	خلاصہ احکام مال	محمد جعفر	۱۶ امرداد سنہ ۱۳۰۹ ف	۵۴	خلاصہ احکام مال جلد سوم	محمد جعفر	۲۰ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف
۴۳	مجموعہ قوانین مالگزاری جلد پنجم حصہ اول و دوم	عزیز جنگ بہادر	۲۳ مہر سنہ ۱۳۰۹ ف	۵۵	گشتیات کوتوالی پٹیل پٹواری کنٹری	گوپال گنگا دہر	۱۲ آبان سنہ ۱۳۱۰ ف
۴۴	مصطلحات دکن	″	۲۱ آبان سنہ ۱۳۰۹ ف				
۴۵	رسالہ تکمیل الاحکام	″	۷ آذر سنہ ۱۳۱۰ ف				

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۵۶	شرح سیاہہ و سماعت نشان بابتہ سنہ ۱۳۱۰ف	فدا حسین خان وکیل	۳۰ خورداد سنہ ۱۳۱۱ف
۵۷	عطیات آصفیہ	عزیز جنگ بہادر	۲۹ شہریور سنہ ۱۳۱۱ف
۵۸	مجموعہ قوانین مالگزاری	"	۳۰ آبان سنہ ۱۳۱۱ف
۵۹	خلاصۃ النظائر مکمل	محمود علی وکیل	۲۹ آبان سنہ ۱۳۱۱ف
۶۰	صدر مجموعہ مالگزاری	عزیز جنگ بہادر	۲۸ آبان سنہ ۱۳۱۲ف
۶۱	ضابطہ زر مبادلہ	معین الدین	۱۸ آذر سنہ ۱۳۱۲ف
۶۲	مجموعہ اقتدارات ناظم نظم جمعیت	محمد نور الدین حسین	۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۱۳ف
۶۳	سیاق دکن	عزیز جنگ بہادر	۱۰ فروردی سنہ ۱۳۱۳ف
۶۴	رسالہ مالگزاری	فصیح الدین احمد	۴ خورداد سنہ ۱۳۱۳ف
۶۵	محبوب النظائر مکمل	"	۱۳ شہریور سنہ ۱۳۱۳ف
۶۶	اسٹیٹس آف انڈین بزبان انگریزی	ہیرن جی آذرجی وکیل	۱۶ مہر سنہ ۱۳۱۳ف
۶۷	خلاصہ تعزیرات دکن	عبد الرب وکیل	۱۶ آبان سنہ ۱۳۱۳ف
۶۸	شرح تعزیرات سرکار عالی	فدا حسین وکیل	۳۰ بہمن سنہ ۱۳۱۴ف
۶۹	شرح تعزیرات سرکار عالی	محمد عبد الرحیم وکیل	۲۲ اسفندار سنہ ۱۳۱۴ف
۷۰	عطیات سلطانی معروف حبل المتین احکام السلاطین	حاجی محمد بن عبد اللہ	۱۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۴ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۷۱	احکام و مجموعہ الطاف منصب	محمد عبد الغفار	یکم خورداد سنہ ۱۳۱۴ف
۷۲	شرح قانون شہادت	محمد عبد الرحیم وکیل	۱۰ خورداد سنہ ۱۳۱۴ف
۷۳	شرح ضابطہ فوجداری سرکار عالی	محمد احسین خان وکیل	۷ امرداد سنہ ۱۳۱۵ف
۷۴	دستور العمل گماشتگان و پٹواریان	دہن سنگھ	۲۷ امرداد سنہ ۱۳۱۵ف
۷۵	شرح قانون شہادت	ابراہیم علی وکیل	۲۶ شہریور سنہ ۱۳۱۵ف
۷۶	ترجمہ قواعد بندوبست بزبان کنڑی	فصیح الدین احمد	۱۹ خورداد سنہ ۱۳۱۶ف
۷۷	اصول قانون ترجمہ ہالینڈ جورس پروڈنس	مظفر علی خان بی اے	"
۷۸	اصول تعبیر قوانین	نیاز حسین بی اے	
۷۹	گماشتگیات رجسٹری	مولوی احمد حسین	۱۸ امرداد سنہ ۱۳۱۶ف
۸۰	قواعد تحویل بزبان	مانک شاہ و دین شاہ	۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۱۶ف
۸۱	مجموعہ صدر مالگزاری	عزیز جنگ بہادر	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۱۷ف
۸۲	مجموعہ قوانین سرکار عالی	بالو گیا پرشاد وکیل	۷ خورداد سنہ ۱۳۱۷ف
۸۳	خلاصہ گماشتگیات و احکامات پٹیل پٹواریان تلنگی	محمد احمد علی	۵ خورداد سنہ ۱۳۱۷ف
۸۴	مجموعہ دھرم شاستر	سید محمد علی	۱۹ مہر سنہ ۱۲۹۹ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۸۵	مجموعہ دھرم شاستر	فدا حسین وکیل	۴ تیر ۱۳۰۷ف
۸۶	مجموعہ دھرم شاستر و رواجات ہنود۔	"	۲۸ شہریور ۱۳۰۷ف
۸۷	شرح دستور العمل العام	دھن سنگھ	۲۴ تیر ۱۳۱۴ف
۸۸	صدر محاسبہ مالگزاری حصہ اول و حصہ دوم	عزیز جنگ بہادر	۱۲ فروردی ۱۳۱۵ف
۸۹	قواعد بندوبست تلنگی	فصیح الدین احمد	۵ خورداد ۱۳۱۵ف
۹۰	قواعد رخصت	محمد عبد الغفار	۴ آبان ۱۳۱۶ف
۹۱	رجسٹریشن کوڈ۔	محمد فضل حسین	۶ شہریور ۱۳۱۶ف
	تقویم		
۱	جنتری پنجاہ سالہ	صفی الدین محمد	غرہ مہر ۱۲۹۹ف
۲	تقویم اردو و انگریزی ۱۸۹۴ء	نظام الدین حسن بی۔ اے۔ بی۔ ایل	۶ دی ۱۳۰۳ف
۳	" " ۱۸۹۵ء	"	۲۱ شہریور ۱۳۰۳ف
۴	" " ۱۸۹۸ء	"	۲۸ آبان ۱۳۰۶ف
۵	تقویم اردو و انگریزی	"	۹ آبان ۱۳۰۷ف
۶	محبوبیہ جنتری	محمد عبد الکریم	۲۰ خورداد ۱۳۱۰ف
۷	" ۱۳۲۱ھ	"	۲۸ فروردی ۱۳۱۲ف
۸	جنتری نیر فخر آصفی	رام رچپال	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۲ف
۹	عثمانیہ جنتری	اعظم اللہ حسینی	۱۳ " "
۱۰	جنتری ۱۳۲۲ھ	محمد عبد الکریم	۱۲ اردی بہشت ۱۳۱۳ف
۱۱	جنتری نیر فخر آصفی ۱۳۲۲ھ	بھگوتی دت	۲۲ خورداد ۱۳۱۳ف
۱۲	حبیبی جنتری	عبد المغنی	۱۲ تیر ۱۳۱۳ف
۱۳	جنتری نیر فخر آصفی	بھگوتی دت	یکم خورداد ۱۳۱۴ف
۱۴	جنتری محبوبیہ	محمد عبد الکریم	۴ اردی بہشت ۱۳۱۴ف
۱۵	احسن التقویم	غلام حسین	۲۰ دی ۱۳۱۵ف
۱۶	محبوبیہ جنتری ۱۳۲۴ھ	محمد عبد الکریم	۱۵ فروردی ۱۳۱۵ف
۱۷	محبوبیہ جنتری ۱۳۲۵ھ	" "	۶ بہمن ۱۳۱۶ف
۱۸	" ۱۳۲۶ھ	" "	۲۰ اسفندار ۱۳۱۷ف
۱۹	جنتری تنخواہ و ماہوار بابت بھتہ۔	مشتیش	۱۸ شہریور ۱۳۱۴ف
۲۰	دکن کیالینڈر	غوث محی الدین	۱۹ آبان ۱۳۱۷ف
	لغت		
۱	دو پیکر	ظہیر الدین احمد خان	۱۹ آبان ۱۳۱۱ف
۲	آصف اللغات	عزیز جنگ	۲۴ آذر ۱۳۱۵ف
۳	تذکیر و تانیث	حافظ جلیل حسن مانکپوری	۲۸ شہریور ۱۳۱۷ف
	درسی		
۱	رسالہ بانی اسلام	فضل حسین	۱۲ بہمن ۱۳۰۰ف
۲	اردو کی پہلی تاریخی کتاب	انجمن حمایت الاسلام	۲۰ بہمن ۱۳۰۰ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۳	پارسی آموز چار حصہ	مرزا اسمعیل	۷ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف
۴	اعظم الصرف	سید دایم	۱۱ " "
۵	محبوب الصبیان	محمد عبدالرحیم	۶ دی سنہ ۱۳۰۳ ف
۶	برہان الاحکام معروف آداب الاسلام	محمد غوث محی الدین	۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہ
۷	فارسی کی چوتھی	بشیر الدین احمد	۲۵ شعبان سنہ ۱۳۱۳
۸	دینیات کا پہلا دوسرا تیسرا رسالہ	" "	۲۹ "
۹	اردو کا قاعدہ	" "	" "
۱۰	عربی کا قاعدہ	" "	" "
۱۱	فارسی کا ابتدائی رسالہ	" "	" "
۱۲	اردو کا ابتدائی رسالہ	" "	" "
۱۳	بحر الفواید	شیخ حیدر	۲۹ خورداد سنہ ۱۳۰۴ ف
۱۴	احسن القواعد	نجف علیخان	۱۳ امرداد سنہ ۱۳۰۴ ف
۱۵	ترجمہ سلم الادب	عبدالمقتدر	۵ تیر سنہ ۱۳۰۶ ف
۱۶	ترجمہ شرح تہذیب	علیم الدین وکیل	۱۲ تیر سنہ ۱۳۰۷ ف
۱۷	اردو کی پہلی تا چوتھی	مولوی عبدالاحد	۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۹ ف
۱۸	افضل الصرف	آقا محمد علی	۱۶ بہمن سنہ ۱۳۱۰ ف
۱۹	کتاب الصرف کتاب النحو	حافظ عبدالرحمن امرتسری	۱۱ آذر سنہ ۱۳۱۱ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۲۰	رسالہ زبانی حساب	مرزا عبدالحسین	۱۱ فروردی سنہ ۱۳۱۰ ف
۲۱	اردو کا نیا قاعدہ	محمد سلطان	۱۲ آبان " "
۲۲	معلم انگریزی اردو	سی ین لوشنم	۳۰ آبان سنہ ۱۳۱۰ ف
۲۳	اسلام کی پہلی	انتظام جنگ	۸ خورداد سنہ ۱۳۱۱ ف
۲۴	نظام الاسلام حصہ اول و دوم	عبدالجلیل نعمانی	۲۴ خورداد سنہ ۱۳۱۱ ف
۲۵	مختصر قاعدہ فارسی	محمد ابراہیم	۲۵ شہریور سنہ ۱۳۱۲ ف
۲۶	سلسلہ اردو حصہ اول تا ششم	محمد اسمعیل	۲۴ فروردی سنہ ۱۳۱۳ ف
۲۷	رائل ریڈر حصہ اول دوم	ڈی لیپ یال بی اے	۱۹ فروردی سنہ ۱۳۱۳ ف
۲۸	الکفایہ علی الکافیہ	میر موسی حسین	۲۳ خورداد "
۲۹	گمار تھہ ڈٹس فرسٹ بک انگریزی	نتوہری ناتھہ	۱۲ فروردی سنہ ۱۳۱۴ ف
۳۰	فرسٹ ریڈر انگلو معہ اردو	ڈی ہری ناتھہ	یکم دی سنہ ۱۳۱۵ ف
۳۱	اردو کا قاعدہ از بر عربی کا قاعدہ از بر	فتح الدین	۲۴ اسفندار سنہ ۱۳۱۵ ف
۳۲	خوشنویسی حصہ اول	مطبوعہ قاسم پریس	۲۴ آبان سنہ ۱۳۱۵ ف

نشان	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۳۳	آمدن نامہ عربی	سید حیدر حسین	۱۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ ف
۳۴	نبا الصرف	مولوی عباس علیخان	۲۵ تیر سنہ ۱۳۰۹ ف
۳۵	انگلو اردو ٹرانسلیشن	نارائن رامچندر	۱۸ آبان سنہ ۱۳۱۷ ف
	طب		
۱	روڈمنٹس آف سینس	ڈاکٹر ہیر	۳۰ فروردی سنہ ۱۳۰۰ ف
۲	ہائی جین آف واٹر اور واٹر سپلائی	〃	〃
۳	مورل اینڈ فزیکل افیکٹ آف الکحل	〃	〃
۴	میڈیکل جورس پروڈنس	〃	〃
۵	یادگار ضیائی	حکیم محمد ضیاء اللہ	۱۳ آذر سنہ ۱۳۰۱ ف
۶	رسالہ ہیضہ	انتظام جنگ بہادر	۱۹ شہریور سنہ ۱۳۰۹ ف
۷	تریاق السموم	حکیم عاشق حسین	۷ بہمن سنہ ۱۳۱۰ ف
۸	رسالہ اکسیر صحت	افضل یار جنگ	۲۰ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف
۹	رسالہ قارورہ	حکیم محمود صمدانی	۱۴ آبان سنہ ۱۳۱۴ ف
۱۰	فرسٹ ایڈ ٹو دی انجرڈ چھوٹی کتاب امداد فوری	ڈاکٹر مرزا کریم خان	۳ اسفندار سنہ ۱۳۱۵ ف

نشان	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۱۱	معیار الصحت	حکیم ابراہیم شریف خانی	۶ بہمن سنہ ۱۳۱۶ ف
	کلید علم الادویہ ڈاکٹری	گیار منتظ اسٹیٹ	۲۶ خورداد سنہ ۱۳۱۶ ف
۱۲	دستور العلاج حصہ اول	ریلوے	
۱۳	قرابادین نادر	حکیم نادر علی	۲۹ شہریور سنہ ۱۳۱۶ ف
۱۴	طب نادر	〃	۲۳ خورداد سنہ ۱۳۱۶ ف
	ناول و ناٹک		
۱	سچا عشق	محمد زمان خان	۲۱ بہمن سنہ ۱۳۰۰ ف
۲	رسالہ پردہ عصمت	〃	غرہ فروردی سنہ ۱۳۰۱ ف
۳	سحر سامری طلسم بوتلمون	محمد امیر حمزہ	۲۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۱ ف
۴	پری پیکر	داؤد احمد	۲۶ بہمن سنہ ۱۳۰۳ ف
۵	سحر سامری حصہ اول و دوم	محمد امیر حمزہ	۲ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف
۶	گلرو حسینا	میر یعقوب علی	۲۶ تیر سنہ ۱۳۰۵ ف
۷	جعفر و عباسہ	محمد علیخان	۲۵ شہریور سنہ ۱۳۰۷ ف
۸	اخوان الشیاطین	محمد علی بشیر	۲۳ بہمن سنہ ۱۳۰۹ ف
۹	سیر ظلمات	ظفر علیخان بی اے	۲۳ مہر سنہ ۱۳۰۹ ف
۱۰	پورن	بہیرون پرشاد	۲۸ فروردی سنہ ۱۳۱۰ ف
۱۱	سلطان و ملکہ	محمد قادر حسین	۷ بہمن سنہ ۱۳۱۱ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۱۲	شمشیر بی نام	خان بہادر عبدالکریم	۲۴ اردی بہشت ۱۳۱۶ ف
۱۳	یادگار ٹیٹی جان	برہان الدین	۲۹ شہریور ۱۳۱۶ ف
۱۴	دائرہ پیچ	منیجر نیو الفریڈ کمپنی	۲۷ مہر ۱۳۱۵ ف
۱۵	گلدستہ شہید ناز	محمد شمس الدین	۲۱ خورداد ۱۳۱۷ ف
	تاریخ		
۱	گلزار آصفیہ	رستم علی تاجر	۱۶ آذر ۱۳۰۱ ف
۲	داستان ترک تاز ہند	دولت یار جنگ	۸ خورداد ۱۳۰۱ ف
۳	صحیفہ آسمان جاہی	تیجرائے	۱۶ امرداد ۱۳۱۲ ف
۴	تاریخ النوائط	عزیز جنگ	۱۰ فروردی ۱۳۱۵ ف
۵	خلافت اندلس حصہ اول و دوم و سوم	ذوالقدر جنگ	۱۲ شہریور ۱۳۱۴ ف
۶	سوانح ابوالعلاء	محمد علی بشیر	۴ امرداد ۱۳۱۵ ف
۷	محبوب السیر	عزیز جنگ	۱۴ امرداد ۱۳۱۵ ف
۸	محبوب الطرب ترجمہ صناجتہ الطرب فی تقدمات العرب	فدا حسین خان وکیل	۱۴ فروردی ۱۳۰۹ ف
۹	دبدبہ امیری	سید محمد حسین	۲۶ دی ۱۳۱۱ ف
	دیوان		
۱	مہتاب داغ	نواب مرزا خان داغ دہلوی	۲۳ اسفندار ۱۳۰۲ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۲	دیوان فدائی	دولت یار جنگ	۹ فروردی ۱۳۰۲ ف
۳	دیوان حبیب	سید محمد کاظم کنتوری	۷ بہمن ۱۳۱۱ ف
۴	دیوان حماقل مطبوعی	بہرام الدولہ	۱۵ بہمن ۱۳۱۱ ف
۵	صنم خانہ عشق	لطیف احمد مینائی	۲۰ مہر ۱۳۱۱ ف
	حساب		
۱	مختصر قواعد ضرب و تقسیم	محمد علی تعلقدار	۴ اردی بہشت ۱۳۰۱ ف
۲	مناصر الحساب	محمد نور ناظر	۲۹ آبان ۱۳۰۷ ف
۳	خزینہ نفائس و حساب	عزیز جنگ	۱۶ خورداد ۱۳۱۴ ف
۴	״ ״ جلد دوم	״ ״	۱۵ خورداد ۱۳۱۷ ف
	فقہ		
۱	فتاوی عزیزیہ	ملا مراد تاجر	۷ خورداد ۱۳۰۵ ف
۲	وقار الاسلام	محمد عبداللہ	۷ اردی بہشت ۱۳۱۴ ف
۳	روائح الاحکام ترجمہ شرائع الاسلام	رستم علی تاجر	۱۲ آبان ۱۳۰۶ ف
۴	المنتقی من السنن المسندہ	عبد الوہاب	۲۳ [illegible] ۱۳۰۷ ف
۵	شوارق الانوار	سید حسین تاجر	۱۶ فروردی
۶	زبدۃ الکلام فی فقہ الاسلام	تقی حسین وکیل	۲ بہمن ۱۳۰۹ ف
۷	اصول فقہ حنفیہ	سید حیدر حسینی	۱۶ آبان ۱۳۱۲ ف
	انشاء		
۱	انشاء والہ	محمد عبدالواجد	۲۹ شعبان ۱۳۱۲ ھ

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۲	رقعات شاد	مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر مدار المہام	۵ مہر ۱۳۱۱ ف
۳	رقعات اردو	عبد الحق بی-اے	یکم تیر ۱۳۱۵ ف
	اخلاق		
۱	اخلاق ضیاء	محمد ضیاء	۲۲ آذر ۱۳۰۴ ف
۲	رسالہ پیری	محمد حیدر	۲ خورداد ۱۳۰۶ ف
۳	تعلیم الاخلاق	امام الدین	۱۳ شہریور ۱۳۰۶ ف
۴	رسالہ محبوبیہ	محمد عباس کنتوری	۲۰ اسفندار ۱۳۰۸ ف
۵	حکمت علمی	محمد سجاد مرزا	۱۲ تیر ۱۳۱۵ ف
۶	بوذاسف بلوہر	سید عبد الغنی	۲۹ بہمن ۱۳۱۰ ف
	متفرق		
۱	مظہر القواعد خلاصہ نفنٹری	ہنری وہاب	۱۴ اردی بہشت ۱۳۰۱ ف
۲	تعلیم الصید	ندیم اللہ حسینی	۲۳ اسفندار ۱۳۰۲ ف
۳	ترجمۃ القرآن پارۂ اول	ابراہیم خان وکیل	غرہ اردی بہشت ۱۳۰۲ ف
۴	محبوب الرغائب	نجم الدین علی	۲ خورداد ۱۳۰۵ ف
۵	جمیل البیان	عبد الجلیل نعمانی	۷ " "
۶	نردبان حصہ اول	حسن علی	۵ بہمن ۱۳۰۶ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۷	گلدستہ و گلشن ہر دو حصہ	عبد الرزاق	۱۰ اسفندار ۱۳۰۶ ف
۸	خلاصۃ القواعد کریم	سجاد حسین	۱۳ شہریور ۱۳۰۶ ف
۹	رد المحجوب علی سر الحجاب المطلوب	حیدر اللہ خان درانی	۱۱ مہر ۱۳۰۶ ف
۱۰	جلسہ محمدی جلد اول تا چہارم	عبد الرزاق	۸ آبان ۱۳۰۶ ف
۱۱	کلغی تاج گلزار	شنکر گیر	۱۶ بہمن ۱۳۰۷ ف
۱۲	گلدستہ بزم میلاد	سید حسین	۲۸ شہریور ۱۳۰۸ ف
۱۳	آئین حرب و قوانین ضرب	محمد علیخان خیر آبادی	۲۰ دی ۱۳۰۸ ف
۱۴	مخبر عشق	محمد علی رنج	۱۴ اردی بہشت ۱۳۰۸ ف
۱۵	نظام التحقیق	موکو نادر الدین بہروپیہ بمبئی	۳ " "
۱۶	مسافت نامہ منشی معہ کارنامہ منشی	محمد خواجہ حسن	۲۶ مہر ۱۳۰۸ ف
۱۷	آرائش نامہ غریب مع تصریف غریب	محمد عبد العزیز	۲۶ اسفندار ۱۳۰۹ ف
۱۸	پند نامہ فاضل مسمی بہ تحفہ عثمانیہ	قطب الدین محمود علی	۱۱ تیر "
۱۹	گلشن لیاقت عرف ماتم غم	سید لیاقت حسین	۷ بہمن ۱۳۱۰ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۳۰	مختصر المفید فی مباحث التجوید	قاری سلیمان	۲۹ شہریور ۱۳۰۹ ف
۳۱	مختصر جغرافیہ دکن	محمد سلطان	۲ امرداد ۱۳۱۰ ف
۲۲	گلدستہ محمدی	سید حسین تاجر	۸ شہریور ۱۳۱۰ ف
۲۳	رسالۃ الصلوٰۃ حصہ اول و دوم	مولوی احمد حسین کاتب بیجاپوری	۱۴ مہر ۱۳۱۰ ف
۲۴	رسالہ عمادیہ	ظہیر الدین احمد	۸ خورداد ۱۳۱۱ ف
۲۵	الرموز	نظام الدین حسن بی اے بی۔ایل	۹ خورداد ۱۳۱۱ ف
۲۶	الحرکۃ برکتہ	سید محمد طاہر رضا	۱۶ آذر ۱۳۱۲ ف
۲۷	رہنمائی حیدرآباد	سید علی محمد خان	۱۲ بہمن ۱۳۱۲ ف
۲۸	جامع المہام من مذہب الشافعی فی الاحکام	حبیب محسن	۲ شہریور ۱۳۱۲ ف
۲۹	علم الصحرائی سلوتی کلچھ	محی الدین حسین	۲۶ بہمن ۱۳۱۳ ف
۳۰	ذکر میلاد شریف دکنی	عبد العزیز مہاجر	۱۰ اردی بہشت ۱۳۱۳ ف
۳۱	قصائد گلدستہ محبوب دکن	برہان الدین	۱۲ ″ ″
۳۲	تحقیقات ضیاء	مرزا نصیر الدین دہلوی	۱۳ خورداد ۱۳۱۳ ف
۳۳	جلسۂ محمدی حصہ اول تا چہارم	سید احمد حسین تاجر	۳۰ تیر ۱۳۱۳ ف
۳۴	خلاصۃ التحمل	عزیز جنگ	۵ آذر ۱۳۱۴ ف

نشان سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
۳۵	تحفۂ ضلعبندی جلد اول	محمد احمد الدین	۴ آبان ۱۳۱۴ ف
۳۶	کاشت انگور	عزیز جنگ	۲۴ آذر ۱۳۱۵ ف
۳۷	معین الشعرا	میر محمد علیخان	″ ″
۳۸	معرفت الالسنہ	عارف علی بیگ	۲۷ فروردی ۱۳۱۵ ف
۳۹	حیات الحمام	عزیز جنگ	۱۳ امرداد ۱۳۱۵ ف
۴۰	الرائقہ	قدرت غنی صابر	۲۶ بہمن ۱۳۱۶ ف
۴۱	یادگار امیر	برہان الدین	۷ اسفندار ۱۳۱۶ ف
۴۲	بی بی کی کتاب نظم	محمد علی	۲۷ امرداد ۱۳۱۶ ف
۴۳	نیاز نامہ منظوم	محمد حبیب اللہ	۸ شہریور ۱۳۱۶ ف
۴۴	معلم بے نظیر دو حصہ	احمد اللہ خان	۲۲ آبان ۱۳۱۶ ف
۴۵	جغرافیہ حیدرآباد تلنگی حصہ اول و دوم	اررو سنکٹ راما سومیا جلو ملگو پنڈت	۱۴ فروردی ۱۳۱۷ ف
۴۶	غرائب الجمل	عزیز جنگ	۹ تیر ۱۳۱۷ ف
۴۷	عزیز الآخرہ	محمد عبد العزیز	۱۶ تیر ″
۴۸	آہ سرد معروف فرہاد شہائی	میر اعظم علی	۲۴ ″ ″
۴۹	جلوۂ احمدی	شمس الدین	۲۴ خورداد ۱۳۱۷ ف
۵۰	نیاز نامہ جعفر صادق	معین الدین علی	۱۰ شہریور ۱۳۱۷ ف
۵۱	منطق عزیزیہ	محمد نعمت اللہ	۲۴ مہر ۱۳۱۷ ف

نمبر سلسلہ	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت	نمبر زبان	نام کتاب	نام رجسٹری کنندہ	تاریخ اشاعت
	تلنگی و مرہٹی وغیرہ				ہندی ترجمہ سلطانت		
۱	بہوتی سادہن	گنیش گنگاویر	۱۲ دی ۱۳۱۱ ف	۱۳	کوہدی معروف ارتھ	ولیپ رام شاستری	۱۶ تیر ۱۳۰۷ ف
	دوگا ستیشنی				پرکاشکا حصہ اول		
۲	استوار تنم۔	رنگیا نائڈو	۲۶ دی ۱۳۱۱ ف				
۳	تبتی ورکیا سناولی	تنا ریڈی دیسکھ	۲۸ دی ۱۳۱۱ ف	۹۱	میزان قانون		.
۴	پنج کمیشی	لیس رنگیا نائڈو	۲۱ امرداد ۱۳۱۱ ف	۲۰	" تقویم		.
۵	رکمنی کلیانم	تالی کندہ تما ریڈی	۳ تیر ۱۳۱۲ ف	۳	" لغتہ		.
۶	لکشنا پری ہیو	تہرتی و نیکٹیش ورلو	"	۳۵	" درسی		.
		ساد وناتی		۱۴	" طب		.
۷	سہواپری جاولیلو	دم بو سبہاراو	۲۷ تیر ۱۳۱۲ ف	۱۵	" ناول و ناٹک		.
				۹	" تاریخ		.
۸	بہجن پدمین	سدا سیوراو	۱۵ شہریور ۱۳۱۵ ف	۵	" دیوان		.
۹	ابنر لیشہ پاکہیاتم	حیکوٹی ایر نارہ	۱۲ فروردی ۱۳۱۵ ف	۴	" حساب		.
	ویکشیا کانم			۷	" فقہ		.
				۳	" انشا		.
۱۰	راسکہہ گنتہ جورائی	کوبنا صراف	۹ شہریور ۱۳۱۵ ف	۶	" اخلاق		.
۱۱	سری بہوراوری	پرشورا یا دیکٹ	غرہ خورداد ۱۳۱۷ ف	۵۱	" متفرق		.
	رامایم۔	نرسیوان درس		۱۳	" تلنگی و مرہٹی		.
۱۲	ہری بہجنا کیرتنا	کٹہاری ترورد	"	۲۷۶	جملہ		.

فہرست کتب تواریخ متعلق ملک دکن و قلمرو نظام۔

۵ ذیل میں جو کتابیں درج کی گئی ہیں ان میں بعض کتابیں ایسی ہیں جو صرف ملک دکن کی مستقل

تاریخ کہلائی جانیکی مستحق ہین ۔ مگر اُن مین ضمناً ریاست حیدرآباد کا بھی حال درج ہے ۔ اور بعض کتب صرف ریاست حیدرآباد سے مخصوص ہین ۔ ہم نے بغرض معلومات اور واقفیت عام جمیع کتب بترتیب حروف تہجی جمع کردی ہین ۔ تاکہ جوئیندہ تاریخ ملک دکن یا قلمرو نظام کو آسانی ہو ۔ علاوہ اسکی اور بھی عربی ۔ فارسی ۔ اردو انگریزی مین ایسی تاریخین ہین جن مین ملک دکن کا اور ریاست حیدرآباد کا حال لکھا ہے ۔ مگر وہ بالکل ضمنی ہین وہ بوجہ طوالت چھوڑ دی گئی ہین ۔ صرف مشہور تاریخین جن کا ملنا آسان تھا ۔ یا جن مین کسی خاص قسم کی خصوصیت تھی وہی درج کی گئی ہین ۔ علاوہ اسکی جو تاریخین ہندوستان کی لکھی گئی ہین اُن سب مین ملک دکن اور ریاست حیدرآباد کا ذکر ہے ۔ مگر بخوف طوالت اور مبحث سے خارج سمجھکر اُن کو ترک کیا ۔ اس فہرست مین جن کتابون پر + نشان بنا ہے ۔ وہ تاریخین بُستان آصفیہ کا ماخذ ہین ۔ اور انگریزی کتابون کی بھی فہرست جو ملک دکن کے متعلق لکھی گئی ہین وہ اسی کے ساتھ ضمیمہ کے نام سے شامل ہے ۔ اُس مین بھی نشان کردیا گیا ہے ۔

فہرست کتب تاریخ دکن ۔

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	احوال غازی الدین خان فیروز جنگ	.	.	.	فارسی	
۲	اخبار النوادر عرف قصر گلشن	.	سنہ ۱۱۷۳ھ	.	ف	
۳	انداز ہ واقعات دکن	.	سنہ ۱۲۶۶ھ	.	″	
۴	اقبال نامہ ۔	سید غلام محمد خان	سنہ ۱۲۹۹ھ	.	″	
۵	اخبار دربار مولا	.	.	.	″	
۶	آصفی نامہ	بدیع الدین	.	.	″	.

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۷	احوال مرہٹہ	ابراہیم خان	•	•	فارسی	
۸	اضراب سلطانی	•	نظم و نثر	•	″	
۹	اشارات	مہاراجہ چندو لال	•	•	″	
۱۰	ارمغان سلطانی معروف و سیر گلبرگہ	محمد سلطان	سنہ ۱۹۰۲ء	مطبوعہ	اردو	
۱۱	درہ اضراب دکن بجواب تاریخ دکن	•	•	•	•	
۱۲	امانی ملک برار	مسٹر گریبل	سنہ ۱۹۰۰ء	انوار دکن سکندرآباد	اردو	+
۱۳	احکم التواریخ م محبوب السلاطین	محمد محسن حسین	سنہ ۱۳۱۳ھ	عزیز دکن حیدرآباد	″	+
۱۴	احوال الخواتین	•	•	•	ف	
۱۵	اتہاس ورش۔ خاندان راجہ رائے رایان بہادر۔	بابو راجہ رام والوکر	سنہ ۱۳۱۳ف	ایجوکیشن سوسائٹی بمبئی	مرہٹی	
۱۶	امانت التواریخ ایضاً	راجہ رای رایان	سنہ ۱۳۲۳ھ	امانت پریس حیدرآباد	اردو	
۱۷	اوصاف نیر احوال نواب منیر الملک۔	•	•	قلمی	ف	
۱۸	اختیارات قطب شاہی[1]	•	•	″	″	
۱۹	احوال سلطان عبداللہ قطب شاہ	•	سنہ ۱۲۱۳ف	″	″	
۲۰	بیان وقائع	•	•	•	ف	
۲۱	بہارستان سخن	میر عبدالرزاق	•	•	″	
۲۲	بساطین السلاطین تاریخ بیجاپور	مرزا ابراہیم زبیری	سنہ ۱۳۱۰ھ	سیدی حیدرآباد	″	

[1] احوال سلاطین بہمنیہ۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۳	بیاض دیانت خان	.	.	.	.	
۲۴	بیاض شمس الدولہ	.	.	.	.	
۲۵	تاریخ امجدی	امجد حسین	سنہ ۱۱۵۶ھ	.	.	
۲۶	تذکرۂ فائق [۱]	.	.	.	.	
۲۷	تحفتہ الشعرا	افضل بیگ	سنہ ۱۱۶۵ھ	.	ف	
۲۸	تذکرہ گل رعنا	لچھمی نرائن	سنہ ۱۱۸۱ھ	.	〃	
۲۹	تزک آصفی	تجلی علی	سنہ ۱۱۸۵ھ	.	〃	+
۳۰	تزک والاجاہی	〃	سنہ ۱۱۹۱ھ	.	〃	
۳۱	تمتع الشراف	لچھمی نرائن	سنہ ۱۲۰۰ھ	.	〃	
۳۲	تذکرہ نزل	عبدالرزاق	سنہ ۱۲۳۲ھ	امانت پریس حیدرآباد	〃	
۳۳	تاریخ دکن	نصراللہ خان	سنہ ۱۲۸۵ھ	نولکشور لکھنؤ	〃	×
۳۴	تذکرۂ شاہجہان آباد	دارا اقلی	.	.	〃	
۳۵	تحفہ دکن	.	.	.	.	
۳۶	تحفہ العالم	عبداللطیف خان شستری	سنہ ۱۲۰۸ھ	مطبوعہ	〃	سنہ ۱۲۶۳ء طبع
۳۷	تاریخ ہند و دکن	عبدالقادر بیدری	.	.	〃	
۳۸	تاریخ خاندان راجہ راو رنبھا	ایشونت راو رنبھا	سنہ ۱۳۱۱ھ	مطبوعہ	اردو	
۳۹	تاریخ گلبرگہ	عبدالرحیم خان	.	قلمی	〃	
۴۰	تذکرہ بلاد الحکم	میر حسین علی	.	.	ف	

[۱] یہ تذکرہ شعراء دکن ہے از آب حیات صفحہ ۱۸ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء۔

نمبر	نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۴۱	تاریخ قطب شاہی تاریخ فرخندہ	عبد القادر بیدری	سنہ ۱۳۰۶ھ	برہانیہ حیدر آباد	فارسی	+
۴۲	تاریخ برہان پور	محمد خلیل الرحمن	سنہ ۱۳۱۷ھ	مطبوعہ	اردو	
۴۳	تاریخ خاندان آصفیہ	ریورنڈ رجب علی	•	•	”	+
۴۴	تاریخ قصبہ قندہار	امیر حمزہ	سنہ ۱۳۲۱ھ	امانت پریس	”	
۴۵	” قطب شاہیہ	شیخ عرب کاتب شیرازی	سنہ کتابت ۱۳۲۲ھ	قلمی	ف	+ سنہ تصنیف سنہ ۱۰۴ھ
۴۶	” رشید الدین خانی معہ خورشید جاہی[1]	غلام امام خان	سنہ ۱۳۲۰ھ	ریاض ہند علی گڈھ۔	اردو	+
۴۷	” دکن	محمد فیض اللہ	سنہ ۱۲۳۵ھ	قلمی	ف	
۴۸	تزک محبوبیہ ۲ جلد	غلام صمدانی خان	سنہ ۱۳۱۹ھ	فخر نظامی حیدر آباد	اردو	
۴۹	تاریخ نظام	نظام الملک آصفجاہ	•	•	ف	
۵۰	” نظام ۲ حصہ	عبد الرحیم خان	سنہ ۱۳۱۱ھ	حیدرآباد گزٹ	اردو	
۵۱	” تزک تاتاران ہند	دولت یار جنگ	سنہ ۱۳۰۷ھ	مطبوعہ	ف	
۵۲	” فرشتہ[2]	محمد قاسم ہندو شاہ	مشہور ہے	نولکشور	ف	+
۵۳	” ملکنڈہ[3]	عبد الرحیم خان	•	قلمی	اردو	
۵۴	” ارسطو جاہی	نواب ارسطو جاہ	•	”	ف	
۵۵	” دکن ۳ جلد	مرتبہ سررشتہ علوم و فنون	سنہ ۱۸۹۷ع	مفید عام آگرہ	اردو	+
۵۶	” مرہٹہ موسوم بساط الغنایم	لچھمی نرائن	سنہ ۱۲۱۴ف	قلمی	ف	

[1] یہہ کئی بار حیدر آباد مین بھی طبع ہو چکی ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ بھی طبع ہوئی ہے [2] یہہ تاریخ ہندوستان مین متعدد بار مختلف مطبعون مین چھپ چکی ہے اور اسکا ترجمہ بھی اردو مین چھپ گیا ہے۔ [3] از تاریخ دکن مرتبہ سررشتہ علوم و فنون صفحہ ۱۵۶۱ جلد ۳۔

نمبر نشان	نام کتاب	نام مصنف یا مولف	سنہ تصنیف یا طبع	مطبوعہ یا قلمی	زبان	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۵۷	تجارت و حرفت دکن	سید محمد حسن	سنہ ۱۳۰۹ھ	مطبوعہ	اردو	
۵۸	تاریخ قطب شاہیہ	خورشاہ بن بہادر	سنہ ۱۰۳۸ھ	قلمی	ف	
۵۹	عہد ابراہیم قطب شاہ	شاہ حسینی	۰	۰	۰	
۶۰	تاریخ عہد محمد شاہ قلی	۰	۰	〃	〃	
۶۱	تاریخ دکن قدیم	۰	سنہ ۱۲۵۰ھ	〃	〃	
۶۲	〃 قطب شاہیہ	محمد قادر خان منشی	سنہ ۱۲۷۲ھ	〃	ف	
۶۳	〃 دکن	ریاض الرحمن	سنہ ۱۲۸۷ھ	〃	〃	
۶۴	〃 بیدر	اسد اللہ		مطبوعہ	اردو	
۶۵	〃 قلمرو نظام [۱]	شمس الدین	سنہ ۱۸۹۹ء	〃	〃	
۶۶	〃 سلاطین دکن	شمس العلماء ذکاء اللہ	سنہ ۱۸۹۷ء	شمس المطابع دہلی	〃	+
۶۷	〃 گلزار شاہی	غلام سرور لاہوری	سنہ ۱۲۹۴ھ	نولکشور لکھنؤ	〃	
۶۸	〃 اودگیر	فرامرز جنگ	سنہ ۱۳۱۵ف	ظہیر دکن	〃	
۶۹	〃 ورنگل	حسن بن عبد اللہ	۰	سہیل دکن	〃	
۷۰	〃 بیڑ	احمد محی الدین	سنہ ۱۳۱۷ھ	ابو العلائی	〃	
۷۱	〃 عادل شاہی	نور اللہ	۰	قلمی	ف	
۷۲	〃 بہمنی	۰	سنہ ۱۰۹۱ھ	〃	〃	
۷۳	〃 دکن	رای منا لال	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبوعہ	〃	
۷۴	جغرافیہ دکن	محمد سلطان	سنہ ۱۳۲۵ھ	〃	اردو	

[۱] گلس کا اردو ترجمہ ہے۔